RESEARCH INSTITUTE

حضرۃ العلامۃ استاذ الاساتذہ مولانا سید سلیمان ندوی (دامت فیوضہم) کے مکتوب گرامی مورخہ ۱۹ ۵۲ء سے یہ معلوم کرکے بڑی مسرت ہوئی کہ مولانا موصوف اور ان کے رفقا کے مشورے سے یہ کتاب جامعہ عباسیہ بہاولپور کے نصاب میں داخل ہوگئی ہے حضرت موصوف نے اس کتاب پر نہایت حوصلہ افزا تبصرہ بھی ارسال فرمایا۔ فجزاہ اللہ خیرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Accession No. 14912

مقدمۃ

الحمد للہ الذی رکّب الانسان ثم اَفْرَدَہٗ بالتبیان۔ وفضّلہ علی الملٰئکۃ بتعلیمہ الاسماء کلّھا یوم الامتحان ولقّنہٗ کلماتٍ رفعہ بھا بعد ما انخفض بالخطاء والنّسیان. والصّلوۃ والسّلام علی افضل الرّسل سیّدنا محمّد المنعوت باحسنِ الصّفاتِ وعلی الہ وصحبہٖ وتابعیہٖ فی الحرکات والسّکنات:۔

امّا بعد میں اس خدائے قدوس کا شکر کیونکر ادا کروں اور کیوں نہ ادا کروں جس نے اپنے لطف وکرم سے اس کتاب کے چاروں حصّے مرتّب کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ بس اُس نے چاہا اور ہوگیا۔ ورنہ اس بندۂ عاجز کے حالات تو ایسے نہ تھے کہ ایک ایسی کتاب لکھ سکتا جس کے ذریعے قرآن حکیم تک پہنچنے اور زبان عربی اور اس کے قواعد سمجھنے کی طویل خاردار اور کٹھن منزل اتنی مختصر اور آسان ہوجائے کہ معلّمین اور متعلّمین دونوں کو مسرّت آمیز حیرت میں ڈال دے جو قواعد صرف و نحو کی خشک اور عقیم تعلیم کو دلچسپ اور نتیجہ خیز بنادے۔ جو طالبین عربی کے دل سے وہ خوف وہراس نکال دے جو مروّجہ کتابوں اور طرز تعلیم نے پیدا کردیا ہے۔ ایک ایسی کتاب جس نے گلستانِ ادبِ عربی کی کنجی طلبہ کو تھمادی بلکہ دروازہ بھی کھول دیا کہ داخل ہوجاؤ اور اپنی بساط کے مطابق اس خوشنما باغ کی سیر سے پھولوں سے اور پھلوں سے متمتّع ہونے کی کوشش کرو۔ الحاصل ایک ایسی کتاب جس نے اللہ تعالےٰ وجل شانہٗ کے فرمان واجب الاذعان ولقد یسّرنا القراٰن للذّکر فھل من مدّکر کا نظارہ آنکھوں کے سامنے کھڑا کردیا۔ یہ محض اس کی توفیق اور اسی کا فضل ہے۔ وذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ واللہ ذوالفضل العظیم۔ وھذا تاویل رءیای من قبل قد جعلھا ربّی حقًّا۔ فللّٰہ الحمد:۔

۲۔ اس کتاب کے اس قدر مفید اور دلچسپ ہونے کی مخصوص وجہ یہ ہے کہ اس میں محض صرف ونحو کے خشک قواعد ہی نہیں سینکڑوں عربی الفاظ، عام امثلہ، قرآنی جملے، اشعار، مکالمات، مکتوبات اور اردو سے عربی بنانے کی مشقیں یہ تمام مضامین اکٹھا کردئے گئے

ہیں جن سے یہ کتاب ایک مزہ دار معجون مرکب اور قواعد و ادب کا نہایت دلچسپ مجموعہ بن گئی ہے۔ یہ بات کسی اور کتاب میں نہیں پائی جاتی۔ یہی سبب ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے سے وہ تکان محسوس نہیں ہوتی جو محض گردانوں کے رٹنے اور قواعد کے یاد کرنے سے ہوا کرتی ہے پھر بیک وقت قواعد دانی اور زبان دانی دونوں علوم پر عبور ہو جاتا ہے۔ یعنی محنت کم نفع زیادہ۔

۴۔ اتنا ہو جانیکے باوجود تسہیل عربیہ کے متعلق جو آرزو تھی وہ پوری نہیں ہوسکی کیونکہ حالات کی ناسا عدت میں کام کرنے سے ناتوان دماغ تھک گیا۔ چنانچہ آخری اسباق میں تکان کی علامات نمایاں ہو رہی ہیں۔ اس کے علاوہ نقل منے بھی حد سے بڑھ گئے حجم بھی زیادہ ہوگیا لھذا مناسب یہی معلوم ہوا کہ جو کچھ ہوا ہے اسی پر قناعت کر کے شائع کر دیا جائے۔ چوتھے حصے کے آخر میں مبادی علم عروض اور علم بیان کے متعلق چند اسباق لکھنے کا جو خیال تھا وہ بھی ملتوی کر دینا پڑا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حال رہی تو بقیہ مضامین پانچویں حصے کی صورت میں شائع کرنے کی سعادت بھی حاصل کرونگا۔

۵۔ بہرحال اللہ کا شکر ہے کہ یہ کتاب (چاروں حصے مل کر) اب اس قابل ہوگئی ہے کہ اگر ہمارے ہائی اسکولوں کی جماعت چہارم سے میٹرک کلاس تک داخل نصاب کرلیں اور معلم صاحبان عملی طور پر عربی زبان سے واقف ہوں تو یقین ہے کہ طلبہ میٹرک تک پہنچتے پہنچتے بہ آسانی قرآن مجید، احادیث نبویہ اور عربی کی آسان کتابیں سمجھنے کے لائق ہو جائینگے۔ نیز ترجمتین، بول چال اور معمولی خطوط نویسی کی بھی کچھ استعداد پیدا کر لینگے۔ اور یہ اتنا بیش بہا خزانہ ہے جس کی جتنی ہی قدر کی جائے کم ہے۔ اس کے علاوہ تجربہ کار حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ عربی گرامر سمجھنے سے ان طلبا کی انگریزی میں ایک خاص قوت پیدا ہو جائیگی اور قرآن مجید سمجھنے سے ان کی ذہنی قابلیت بہت وسیع ہو جائیگی قوم کی صحیح خدمت ایسے ہی طلبہ کر سکتے ہیں۔ قوم کو ایسے ہی طلبہ کے پیداوار کی سخت ضرورت ہے۔

۶۔ اس کتاب سے ہمارے مدارس عربیہ کی تعلیم میں بھی اصلاح کی روح پھونکی جا سکتی ہے اور تعلیم کو آسان، دلچسپ اور نتیجہ خیز بنایا جا سکتا ہے۔ غنیمت ہے کہ اب ایسی اصلاح کی ضرورت مدارس کے اصحاب حل و عقد بھی محسوس کرنے لگے ہیں عجب نہیں کہ یہ حضرات جس لعل کی تلاش میں سرگرداں ہیں اسی گدڑی میں مل جائے۔

۷۔ لڑکیوں میں بھی اس کتاب کے ذریعے قرآن فہمی اور عربی دانی کا ملکہ عام کیا جا سکتا ہے چنانچہ جالندھر کے مشہور مدرستہ البنات میں (جو کہ اب لاہور میں پناہ گزین ہے) اس کتاب کا سابق ایڈیشن عرصہ دراز سے پڑھایا جاتا ہے اور اب نیا ایڈیشن داخلِ درس کیا گیا ہے۔

۸۔ الغرض اس کتاب سے ہندوستان و پاکستان کے اندر عربی کی اشاعت میں بڑی مدد مل سکتی ہے بشرطیکہ مدارس کے منتظمین، ٹکسٹ بک کمیٹیوں کے اراکین، محکمۂ تعلیمات اور خود وزارت تعلیمات اپنا فرض ادا کریں اور ہر طالب عربی کے ہاتھ میں سب سے پہلے یہ کتاب پہنچا دیں۔

۹۔ اللہ کا شکر ہے کہ صوبہ سندھ کے محکمۂ تعلیمات نے اس کتاب کو داخل نصاب کر کے اپنی علمی قدر شناسی کا ثبوت دیا ہے۔ ہندوستان کے مشہور دار العلوم ڈابھیل (سورت) میں حضرۃ العلامہ مولانا شبیر احمد عثمانی کی ہدایت کے مطابق اس کتاب کو داخل نصاب کر لیا گیا ہے۔ بہار، پنجاب، یوپی دہلی وغیرہ مقامات میں بھی یہ کتاب بہت مقبول ہو چکی ہے۔ فللہ الحمد

۱۰۔ عزیز طالبین اس چوتھے حصے کی ضخامت دیکھ کر گھبرائیں نہیں کیونکہ اس میں زیادہ تر وہی قواعد ملیں گے جنہیں تم کچھ نہ کچھ سمجھ چکے ہو البتہ ادبیات (زباندانی) پر خاص زور دیا گیا ہے جو تمہارا اصلی اور خوشگوار مقصد ہے۔

۱۱۔ اس کتاب میں فہمائش کا طریقہ ایسا سلیس اختیار کیا گیا ہے کہ جو مسائل دیگر کتب متداولہ میں عقدۂ لاینحل سے معلوم ہوتے ہیں اس کتاب میں اتنے معمولی نظر آنے لگتے ہیں کہ ہر سمجھ دار شائق عربی (جو کم از کم اردو قواعد صرف و نحو سے واقف ہو چکا ہو) خود بخود سمجھ سکتا ہے۔ بطور خود گھر بیٹھے عربی سیکھنے والوں کے لئے کلید بھی لکھی گئی۔ اس کتاب کے چاروں حصوں میں جتنے عربی الفاظ آئے ہیں، انہیں علاوہ رسالۂ لغات المعلم میں جمع کر دیا گیا ہے۔ تاکہ بھولے ہوئے الفاظ کے معانی بہ آسانی مل سکیں۔

۱۲۔ ہم کالج اور ہائی اسکولز کے طلبا و طالبات کو مشورہ دیتے ہیں کہ اپنی تعطیلات کے زمانے میں اس کتاب کو باقاعدہ زیر مطالعہ رکھیں۔ عجب نہیں کہ ایک ہی سال میں تم قرآن شریف کو سمجھ کر پڑھنے لگو اور تمہارے دماغ میں ایک بیش قیمت علمی جوہر کا اضافہ ہو جائے۔

۱۳۔ برسوں سے ایک ایسے ادبی سلسلہ کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے جس کے اسباق اس کتاب کے اسباق سے پوری مناسبت رکھتے ہوں۔ افسوس کہ یہ سلسلہ مکمل نہ ہو سکا۔ اس لئے جب تک یہ سلسلہ

شائع نہ ہو، مفتاح العربیہ کا سلسلہ مطبوعہ حیدرآباد دکن پڑھایا جاسکتا ہے۔

۱۴۔ اس کے علاوہ تسہیلِ عربی کے متعلق کام تو بہت کرنے ہیں کسی کی ابتدا ہو چکی ہے کچھ دماغ میں گردش کررہے ہیں یہ کام تو دراصل ایک بڑا ادارے کا ہے۔ مگر ادارے کیلئے سرمایہ کہاں؟ مجھ ناتوان سے جو کچھ ہوسکتا ہے کرتا ہوں اگرچہ بیماری پیرانہ سالی اور بے سروسامانی کی وجہ سے کام میں بہت وقفے ہوجاتے ہیں۔ تاہم آرزو یہی ہے کہ اس ناتوان کے بقیہ انفاس بھی اسی کام میں کام آجائیں تو زہے قسمت! اسی جنون کا راسی پر مروں محیای ومماتی للہ رب العلمین میرے رب کی ذرہ نوازی سے بعید نہیں کہ من مات فی طلب العلم فھو شہید کے زمرے میں اس ناکارہ کا بھی شمار ہوجائے۔

۱۵۔ ان علمائے کرام، مبصرین عظام اور شائقین و قدر شناسانِ خیر اللسان کا صمیمِ قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی غائبانہ ومخلصانہ مساعی جمیلہ سے یہ کتاب پاکستان اور ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں مشہور ہوچکی ہے فجزاھم اللہ خیر الجزاء۔ امید ہے کہ بزرگانِ کرام مجھے مشوروں سے تنقید اور لغزشوں سے مطلع فرمایا کرینگے تاکہ آئندہ ان کا خیال رکھا جاسکے فقط

ناچیز خادم افضل اللسان

۱۵ شعبان المعظم ۱۳۶۷ھ عبد الستار خان

اشارات

(۱) سلسلۂ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کے لئے (جـ) سے اشارہ کیا گیا ہے۔

(۲) افعال ثلاثی مجرد کے ابوابِ ستہ کی طرف (ن)، (ض)، (س)، (ف)، (ک) اور (ح) سے اشارہ کیا گیا ہے۔ ثلاثی مزید کے دس ابواب کی طرف ہندسوں سے اشارہ کیا گیا ہے معتل "واوی" کی طرف (و) سے اور یائی کی طرف (ی) سے۔

(۳) کسی فعل کے سامنے کوئی حرف جر (لِ، مِنْ، عَنْ، بِ، اِلٰی یا عَلٰی) لکھا گیا ہے اس سے مطلب یہ ہے کہ جب یہ حرف اس فعل کے بعد آئے تو اس کے معنی وہ ہونگے جو اس کے سامنے لکھے گئے ہیں (۴) مثلاً کے لئے دو نقطے (:) اور "یعنی" یا "برابر" کے لئے یہ نشان (=) ہے۔

ھدایات اور اشارات حصہ اول اور حصہ سوم میں بھی لکھدئے ہیں۔ اس لئے کتاب عربی کا معلم حصہ اول اور حصہ سوم کے دیباچوں میں ھدایات ضرور دیکھ لیں۔ حصہ چہارم میں ھدایات نہیں لکھیں۔ اشارات کا اعادہ کردیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عربی کا معلم حصہ چہارم

الدرس الرابع والاربعون

اسماء العدد

۴۳ سبق لکھے جا چکے۔ اب چوتھا حصہ چوالیسویں سے شروع ہوتا ہے۔ سابق کے تین حصوں میں بشیتر ضروری قواعد صرف ونحو تم نے سمجھ لیے ہیں۔ اس حصے میں چند نئے مسائل کے علاوہ انہی مذکورہ مسائل کی تکرار اور تشریح ہو گی۔

اس حصے کے ابتدائی اسباق میں اسماء عدد (گنتی) کا بیان خاص تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ کیونکہ استعمال میں ان کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے۔ حالانکہ تمام کتب متداولہ ان کی تفصیل سے خالی پڑی ہیں۔

پہلے یہ سمجھ لو کہ رقم کی موجودہ شکلیں جو عربی میں رائج ہیں انہیں ارقام ہندیہ کہتے ہیں: ۱، ۲، ۳، ٤، ٥، ٦، ۷، ۸، ۹ اور صفر (۰)

تم یہ سن کر تعجب کرو گے کہ رقم عربی کی اصلی شکلیں تو وہ ہیں جو یورپ میں رائج ہیں: 1، 2، 3، 4، 5، 6، 7، 8، 9 اور 0

اہل یورپ نے اندلس کے مسلمانوں سے یہ شکلیں حاصل لیں اور وہ انہیں

ارقامِ عربیّہ کہتے ہیں۔ مغرب کے عربوں میں اب بھی ان کا رواج باقی ہے

۱۔ اسماء عدد حسب ذیل ہیں:۔

(الف) ایک سے دس تک (پہلے صرف اعداد یاد کرو پھر مثالیں)

تنبیہ ۱: بولتے وقت مفرد الفاظ کے آخر میں ہمیشہ وقف کیا کرو۔
وَاحِدٌ کو وَاحِدْ کہنا چاہیے۔ مرکب میں آخری لفظ پر وقف کرو۔
قَلَمٌ وَاحِدٌ۔ (دیکھو حصہ اول درس ۲ تنبیہ ۵)

۱	وَاحِدٌ: قَلَمٌ وَاحِدٌ	وَاحِدَةٌ: وَرَقَةٌ وَاحِدَةٌ
۲	اِثْنَانِ (یا اِثْنَیْنِ): قَلَمَانِ اِثْنَانِ	اِثْنَتَانِ[1] (یا اِثْنَتَیْنِ): وَرَقَتَانِ اِثْنَتَانِ
۳	ثَلَاثَةٌ: ثَلَاثَةُ أَقْلَامٍ	ثَلَاثٌ: ثَلَاثُ وَرَقَاتٍ
۴	أَرْبَعَةٌ: أَرْبَعَةُ أَقْلَامٍ	أَرْبَعٌ: أَرْبَعُ وَرَقَاتٍ
۵	خَمْسَةٌ: خَمْسَةُ أَشْهُرٍ	خَمْسٌ: خَمْسُ سَنَوَاتٍ۔
۶	سِتَّةٌ: سِتَّةُ أَوْلَادٍ	سِتٌّ: سِتُّ بَنَاتٍ
۷	سَبْعَةٌ: سَبْعَةُ رِجَالٍ	سَبْعٌ: سَبْعُ نِسْوَةٍ
۸	ثَمَانِيَةٌ: ثَمَانِيَةُ جِمَالٍ	ثَمَانٍ[2]: ثَمَانِي نَاقَاتٍ
۹	تِسْعَةٌ: تِسْعَةُ مُعَلِّمِيْنَ	تِسْعٌ: تِسْعُ مُعَلِّمَاتٍ
۱۰	عَشَرَةٌ (عَشْرَةٌ بھی) عَشَرَةُ تَلَامِذَةٍ	عَشْرٌ (عَشَرٌ بھی) عَشْرُ تِلْمِيذَاتٍ

تنبیہ ۲۔ اثنان اور اثنتین میں الف ہمزۃ الوصل ہے (دیکھو اصطلاح ۳۸)

[1] ثِنْتَانِ یا ثِنْتَیْنِ بھی کہتے ہیں۔ [2] ثَمَانِ یا ثَمَانِي نَاقَاتٍ بھی کہہ سکتے ہیں۔

تنبیہ ۳۔ دیکھو ثَلَاثَةٌ سے عَشَرَةٌ تک مذکر کے لئے مؤنث اور مؤنث کے لئے مذکر ہیں۔ مثالوں میں اسم عدد کو مضاف کی طرح بغیر تنوین کے پڑھا گیا ہے۔ اور معدود جمع اور مجرور ہے۔

(ب) گیارہ سے انیس تک۔

تنبیہ ۴۔ عدد مرکب میں وَاحِدٌ کی جگہ اَحَدَ اور وَاحِدَةٌ کی جگہ اِحْدٰی بولا جاتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ گیارہ سے ننانوے تک معدود مُفْرَد اور منصوب ہوگا۔

۱۱ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا	اِحْدٰى عَشْرَةَ طَيَّارَةً
۱۲ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا	اِثْنَتَا عَشْرَةَ[1] سَنَةً
۱۳ ثَلٰثَةَ عَشَرَ حَرْفًا۔	ثَلٰثَ عَشْرَةَ كَلِمَةً
۱۴ اَرْبَعَةَ عَشَرَ دِيْكًا[2]	اَرْبَعَ عَشْرَةَ دَجَاجَةً[3]
۱۵ خَمْسَةَ عَشَرَ غُصْنًا۔	خَمْسَ عَشْرَةَ شَجَرَةً
۱۶ سِتَّةَ عَشَرَ يَوْمًا	سِتَّ عَشْرَةَ لَيْلَةً
۱۷ سَبْعَةَ عَشَرَ قَلَمًا	سَبْعَ عَشْرَةَ دَوَاةً[4]
۱۸ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مَكْتُوبًا۔	ثَمَانِيَ عَشْرَةَ رُقْعَةً
۱۹ تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا	تِسْعَ عَشْرَةَ امْرَاَةً

[1] اس کو ثِنْتَا عَشْرَةَ بھی کہتے ہیں۔ [2] دِيْكٌ (ج دُيُوْكٌ) مرغا۔ [3] دَجَاجَةٌ (ج دُجُجٌ) مرغی۔ [4] دَوَاةٌ کی جمع دُوِيٌّ اور دَوَيَاتٌ۔

تنبیہ ۵۔ مذکورہ اعداد کو مُرَکَّبْ کہتے ہیں۔ بقیہ تمام اعداد معرب ہیں۔ صرف یہی اعداد مرکبہ مبنی ہیں۔ ان کے دونوں جزو کے آخر میں ہمیشہ فتحہ پڑھا جائے گا۔ مگر ان میں بھی لفظ اِثْنَا اور اِثْنَتَا معرب ہیں۔ حالت رفعی میں اِثْنَا عَشَرَ، اِثْنَتَا عَشْرَةَ اور حالت نصبی و جری میں اِثْنَیْ عَشَرَ اور اِثْنَتَیْ عَشْرَةَ کہا جائے گا۔ جَاءَ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا، سَافَرْتُ لِاثْنَيْ عَشَرَ يَوْمًا۔ ان مثالوں میں صرف پہلا جزو معرب ہے۔ دوسرا بدستور مبنی ہے۔

(ج) بیس ۲۰ سے ننانوے ۹۹ تک:۔

تنبیہ ۶۔ عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک دہائیوں کو عقود کہتے ہیں۔ یہ مذکر و مؤنث دونوں کے لئے یکساں بولے جاتے ہیں۔ ان کا اعراب جمع سالم مذکر کی مانند ہوگا یعنی حالت رفع میں عشرون اور حالت نصبی وجری میں عشرین، ثلثین وغیرہ پڑھیں گے (دیکھو حصہ اول ص۴۲) ان کا معدود واحد اور منصوب ہوتا ہے۔

۲۰ عِشْرُوْنَ رَجُلًا یا امْرَأَةً (معدود واحد اور منصوب ہے)

۲۱ اَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ قَلَمًا	اِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ مِقْلَمَةً[1]
۲۲ اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ وَلَدًا	اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ بِنْتًا
۲۳ ثَلَاثَةٌ وَعِشْرُوْنَ كُرْسِيًّا	ثَلَاثٌ وَعِشْرُوْنَ طَاوِلَةً

[1] مِقْلَمَةٌ۔ قلمدان اور قلم تراش کو بھی کہتے ہیں۔ جمع مَقَالِمُ۔

۲۴ أَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ بَيْتًا	أَرْبَعٌ وَعِشْرُونَ دَارًا
۲۵ خَمْسَةٌ وَعِشْرُونَ سَارِقًا	خَمْسٌ وَعِشْرُونَ سَارِقَةً
۲۶ سِتَّةٌ وَعِشْرُونَ بَلَدًا	سِتٌّ وَعِشْرُونَ قَرْيَةً *
۲۷ سَبْعَةٌ وَعِشْرُونَ بُسْتَانًا	سَبْعٌ وَعِشْرُونَ حَدِيقَةً
۲۸ ثَمَانِيَةٌ وَعِشْرُونَ شَهْرًا	ثَمَانٍ[1] وَعِشْرُونَ سَنَةً
۲۹ تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ رَغِيفًا[2]	تِسْعٌ وَعِشْرُونَ تُفَّاحَةً[3]

۳۰ ثَلَاثُونَ (مذکر و مؤنث دونوں کے لئے) ثَلَاثُونَ يَوْمًا وَلَيْلَةً

۴۰ أَرْبَعُونَ (〃 〃 〃 〃) أَرْبَعُونَ وَلَدًا وَبِنْتًا

۵۰ خَمْسُونَ (〃 〃 〃 〃) خَمْسُونَ وَلَدًا وَبِنْتًا

۶۰ سِتُّونَ (〃 〃 〃 〃) سِتُّونَ كَلْبًا وَكَلْبَةً

۷۰ سَبْعُونَ (〃 〃 〃 〃) سَبْعُونَ مَسْجِدًا وَمَدْرَسَةً

۸۰ ثَمَانُونَ (〃 〃 〃 〃) ثَمَانُونَ بَابًا وَنَافِذَةً[4]

۹۰ تِسْعُونَ (〃 〃 〃 〃) تِسْعُونَ كِتَابًا وَرِسَالَةً

(ت) ایک سو سے ایک کروڑ تک۔

تنبیہ :- مِائَةٌ اور أَلْفٌ اور ان کے تثنیہ و جمع کا معدود

واحد اور مجرور ہوگا۔ تذکیر و تانیث سے ان میں کوئی فرق

---

[1] ثمان اسم منقوص ہے۔ اس کا اعراب قاضی کے جیسا ہوگا (دیکھو درس ۱۰-۹)

[2] رَغِيفٌ (ج أَرْغِفَةٌ) روٹی [3] سیب [4] نَافِذَةٌ (ج نَوَافِذُ) کھڑکی

* قَرْيَةٌ (ج قُرًى) گاؤں۔

نہیں ہوتا۔ ان دونوں لفظوں کو مضاف کی طرح بغیر تنوین کے استعمال کرتے ہیں اور ان کے تثنیہ سے نون گرا دیا جاتا ہے۔

۱۰۰	مِئَةٌ (مِائَةٌ بھی لکھا جاتا ہے): مِئَةُ وَلَدٍ اَوْ بِنْتٍ
۲۰۰	مِئَتَانِ (مِائَتَانِ بھی لکھا جاتا ہے) مِئَتَا وَلَدٍ اَوْ بِنْتٍ
۳۰۰	ثَلَاثُ مِئَةٍ (ثَلٰثُمِائَةٍ بھی لکھا جاتا ہے) ثَلٰثُمِائَةِ وَلَدٍ اَوْ بِنْتٍ
۴۰۰	اَرْبَعُ مِئَةٍ (اَرْبَعُمِائَةٍ بھی لکھا جاتا ہے) اَرْبَعُ مِئَةِ وَلَدٍ اَوْ بِنْتٍ
۵۰۰	خَمْسُ مِئَةٍ (خَمْسُمِائَةٍ » » ») خَمْسُمِئَةِ قِرْشٍ اَوْ رُبِيَّةٍ
۸۰۰	ثَمَانِیْ مِئَةٍ یا ثَمَانِ مِئَةٍ اسی طرح تِسْعُمِئَةٍ (۹۰۰) تک
۱۰۰۰	اَلْفٌ: اَلْفُ وَلَدٍ اَوْ بِنْتٍ
۲۰۰۰	اَلْفَانِ (حالت نصبی و جری میں اَلْفَیْنِ): اَلْفَا رَجُلٍ اَوْ مَرْءَةٍ
۳۰۰۰	ثَلَاثَةُ اٰلَافٍ (اَلْفٌ کی جمع اٰلَافٌ): ثَلَاثَةُ اٰلَافِ رَجُلٍ اَوْ مَرْءَةٍ
۴۰۰۰	اَرْبَعَةُ اٰلَافٍ۔ اسی طرح عَشْرَةُ اٰلَافٍ (۱۰۰۰۰) تک
۱۱۰۰۰	اَحَدَ عَشَرَ اَلْفًا: اَحَدَ عَشَرَ اَلْفَ رَجُلٍ اَوْ مَرْءَةٍ
۱۲۰۰۰	اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا: اِثْنَا عَشَرَ اَلْفَ رَجُلٍ اَوْ مَرْءَةٍ
۱۳۰۰۰	ثَلٰثَةَ عَشَرَ اَلْفًا اسی طرح تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ اَلْفًا (۹۹۰۰۰) تک
۱۰۰۰۰۰ ایک لاکھ	مِئَةُ اَلْفٍ: مِئَةُ اَلْفِ رَجُلٍ اَوْ مَرْءَةٍ
۱۰۰۰۰۰۰ دس لاکھ	اَلْفُ اَلْفٍ یا مِلْيُوْنٌ: اَلْفُ اَلْفِ رَجُلٍ اَوْ مَرْءَةٍ یا مِلْيُوْنُ رَجُلٍ اَوْ مَرْءَةٍ (مِلْيُوْنٌ کی جمع مَلَايِيْنُ)

۱۰۰۰۰۰۰۰...... عَشَرَةُ آلافِ أَلْفٍ یا عَشَرَةُ مَلَایِیْنَ رَجُلٍ أَوْ مَرْءَةٍ
(ایک کروڑ)

تنبیہ ۸۔ آج کل کروڑ کو کَرُوْرٌ بھی کہتے ہیں: کَرُوْرُ رَجُلٍ أَوْ مَرْءَةٍ ؛

تنبیہ ۹۔ تم نے دیکھا کہ مِئَةٌ، أَلْفٌ اور مَلْیُوْنٌ اپنے معدود کے ساتھ مضاف کی طرح مستعمل ہوتے ہیں اسی لئے ان کے واحد سے تنوین اور تثنیہ سے نون اعرابی حذف کر دیا گیا ہے (دیکھو درس ۱۱) ؛

تنبیہ ۱۰۔ یاد رکھو کہ معدود کو عدد کی تمییز یا اس کا مُمَیَّز بھی کہتے ہیں۔ تمام اعداد کی مثالیں دیکھ کر تم سمجھ سکتے ہو کہ مُمَیَّز ہمیشہ نکرہ ہی ہوتا ہے۔ البتہ مُمَیَّز اس وقت مُعَرَّفٌ بِاللَّام ہوگا جبکہ وہ جمع یا اسم جمع[۱] ہو اور اس پر مِنْ لگا کر استعمال کیا جائے:
عِشْرُوْنَ رَجُلاً کی جگہ عِشْرُوْنَ مِنَ الرِّجَالِ کہہ سکتے ہیں،
اسی طرح إِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ مِنَ النِّسَاءِ۔ مِئَةٌ مِنَ الْإِبِلِ[۲]
وَأَلْفٌ مِنَ الْغَنَمِ[۳] (سو اونٹ اور ہزار بھیڑ بکریاں)

مشق نمبر ۶۴

ذیل کے اعداد کے ساتھ کوئی بھی مناسب معدود لکھو۔

(۱) خَمْسَةُ ...... (۲) ثَلَاثُ ...... (۳) عَشَرَةُ ...... (۴) عَشْرُ ......
(۵) اِثْنَا عَشَرَ ...... (۶) اِثْنَتَا عَشْرَةَ ...... (۷) أَحَدَ عَشَرَ
...... (۸) ثَلَاثَ عَشْرَةَ ...... (۹) خَمْسَةَ عَشَرَ ...... (۱۰) عِشْرُوْنَ

---

[۱] اسم جمع بظاہر واحد ہے۔ مگر کسی چیز کے تمام افراد پر بولا جاتا ہے۔ ایک پر نہیں بولا جاتا۔

[۲] إِبِلٌ۔ (اسم جمع) اونٹ اونٹنیاں ؛ [۳] غَنَمٌ (اسم جمع) بھیڑ بکریاں ؛

......(۱۱) اِحْدٰی وَثَلَاثُوْنَ ......(۱۲) ثَمَانٍ وَاَرْبَعُوْنَ ......

(۱۳) ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ ...... (۱۴) تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ ......

(۱۵) مِائَةٌ ...... (۱۶) مِئَتَانِ ...... (۱۷) مِائَةٌ وَسِتُّوْنَ

......(۱۸) ثَلٰثُمِائَةٍ وَخَمْسَ عَشْرَةَ ......(۱۹) اَلْفٌ ......

(۲۰) اَلْفَانِ ...... (۲۱) ثَمَانِمِئَةٍ ......(۲۲) خَمْسَةُ اٰلَافٍ ......

(۲۳) مِئَةُ اَلْفٍ ...... (۲۴) اَلْفُ اَلْفٍ ...... (۲۵) مَلْيُوْنٌ ......

مشق نمبر ۹۵

اردو سے عربی بناؤ۔

(۱) ایک لڑکا (۲) دو لڑکے (۳) دو لڑکیاں (۴) تین لڑکے (۵) چار لڑکیاں (۶) پانچ بیل[۱] (۷) نو گائیں (۸) دس عورتیں (۹) دس مرد (۱۰) بیس روپے (۱۱) پچیس گینیاں (۱۲) پینتالیس کتابیں (۱۳) پچاس مرغیاں (۱۴) بہتر مرغے (۱۵) سو کتے (۱۶) دو سو گھوڑے (۱۷) تین سو اونٹنیاں (۱۸) پانچ سو اونٹ (۱۹) ایک ہزار طیارے (۲۰) ایک لاکھ سپاہی ؛

مشق نمبر ۹۶ ذیل کی رقمیں عربی الفاظ میں لکھو!

۷، ۱۵، ۱۸، ۲۹، ۷۵، ۶۲، ۴۳، ۸۸، ۱۰۰، ۳۰۰، ۸۰۰، ۲۰۰۰، ۲۰۰۰۰۰، ۱۰۰۰۰۰، ۱۰۰۰، ۱۲۰۰، ۱۰۰۰۰۰۰

معدود کو مذکر فرض کر کے مذکورہ اعداد کی عربی بناؤ ؛

---

[۱] بیل کو عربی میں ثَوْرٌ کہتے ہیں۔ اس کی جمع ثِیْرَانٌ ہے ؛

الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

گذشتہ سبق کے مسائل کا اعادہ اور تشریح

پچھلے سبق میں تمام اعداد اور اُن کی مثالوں کو پڑھ کر اور تنبیہات کو دیکھ کر "ہمیں اُمید ہے" کہ مندرجہ ذیل مسائل تم بخوبی سمجھ گئے ہوگے:۔

(الف) اسماءِ عدد کے چار گروہ ہیں

(۱) مفرد (اکیلا لفظ) اور وہ وَاحِدٌ سے عَشَرَةٌ تک ہیں اور مِئَةٌ اور اَلْفٌ بھی انہی میں شامل ہیں۔ اس طرح کل بارہ عدد مفرد ہیں:

(۲) مُرَکَّب، اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک:

(۳) عقود (دہائیاں)، عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک:

(۴) معطوف جن کے درمیان حرفِ عطف (وَ) ہوتا ہے۔ اور وہ اَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ تک ہیں:

(ب) اسماءِ عدد کی تذکیر و تانیث

(۱) وَاحِدٌ اور اِثْنَانِ تذکیر و تانیث میں ہمیشہ معدود کے موافق رہتے ہیں۔ خواہ وہ مفرد ہوں خواہ عددِ مرکب اور معطوف میں مستعمل ہوں۔ (دیکھو گذشتہ سبق میں ہر ایک کی مثالیں):

(۲) ثَلٰثَةٌ سے تِسْعَةٌ تک تذکیر و تانیث میں ہمیشہ معدود کے

برعکس ہونگے خواہ مفرد ہوں خواہ مرکب خواہ معطوف (پچھلی مثالوں کو غور سے دیکھو)۔

(۳) عَشْرٌ کا لفظ مفرد ہو تو معدود کے برعکس ہوگا ورنہ مطابق: عَشَرَةُ رِجَالٍ، عَشْرُ نِسَاءٍ، اَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً اور اِحْدٰی عَشْرَةَ مَرْءَةً

(۴) عقود میں تذکیر و تانیث کا کوئی امتیاز نہیں یہی حال مِئَةٌ اور اَلْفٌ کا ہے (دیکھو گذشتہ سبق میں مثالیں اور تنبیہ ۶ اور ۷)۔

(ج) اسماء عدد میں مُعْرَبْ[1] اور مَبْنِی

اعداد مرکّبہ کے سوا تمام اسماء عدد معرب ہیں۔ اُن کا آخر حالتوں کے اختلاف سے قاعدے کے مطابق بدلتا رہیگا۔ صرف اعداد مرکّبہ (اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک) مبنی ہیں ان کے دونوں جزو پر ہمیشہ فتحہ ہی پڑھا جائے گا۔ مگر ان میں صرف اِثْنَا یا اِثْنَتَا معرب ہے (دیکھو سبق ۴۴ تنبیہ ۵)۔

(د) ترکیب میں معدود کا اعراب اور وحدت و جمع

(۱) تم جانتے ہو کہ اسم واحد ہو تو ایک پر دلالت کرتا ہے اور تثنیہ ہو تو دو پر: رَجُلٌ (ایک مرد)، رَجُلَانِ (دو مرد)، اس لیے ان کے لئے عدد لگانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ البتہ کبھی صفۃ کے طور پر وَاحِدٌ اور اِثْنَانِ استعمال کرلیتے ہیں۔ رَجُلٌ وَاحِدٌ (ایک مرد) رَجُلَانِ اثْنَانِ (دو مرد)، بِنْتٌ وَاحِدَةٌ

[1] دیکھو سبق حصہ اول سبق ۱۰- فقرہ ۱۰ اور حصہ چہارم سبق ۵۱۔

بِنْتَانِ اثْنَتَانِ یہ تو معلوم ہے کہ موصوف اور صفت اعراب و تذکیر میں باہم موافق ہوا کرتے ہیں

(۲) ثَلَاثَةٌ سے عَشَرَةٌ کا معدود مجرور اور جمع ہوگا (دیکھو مثالیں اور تنبیہ ۳) مگر معدود کی جگہ لفظ مِئَةٌ واقع ہو تو واحد ہی رہیگا، ثَلَاثُ مِئَةٍ، خَمْسُ مِئَةٍ (دیکھو پچھلے سبق میں مثالیں اور تنبیہ ۷)؛

تنبیہ ۱۔ یاد رکھو معدود کی جگہ میں جمع مذکر سالم (دیکھو سبق ۲۰۵) کا استعمال نہیں ہوا کرتا۔ ثَلَاثَةٌ مُسْلِمِيْنَ ۔ نہیں کہینگے۔ بلکہ ایسے موقع پر معدود کو معرف باللام کرکے مِنْ کے ساتھ استعمال کرینگے؛ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ کہا جائیگا؛

(۳) اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ تک معدود واحد اور منصوب ہوگا عقود بھی اسی میں شامل ہیں (دیکھو مثالیں اور تنبیہ ۴ اور ۶)؛

(۴) مِائَةٌ اور اَلْفٌ اور ان کے تثنیہ و جمع کا معدود واحد اور مجرور ہوگا (دیکھو مثالیں اور تنبیہ ۷)؛

لفظ مِئَة کی جمع اکثر سالم مؤنث ہوتی ہے: مِئَاتٌ، کبھی سالم مذکر بھی آتی ہے، مِئُوْنَ یا مِئِيْنَ اور اَلْف کی جمع اٰلَافٌ پڑھ چکے ہو۔ اس کی ایک اور جمع اُلُوْفٌ بھی ہے جس کے معنی ہیں "ہزاروں" اس سے کوئی خاص عدد نہیں سمجھا جاتا: عِنْدِیْ اُلُوْفٌ مِنَ الْكُتُبِ (میرے پاس ہزاروں

کتابیں ہیں)۔

تنبیہ ۲۔ اسم عدد کی تمییز یا مُمَیَّز کی یعنی معدود کی حالت سمجھنے کے لیے ذیل کی دو بیتیں یاد کرلو۔

مُمَیَّز از عدد برسہ جہت دان	زسہ تا دہ بود مجموع ومجرور
زدہ بر تا نود منصوب و مفرد	زصد ہم الف افراد است و مجرور

تنبیہ ۳۔ کبھی عام قاعدے کے خلاف بھی اعداد اور انکی تمییز کا استعمال ہوتا ہے، وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا اس جملے میں مِائَةٍ کا اضافت کے ساتھ نہیں استعمال ہوا ہے۔ پھر اس کی تمییز بجائے مفرد کے جمع لائی گئی ہے۔ تِسْعًا کا مُمَیَّز مذکور نہیں ہے۔ گویا دراصل وہ ایسا ہے ثَلَاثَ مِائَةٍ وَتِسْعَ سِنِينَ مذکورہ مثال کو عام قاعدے سے مستثنیٰ سمجھ لیا جائے۔

تنبیہ ۴۔ اسم عدد کی تخصیص یا تعریف کی ضرورت ہو تو اس پر اَلْ داخل کر سکتے ہیں: جاءَ الثلاثون رجلا کُنّا ننتظرهم (وہ تیس آدمی آگئے جن کا ہم انتظار کررہے تھے)۔ عدد مفرد مضاف ہو تو مضاف الیہ پر اَلْ لگایا جائے: اَعْطِنِي خمسةَ الكتبِ، رأيت ستةَ آلافِ العسكرِ ورنہ عدد پر جاءَ الخمسةُ من المسلمين۔ عدد مرکب کے پہلے جزو پر اور معطوف کے دونوں جزو پر: بعتُ الخمسةَ عشرَ كتابا والاربعةَ والاربعين شاةً

ا افراد مصدر اسم مفعول کے معنی میں ہے یعنی مفرد۔ ۲ اور وہ ٹھہرے اپنے غار میں تین سو برس اور زیادہ کیا انہوں نے نو سال یعنی تین سو نو سال ٹھہرے۔

۲۔ کئی اسماء عدد کے بعد جو معدود واقع ہو اس پر آخری عدد کا اثر پڑیگا: اَلْفٌ وَثَلَاثُمِئَةٍ وَاَرْبَعٌ وَسِتُّوْنَ سَنَةً ایک ہزار تین سو چونسٹھ برس، دیکھو لفظ سَنَةً پر آخری عدد سِتُّوْنَ کا اثر ہے۔ اسی لئے واحد اور منصوب ہے ۔

اس مثال میں پہلے بڑے درجہ والا اسم عدد بولا گیا ہے۔ پھر درجہ بدرجہ۔ تم اس کے برعکس بھی کہہ سکتے ہو۔ اَرْبَعٌ وَسِتُّوْنَ وَثَلَاثُمِئَةٍ والف سَنَةٍ دیکھو اس مثال میں اَلْف کی وجہ سے سَنَةٍ مجرور ہے۔

تنبیہ ۵۔ قرینہ موجود ہو تو صرف عدد بولتے اور معدود کو حذف کر دیتے ہیں: اشتریتُ الفرس بِمِئَةٍ یعنی بِمِئَةِ رُبِّيَّةٍ ۔

۳۔ بِضْعٌ اور نَيِّفٌ یا نَيْفٌ

الف) بِضْعٌ سے تین اور نو تک کا کوئی غیر معین عدد سمجھا جاتا ہے: بِضْعُ نِسْوَةٍ وَبِضْعَةُ رِجَالٍ (چند عورتیں اور چند مرد یعنی تین اور دس کے درمیان) نَيِّفٌ سے دو دہائیوں کے درمیان کا کوئی عدد سمجھا جاتا ہے: عندی عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا وَنَيِّفٌ (میرے پاس بیس اور کچھ اوپر درہم ہیں یعنی تیس کے اندر)۔ اسی طرح عِشْرُوْنَ جُنَيْهَةً وَنَيِّفٌ ۔

(ب) نَيِّف میں مذکر و مؤنث کا فرق نہیں ہے۔ بِضْعٌ میں فرق ہے یعنی مذکر کے لئے بِضْعَةٌ اور مؤنث کے لئے بِضْعٌ کہا جاتا ہے۔ دیکھو

اوپر کی مثالیں :

ج) نَیِّفٌ کسی دہائی یا سیکڑہ یا ہزار کے بعد ہی آتا ہے۔ مگر بِضْعٌ تنہا بھی آسکتا ہے ؛ عندی بضعة وسبعون درهما یا عندی بضعة دراهم ؛

(د) نیّفٌ عدد کے بعد آتا ہے اور بضعٌ عدد سے پہلے مگر جب کہ اس کی تمیز الگ ہو تو سابقہ عدد کے بعد بھی آئیگا : عندنا خمسون درهما وبضعُ جنیهاتٍ ؛

(ھ) نیّف کا لفظ قرآن مجید میں نہیں آیا ہے ؛

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۲

اِنْفَجَرَ (ا) پھٹ جانا ۔ چشمہ نکل آنا	اِشْتِرَاكٌ (ا) شریک ہونا ۔ اخبار میں خریدار بننا
جَلَدَ (ض) کوڑے لگانا	اِعْلَانٌ اشتہار
سَاوٰی (۳ لفیف) برابری کرنا ۔ مساوی ہونا	بَارَةٌ مصر کا ایک سکہ ہے جو کہ ایک قرش میں چالیس ہوتا ہے
نَدَرَ (ن) نادر اور کمیاب ہونا ۔	بَقَرٌ (اسم جمع) گائے ۔ بیل
وَرَدَ (یَرِدُ) وارد ہونا ۔ درآمد ہونا ۔	بُسْتَانٌ (ج بَسَاتِیْنُ) باغ
آنَةٌ (ج آنَاتٌ ہندی سے لیا گیا ہے) آنہ	جَلْدَةٌ (ج جَلَدَاتٌ) کوڑے کی ضرب
اِحْتِفَالٌ (ا ۔ مصدر ہے) جلسہ ۔ جمع ہونا	جُنَیْهٌ یا جُنَیْهَةٌ گنی سے معرّبعہ ہے

عہ کسی غیر زبان کے لفظ کو عربی بنایا ہوا ۔

سِعْرٌ (ج اَسْعَارٌ) نرخ	قِرْشٌ یا غِرْشٌ (ج قُرُوْشٌ) مصر کا ایک سکہ ہے جو ایک گنی کا سوواں ہوتا ہے
طَرْبُوْشٌ ترکی ٹوپی	
عِدَّةٌ اور عَدَدٌ گنتی۔ تعداد	مَاشِيَةٌ (ج مَوَاشٍ) مویشی
فَلْسٌ (ج فُلُوْسٌ) پیسہ	مَجَلَّةٌ (ج مَجَلَّاتٌ) ماہواری رسالہ
قِيمَةُ الاِشْتِرَاكِ اخبار کا چندہ	مِسَاحَةٌ پیمائش زمین کی

مشق نمبر ۶۷

(۱) هَلْ تَعْلَمُ كَمْ بَارَةً تُسَاوِي قِرْشًا؟	أَرْبَعُوْنَ بَارَةً تُسَاوِي قِرْشًا وَاحِدًا
(۲) كَمْ قِرْشًا يُسَاوِي جُنَيْهَةً وَاحِدَةً؟	جُنَيْهَةٌ وَاحِدَةٌ تُسَاوِي مِئَةَ قِرْشٍ
(۳) بِكَمِ اشْتَرَيْتَ كِتَابَ "سِيْرَتُ النَّبِيِّ"؟	اِشْتَرَيْتُ هٰذَا الْكِتَابَ فِي ثَلٰثِ مُجَلَّدَاتٍ بِاثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ رُبِّيَّةً
(۴) وَاللهِ رَخِيْصٌ مَا هُوَ بِغَالٍ فِي هٰذَا الزَّمَانِ	صَدَقْتَ يَا أَخِي! وَأَنَا اشْتَرَيْتُ كِتَابَ "زَادُ الْمَعَادِ" لِشَيْخِ الْإِسْلَامِ ابْنِ الْقَيِّمِ بِإِحْدٰى عَشْرَةَ رُبِّيَّةً
(۵) غَنِيْمَةٌ وَاللهِ، فَإِنَّ هٰذَا الْكِتَابَ نَدُرَ وُجُوْدُهٗ لَا يُوْجَدُ بِأَيِّ قِيْمَةٍ وَمِنْ أَيْنَ اشْتَرَيْتَهٗ؟	اِشْتَرَيْتُهٗ مِنَ الْمَكْتَبَةِ الْقَيِّمَةِ فِي بَمْبَائِي وَهُنَاكَ تُبَاعُ الْكُتُبُ بِأَرْخَصِ قِيْمَةٍ نِسْبَتًا إِلَى الْمَكَاتِبِ الْأُخَرِ[1]
(۶) بِكَمْ هٰذَا الطَّرْبُوْشُ يَا شَيْخُ؟	بِخَمْسَةٍ وَثَلَاثِيْنَ قِرْشًا يَا سَيِّدِي

[1] اُخَرُ جمع ہے اُخْرٰی کی (= دوسرا) کی۔

(۸) وَاللّٰہِ اِنَّہٗ لَغَالٍ جِدًّا ، اَنَا اُعْطِیْ خَمْسَۃً وَعِشْرِیْنَ قِرْشًا لَاغَیْرُ (صرف)	یا تُرٰی، هل هو غالٍ بهذا الثمن؟ اَلَا تَرٰی کیف غلت الاسواق وغلت الاشیاءُ وکم زادت الاُجْرَةُ؟
(۹) طَیِّب یا شیخ! خُذِ الثلاثین والسلام [یعنی بس]	احسنت! خذ الطربوش وهاتِ الفُلُوس بارك الله فیك
(۱۰) کم کان من الحضّار فی الاحتفال السَّنَوِیّ[۲] للانجمن الاسلامیة؟	یکون بلغ عددهم نحو الفین وثمانِ مئةِ نفرٍ
(۱۱) هل تعلم ما هی اجرةُ الاشتراك السنوی فی الجریدة "الفتح"	اَظُنُّ اَنَّ قیمة الاشتراك فیها لا یکون فوق خمسین قرشًا عن سنةٍ
(۱۲) وَمَا هِیَ اُجْرَةُ الْاِعْلَانَاتِ؟	عن کل سطرٍ قرشٌ
(۱۳) کم اَتَیْتَ مِنَ الرُّبِّیَات لِتِلْكَ الدارِ الوسیعةِ؟	یا سیّدی! اعطیتُ صاحبها من الرّبیات خمسةَ آلافٍ واربعَ مئةٍ وخمسًا وتسعینَ (۵۴۹۵)
(۱۴) وما هی مِسَاحةُ تلك الدار؟	مساحتُها تبلغ عشرةَ آلافٍ و مائتَی ذراعٍ ونیّفًا من الاذرع المربّعةِ۔
(۱۵) وبکم بِعْتَ بُسْتَانَكَ؟	بِعْتُهٗ بِاثْنَیْ عَشَرَ اَلْفَ رُبِّیَةٍ

۱؎ اس لفظ کی تشریح حصہ سوم سبق ۴۳ تنبیہ ۳ میں دیکھو۔ ۲؎ سنوی سالانہ۔

(۱۶) وَاللّٰهِ لَقَدْ رَبِحَتْ تِجَارَتُكَ	صَدَقْتَ، بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ يَا أَخِي الْعَزِيْزَ۔

مشق مِنَ الْقُرْآنِ نمبر ۶۸

(۱) إِنَّ إِلٰهَكُمْ لَإِلٰهٌ وَاحِدٌ (۲) إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ[1] عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا (۳) فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا (۴) يَا أَبَتِ إِنِّيْ رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا (۵) اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ (۶) لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ (۷) أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوْفٌ (۸) فَأَرْسَلْنَاهُ إِلٰى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيْدُوْنَ (۹) إِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ أَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ أَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ (۱۰) مِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ (۱۱) غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْ أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ؞

مشق اردو سے عربی نمبر ۶۹

(۱) تمہارے پاس کتنے مویشی ہیں؟	ہمارے پاس دوسو گائیں اور پچاس اور چند اونٹ اور پچیس بکریاں ہیں۔
(۲) جناب یہ کتاب کتنے میں بیچتے ہیں؟	اس کی قیمت دس روپے ہے۔
(۳) وہ ارزاں نہیں بلکہ گراں ہے	بھائی! وہ گراں نہیں ہے، اچھا کتاب

[1] شُهُوْرٌ جمع ہے شَهْرٌ کی یعنی مہینہ ؞

میں تو نو روپے دونگا زیادہ نہیں	لے لیجئے اور پیسے دیدیجئے۔ مبارک ہو۔
(۴) تم نے یہ کتاب کتنے میں خریدی؟	میں نے بارہ روپے آٹھ آنہ میں خریدی
(۵) رسالہ الفرقان کا چندہ کیا ہے؟	میں خیال کرتا ہوں کہ اس کا چندہ سالانہ نو روپے سے زیادہ نہ ہوگا
(۶) وہ مکان کتنے میں فروخت کیا جا رہا ہے؟	وہ مکان پندرہ ہزار چار سو پچاس روپے میں فروخت کیا جائیگا۔
(۷) اس مکان کی پیمائش کیا ہے۔	اس کی پیمائش تقریبًا پانسو مربع گز ہے
(۸) تم جانتے ہو دنیا میں مسلمانوں کی گنتی کیا ہے۔؟	مسلمانوں کی گنتی تقریبًا ستر کروڑ ہے ان میں سے دس کروڑ ہندوستان میں ہے[عـه]
(۹) تمہارے مدرسے میں کتنے لڑکے ہیں؟	ہمارے مدرسہ میں کچھ اوپر چار سو طلبہ ہیں۔

مشق ذیل کے جملے کی تحلیل کرو نمبر ۷

اِشْتَرَيْتُ خَمْسَ تُفَّاحَاتٍ بِاثْنَيْ عَشَرَ قِرْشًا

(اِشْتَرَيْتُ) فعل با فاعل یعنی (ت) ضمیر بارز، واحد متکلم اس میں متصل ہے

(خَمْسَ) اسم عدد مفرد، مفعول ہے اس لئے منصوب ہے

(تفاحاتٍ) تمییز ہے خمس کی اس لئے مجرور ہے۔ اور جمع ہے

(ب) حرف جار (اثنی عشر) عدد مرکب ہے، پہلا جزو معرب ہے، مجرور ہے، اس کا جر ی سے آیا ہے دوسرا جزو فتحہ پر مبنی ہے (قرشًا) عدد مرکب کی تمییز ہے اسلئے منصوب ہے واحد ہے سب ملکر جملہ فعلیہ ہے۔

[عـه] کہا جاتا ہے اب پاکستان میں ۸ کروڑ اور ہندوستان میں ۳½ کروڑ کل گیارہ کروڑ مسلمان ہیں۔

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

اَلْعَدَدُ التَّرْتِيْبِيُّ (اَوِ الْوَصْفِيُّ)

۱۔ تم نے پچھلے سبق میں عدد اصلی پڑھ لیا۔ اب عدد ترتیبی (عدد وصفی) کو بھی ذہن نشین کر لو:۔

(الف) ۱ سے ۱۰ تک

۱	الدَّرْسُ الْاَوَّلُ	پہلا سبق	الحِكَايَةُ الْاُوْلٰى	پہلی کہانی
۲	〃 الثَّانِيْ	دوسرا 〃	〃 الثَّانِيَةُ	دوسری 〃
۳	〃 الثَّالِثُ	تیسرا 〃	〃 الثَّالِثَةُ	تیسری 〃
۴	〃 الرَّابِعُ	چوتھا 〃	〃 الرَّابِعَةُ	چوتھی 〃
۵	〃 الْخَامِسُ	پانچواں 〃	〃 الْخَامِسَةُ	پانچویں 〃
۶	〃 السَّادِسُ	چھٹا 〃	〃 السَّادِسَةُ	چھٹی 〃
۷	〃 السَّابِعُ	ساتواں 〃	〃 السَّابِعَةُ	ساتویں 〃
۸	〃 الثَّامِنُ	آٹھواں 〃	〃 الثَّامِنَةُ	آٹھویں 〃
۹	〃 التَّاسِعُ	نواں 〃	〃 التَّاسِعَةُ	نویں 〃
۱۰	〃 الْعَاشِرُ	دسواں 〃	〃 الْعَاشِرَةُ	دسویں 〃

تنبیہ: ۱۔ مذکورہ اعداد سب معرب ہیں۔ مگر اولیٰ پر اعراب نہیں آسکتا کیونکہ وہ مقصور ہے (دیکھو سبق ۱۰-۲)۔

تنبیہ ۲۔ اعداد وصفی کی جمع "سالم" آتی ہے: اَلْاَوَّلُوْنَ
الثَّمَانُوْنَ، الثَّالِثُوْنَ، العَاشِرُوْنَ تک۔

تنبیہ ۳۔ الاول کے مقابلے میں اَلْآخِرُ یا اَلْاَخِیْرُ بھی آتا ہے۔
هُوَالْاَوَّلُ وَالْآخِرُ۔

تنبیہ ۴۔ کبھی اوّل سے کسی چیز کا ابتدائی حصہ مراد لیا جاتا ہے۔
اس وقت اس کی جمع ہوگی۔ اَوَائِلُ۔ اسی طرح آخِر کی جمع اَوَاخِرُ،
اَوْسَطُ (درمیانی حصہ) کی جمع اَوَاسِطُ: اَوَائِلُ رَمَضَانَ (رمضان
کے ابتدائی ایام) اُوْلیٰ (مؤنث) کی جمع اُوَلُ اور اُوْلَیَاتٌ۔

(ب) ۱۱ سے ۱۹ تک

۱۱۔ الدَّرْسُ الْحَادِیْ عَشَرَ گیارہواں سبق الحِكَايَةُ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ۔ گیارہویں کہانی
۱۲۔ " الثَّانِیَ عَشَرَ بارہواں " " الثَّانِيَةَ عَشْرَةَ بارہویں "
اسی طرح التَّاسِعَ عَشَرَ اور التَّاسِعَةَ عَشْرَةَ تک۔

تنبیہ ۵۔ مذکورہ مثالوں میں دونوں عدد اَحَدَ عَشَرَ کی مانند
فتحہ پر مبنی معلوم ہوتے ہیں۔ مگر بعض علمائے نحو کے نزدیک پہلا عدد
مُعْرَب ہوتا ہے اور آجکل زیادہ تر اسی پر عمل ہو رہا ہے۔ اس لئے موصوف
کا اعراب اس پر پڑھا جاتا ہے: الدَّرْسُ الثَّالِثُ عَشَرَ،
فِی اللَّيْلَةِ الرَّابِعَةِ عَشْرَةَ، فِی خَامِسِ عَشَرَ رَمَضَانَ۔

(ج) عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ اور مِئَۃٌ اور اَلْفٌ تک تمام عقود اپنی اصلی صورت میں عدد وصفی کے لیے بھی مستعمل ہوتے ہیں مگر عموماً اس وقت ان پر اَلْ لگایا جاتا ہے۔ اَلْعِشْرُوْنَ (بیسواں یا بیسویں) اَلْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ (اکیسواں) اَلْحَادِیَۃُ وَالثَّلٰثُوْنَ (اکتیسویں) اَلْمِئَۃُ (سوواں یا سوویں)۔

۲- اعداد وصفی ترکیب میں عموماً صفت واقع ہوتے ہیں اور موصوف کے ساتھ مستعمل ہوتے ہیں: اَلْکِتَابُ الْاَوَّلُ، الدَّرْسُ الْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ کبھی مضاف ہوتے ہیں: رَابِعُھُمْ (ان کا چوتھا) خَامِسَۃُ الْبَنَاتِ[1]۔

۳- عدد وصفی میں اَحَاد (اکائیاں) وعشود (دہائیاں) کے ساتھ جب مِئَۃٌ اور اَلْفٌ آئے تو آخری رقم کے ماقبل لفظ بَعْدَ بھی بڑھا دیتے ہیں: فِی السَّنَۃِ الثَّانِیَۃِ وَالْاَرْبَعِیْنَ وَثَلٰثِمِائَۃٍ بَعْدَ الْاَلْفِ۔ (ایک ہزار تین سو بیالیسویں سال میں) بعد الالف کی جگہ وَاَلْفٍ بھی کہہ سکتے ہیں۔

تنبیہ ۶- اس مثال میں چھوٹے درجے والے عدد کو پہلے لایا گیا ہے پھر درجہ بدرجہ اس میں الٹ پلٹ نہیں کر سکتے۔

۴- عدد کے کسور (ٹکڑے حصے) میں سے آدھے ½ کے لئے تو نِصْفٌ آتا ہے اور باقی کسور کے لئے فُعْلٌ یا فُعُلٌ کے وزن پر اسم عدد سے بنا لیا جاتا ہے: ثُلْثٌ یا ثُلُثٌ جمع اَثْلَاثٌ یعنی ⅓۔

[1] لڑکیوں کی پانچویں یعنی پانچویں لڑکی۔

$\frac{1}{4}$ رُبْعٌ یا رُبُعٌ جمع اَرْبَاعٌ

$\frac{1}{5}$ خُمْسٌ یا خُمُسٌ " اَخْمَاسٌ

$\frac{1}{6}$ سُدْسٌ یا سُدُسٌ " اَسْدَاسٌ

اسی طرح عُشْرٌ یا عُشُرٌ جمع اَعْشَارٌ تک

$\frac{2}{3}$ ثُلُثَانِ، $\frac{3}{4}$ ثَلٰثَةُ اَرْبَاعٍ، $\frac{2}{5}$ خَمْسَةُ اَثْمَانٍ "

تنبیہ ۷۔ ان کسور میں تذکیر و تانیث کا فرق نہیں ہے :

اگر عَشَرٌ کے اوپر کے اعداد کے کسور بنانے ہوں تو عدد اصلی سے

اس طرح بنالو: اَرْبَعَةٌ مِنْ اَحَدَ عَشَرَ $\frac{4}{11}$، اَحَدَ عَشَرَ مِنْ عِشْرِیْنَ $\frac{11}{20}$

مِنْ کی جگہ علی بھی بولتے ہیں: اَحَدَ عَشَرَ عَلٰی عِشْرِیْنَ = $\frac{11}{20}$:

اگر عدد صحیح اور کسور اکٹھے ہوں تو دونوں کے درمیان وَ بڑھانا چاہیئے:

اَرْبَعٌ وَثَلَاثَةُ اَخْمَاسٍ $4\frac{3}{5}$ خَمْسٌ وخمسة عشر علی اربعین $5\frac{15}{40}$:

تنبیہ ۸۔ کبھی $\frac{1}{4}$ کو ۔ ، $\frac{1}{2}$ کو ـ ، $\frac{3}{4}$ کو ے کی شکل میں لکھتے ہیں مثلاً

$2\frac{1}{4}$ کو ۔۲ ، $2\frac{1}{2}$ کو ـ۲ ، $2\frac{3}{4}$ کو ے۲ لکھیں گے۔ یہ نشانات رقم کی

نسبت زیادہ باریک اور ذرا الگ لکھتے ہیں :

۵۔ "دو دو" "تین تین" وغیرہ بنانے کے لیے مَفْعَلُ اور فُعَالُ کا وزن

آتا ہے: جَاءَتِ الْفُرْسَانُ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبَاعَ (سوار دو دو تین تین

---

[1] مَثْنٰی وَثُلٰثَ وغیرہ ترکیب میں حال واقع ہوئے ہیں اس لئے حالتِ نصبی میں ہیں (دیکھو سبق ۳۰)

چار چار ہو کر آئے) یوں بھی کہہ سکتے ہیں: جاءت الفرسانُ اثنين اثنين ثلٰثةً ثلٰثةً اَرْبَعةً اَرْبَعةً ॰

تنبیہ ۔ "ایک ایک" کے لئے وَاحِدٌ سے یہ وزن یعنی مَوْحَدُ اور اُحَادُ بہت کم بنایا جاتا ہے۔ بلکہ اکثر اس مطلب کے لئے بولتے ہیں۔ فُرَادَ یا فُرَادًا یا فُرَادیٰ: جاءُوا فُرَادیٰ یعنی وَاحِدًا وَاحِدًا ॰

۶۔ جب کسی چیز کے متعلق یہ بتانا ہو کہ وہ کتنے اجزا سے مرکب ہے تو فُعَالِیٌّ کا وزن استعمال کرتے ہیں۔

مذکّر		مؤنّث
ثُنَائِیٌّ	(ایسی چیز جس کے اجزا دو ہوں)	ثُنَائِیَّةٌ
ثُلَاثِیٌّ	(" " " تین ")	ثُلَاثِیَّةٌ
رُبَاعِیٌّ	(" " " چار ")	رُبَاعِیَّةٌ
خُمَاسِیٌّ	(" " " پانچ ")	خُمَاسِیَّةٌ

اسی طرح عُشَارِیٌّ تک بنا لو ॰

اعداد مرکب و معطوف سے مذکور وزن نہیں بن سکتا۔ اس لئے گیارہ اجزا والے کو کہیں گے ذُوْ اَحَدَ عَشَرَ جُزْءًا (مذکر کے لئے) ذَاتُ اَحَدَ عَشَرَ جُزْءًا (مؤنث کے لئے) اسی طرح آگے جو چاہو بنا لو ॰

۷۔ "پہلے بار" "دوسرے بار" وغیرہ بتانے کے لئے لفظ مَرَّةً (بار)

کو موصوف اور عدد وصفی کو صفة بناؤ۔ مَرَّةً اُولٰی یا اَلْمَرَّةَ الْاُوْلٰی۔
: قرأت القرآن المرّة الاولٰی ، زُرْتُكَ مَرَّةً ثَانِيَةً (میں نے دوسری دفعہ آپ سے ملاقات کی) اسی طرح اَلمرَّةَ العاشرةَ، المرَّةَ الحَادِيَةَ عَشْرَةَ المرّةَ المِئَةَ ۔

عدد وصفی کو حالتِ نصبی میں پڑھنے سے بھی یہ مطلب نکلتا ہے : اَوَّلًا، ثَانِيًا۔ وغیرہ۔ مگر عاشِرًا کے بعد وہی اوپر کی ترکیب استعمال کرتے ہیں۔

تنبیہ ۶۔ مَرَّةً اُولٰی کو اَوَّلَ مَرَّةٍ اور مَرَّةً ثَانِيَةً کو مَرَّةً اُخْرٰی اور تَارَةً اُخْرٰی بھی کہتے ہیں ۔

۸۔ "ایک بار" "دو بار" کے معنی ادا کرنے کے لئے لفظ مَرَّةً کو حالتِ نصبی میں استعمال کرتے ہیں : مَرَّةً یا مَرَّةً وَاحِدَةً (ایک بار) مَرَّتَيْنِ (دو بار) اور زیادہ کے لئے وہی لفظ اسم عدد کے ساتھ لگا دیتے ہیں : ثَلٰثَ مَرَّاتٍ، اَحَدَ عَشَرَ مَرَّةً وغیرہ ۔

۹۔ "کئی بار" یا "بارہا" کے لئے مَرَّةً کی جمع مِرَارًا حالتِ نصبی میں استعمال کرتے ہیں : رَأَيْتُهٗ مِرَارًا ۔ (میں نے اسے بارہا دیکھا) اس معنی کے لئے کَمْ خَبَرِيَّة ۔ (دیکھو سبق ۱۳-۷) بھی استعمال کر سکتے ہیں : کَمْ مَرَّةٍ یا کَمْ مِنَ الْمَرَّاتِ رَأَيْتُهٗ ۔

۱۰۔ "کئی" یا "بہتیرے" بتلانے کو بھی کَمْ خَبَرِيَّه استعمال کرتے ہیں :

كَمْ غُلَامٍ يَا كَمْ مِنَ الْغِلْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِي الْبُسْتَانِ (کئی لڑکے باغ میں کھیل رہے ہیں) :۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۳

وُسْطٰی مونث ہے اَوْسَط کا درمیانی	قِطَارٌ (ج قُطُرٌ) ریل۔ ٹرین اونٹ کی قطار
مِلَادُ الرَّاسِ کیپ کالونی (افریقہ میں ہے)	قَارَّةٌ (ج قَارَّاتٌ) برّاعظم
ثُلَّةٌ آدمیوں کی بڑی جماعت	قَلْعَةٌ (ج قِلَاعٌ) قلعہ
تَسَلَّقَ (ت) دیوار پر چڑھنا	مَائِدَةٌ دسترخوان۔ کھانے کی میز
جِدَارٌ (ج جُدْرَانٌ) دیوار	مُضِيٌّ گذرنا (مصدر)
حَظٌّ (ج حُظُوْظٌ) حِصّہ	شَرُفَ (ک) شَرَفٌ بَخْشَا (ت) شرف حاصل کرنا
زَوْجٌ (ج اَزْوَاجٌ) جوڑا۔ مرد یا عورت	طَابَ (ض) پسند آنا۔ عمدہ ہونا۔
سِكَّةٌ حَدِيْدِيَّةٌ ریلوے۔ لوہے کی سڑک	عَزَّزَ غلبہ دینا۔ عزت دینا۔ مدد دینا۔
سَارَ (ض۔ ی) سیر کرنا۔	نَكَحَ (ف) نکاح کرنا۔
عَاصِمَةٌ (ج عَوَاصِمُ) پائے تخت	كَهْفٌ غار۔

مشق نمبر ۱

(۱) إِنَّ السُّوْرَةَ الْأُوْلٰى من القرآن المجيد تُسَمّٰى بِسُوْرَةِ الْفَاتِحَةِ (۲) تَعْلِيْمُ اَسْمَاءِ الْعَدَدِ يُوْجَدُ فِي الدَّرْسِ الرَّابِعِ وَالْاَرْبَعِيْنَ وَالْخَامِسِ وَالْاَرْبَعِيْنَ وَالسَّادِسِ وَالْاَرْبَعِيْنَ (۳) فِي اَيِّ سَاعَةٍ

تَشَرَّفْنَا بِالْمَجِیْئِ عِنْدَنَا (۴) اَتَشَرَّفُ بِالْمَجِیْئِ عِنْدَکُمْ فِی السَّاعَةِ الثَّامِنَةِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی (۵) کُنْتُ فِی مَنْزِلِكَ السَّاعَةَ التَّاسِعَةَ وَرُبْعٌ وَبَقِیْتُ فِی انْتِظَارِكَ نِصْفَ سَاعَةٍ وَالسَّاعَةُ التَّاسِعَةُ وَثَلٰثَةُ اَرْبَاعٍ خَرَجْتُ مِنَ الدَّارِ (۶) بَلْدَةُ پُوْنَا پُوْنَا تَبْعُدُ عَنْ بَمْبَائِیْ نَحْوَ خَمْسِ سَاعَاتٍ مِنَ السِّکَّةِ الْحَدِیْدِیَّةِ (۷) رَکِبْنَا الْقِطَارَ وَبَلَغْنَا هُنَاكَ بَعْدَ مُضِیِّ اَرْبَعِ سَاعَاتٍ (۸) تُقْسَمُ اِفْرِیْقِیَةُ اِلٰی سَبْعَةِ اَقْسَامٍ اَلْاَوَّلُ یَشْتَمِلُ عَلٰی بِلَادٍ یَرْوِیْهَا النِّیْلُ وَفِیْهِ مِصْرُ وَالسُّوْدَانُ وَالثَّانِیْ بِلَادُ الْمَغْرِبِ وَفِیْهِ الْجَزَائِرُ وَمَرَّاکِشُ وَالثَّالِثُ اِفْرِیْقِیَةُ الشَّرْقِیَّةُ وَفِیْهَا زَنْجِبَارُ وَالرَّابِعُ اِفْرِیْقِیَةُ الْوُسْطٰی وَالْخَامِسُ اِفْرِیْقِیَةُ الْغَرْبِیَّةُ وَالسَّادِسُ اِفْرِیْقِیَةُ الْجَنُوْبِیَّةُ وَفِیْهَا بِلَادُ الرَّاسِ وَالسَّابِعُ الْجَزَائِرُ التَّابِعَةُ لِهٰذِهِ الْقَارَّةِ (۹) خُذِ الثُّلُثَیْنِ مِنْ هٰذَا الْبِطِّیْخِ وَاَنَا اٰخُذُ الثُّلُثَ الْاَخِیْرَ (۱۰) قَسَّمَ مَا تَرَكَ اَبِیْ مِنَ الْمَالِ فَوَجَدَتْ اُمِّیْ مِنْهُ الثُّمُنَ (⅛) وَمِنَ الْبَاقِیْ وَجَدْتُ خُمُسَیْنِ وَخُمُسًا وَاحِدًا وَجَدَتْ اُخْتِیْ وَالْخُمُسَیْنِ الْبَاقِیَیْنِ (⅖) وَجَدَ اَخِیْ (۱۱) یَمْشِی الْعَسْکَرِیُّوْنَ صَبَاحًا ثَلَاثَ وَرُبَاعَ وَنَخْرُجُ مَسَاءً مِنَ الْمَدْرَسَةِ مَثْنٰی وَثُلَاثَ (۱۲) اَلْبَنَاتُ دَخَلْنَ الْمَدْرَسَةَ فُرَادٰی (۱۳) قَرَأْتُ الْقُرْاٰنَ مِرَارًا

وفی کل مرۃ لمست کانی اقرءہ المرۃ الاولی (۱۴)، وردت الیوم فی المدینۃ المنورۃ المرۃ الثامنۃ واقمت ھناک شھرا و بضعۃ ایام فی کل مرۃ (۱۵)، زرت الشام المرۃ الاولی واعود الیھا ان شاء اللہ تعالیٰ مرۃ اخری (۱۶)، سرت کم من البلدان لکن ما رأیت بلدۃ مثل القاھرۃ التی ھی عاصمۃ مصر۔

مشق من القرآن نمبر ۴۷

(۱) سیقولون ثلثۃ [اصحاب الکھف] رابعھم کلبھم ویقولون خمسۃ سادسھم کلبھم (۲)، اذ ارسلنا الیھم اثنین فکذبوھما فعززنا بثالث (۳)، ثلۃ من الاولین وقلیل من الاخرین (۴)، ولکم نصف ما ترک ازواجکم ان لم یکن لھن ولد فان کان لھن ولد فلکم الربع مما ترکن (۵)، ولھن الربع مما ترکتم (۶)، ولابویہ لکل واحد منھما السدس (۷)، یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین فان کن نساء فوق اثنتین فلھن ثلثا ما ترک (۸)، فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ وثلث وربع (۹)، لقد جئتمونا فرادیٰ کما خلقناکم اول مرۃ (۱۰)، اولا یرون انھم یفتنون فی کل عام مرۃ او مرتین ثم لا یتوبون ولا ھم یذکرون (۱۱)، منھا خلقناکم

وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ۝

مشق نمبر ۳۷

اردو سے عربی بناؤ

(۱) اسماء موصولہ کا بیان اس کتاب کے بیالیسویں سبق میں لکھا گیا ہے۔

(۲) قرآن کی دوسری سورۃ سورۃ البقرۃ ہے (۳) چوتھے گھنٹے کے بعد میں مدرسہ جاؤں گا (۴) کل میں نے کتاب الف لیلۃ ولیلۃ سے پہلا دوسرا اور تیسرا قصہ پڑھا اور کل چوتھا، پانچواں اور چھٹا قصہ پڑھوں گا (۵) اس کپڑے میں سے تین چوتھائی تم لے لو ایک چوتھائی میں لے لوں گا۔ (۶) میرے باپ نے جو مال چھوڑا ہے وہ تقسیم کیا گیا تو اس میں سے ⅛ میری ماں کو اور باقی ⅞ مجھے ملا (۷) لشکری سپاہی ایک ایک دو دو ہو کر قلعہ کی دیوار پر چڑھ گئے (۸) ہم چار چار اور پانچ پانچ [ہو کر] مدرسہ میں داخل ہوئے اور دو دو اور تین تین ہو کر نکلے (۱۰) میں بمبئی سے پہلے گھنٹہ میں ریل میں سوار ہوا اور چوتھے گھنٹے میں ناسک پہنچ گیا (۱۱) بمبئی سے ناسک تقریباً چار گھنٹے کے فاصلے پر ہے (۱۲) میں نے یہ شہر پہلی دفعہ دیکھا (۱۳) میں نے یہ کتاب بارہا پڑھی اسے میں نے بہت ہی مفید پایا (۱۴) ہم آج بمبئی میں تجارت کے لئے دسویں دفعہ آئے اور ہر دفعہ ایک سال اور چند مہینے یہاں قیام کیا (۱۵) میرے والد نے پانچ بار حج کئے اور چھٹی دفعہ وہ مکہ میں انتقال کر گئے (اللہ

تعالیٰ انہیں بخش دے] (۴) ہم نے بہتیرے شہروں کی سیر کی لیکن بمبئی جیسا کوئی شہر نہ دیکھا +

الدرس السابع والاربعون

تاریخ، مہینہ اور سنہ بتلانے کا طریقہ

۱۔ تاریخ بتلانے کے لئے دنوں اور مہینوں کے نام جاننے کی ضرورت ہے

(الف) اَیَّامُ الْاُسْبُوْعِ (ہفتے کے دن)

یَوْمُ (یا نَہَارُ)	الجُمُعَةِ	جمعہ	جمعہ
یَوْمُ (〃)	السَّبْتِ	شنبہ	سنیچر
یَوْمُ (〃)	الْاَحَدِ	یکشنبہ	اتوار
یَوْمُ (〃)	الْاِثْنَیْنِ	دوشنبہ	پیر
یَوْمُ (〃)	الثُّلٰثَاءِ	سہ شنبہ	منگل
یَوْمُ (〃)	الْاَرْبِعَاءِ	چہارشنبہ	بدھ
یَوْمُ (〃)	الْخَمِیْسِ	پنجشنبہ	جمعرات

تنبیہ ۱۔ اکثر یوم کا لفظ بولا جاتا ہے نَہَار کم بولتے ہیں کبھی دونوں حذف کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں اَلثُّلٰثَاءُ وغیرہ +

(ب) شُهُورُ السَّنَةِ الْاِسْلَامِيَّةِ اَوِ الْقَمَرِيَّةِ

۱	اَلْمُحَرَّمُ	۷	رَجَبُ
۲	اَلصَّفَرُ یا صَفَرُ	۸	شَعْبَانُ
۳	رَبِيْعُ الْاَوَّلُ	۹	رَمَضَانُ
۴	رَبِيْعُ الثَّانِي	۱۰	شَوَّالُ یا اَلشَّوَّالُ
۵	جُمَادَى الْاُولٰى	۱۱	ذُوالْقَعْدَةِ
۶	جُمَادَى الْاُخْرٰى	۱۲	ذُوالْحِجَّةِ

تنبیہ ۲ جتنے ناموں پر اَلْ لگا ہوا ہے وہ منصرف ہیں۔ باقی غیر منصرف (دیکھو سبق ۱۰-۷)

مذکورہ مہینوں میں سے چند مہینے خاص خاص صفتوں کے ساتھ بھی بولے جاتے ہیں اَلْمُحَرَّمُ الْحَرَامُ[۱] صَفَرُ الْخَيْرِ، رَجَبُ الْفَرْدُ[۲] یا اَلْمُرَجَّبُ[۳] رَجَبُ الْحَرَامُ بھی کہتے ہیں، شَعْبَانُ الْمُعَظَّمُ، رَمَضَانُ الْمُكَرَّمُ، ذُوالْقَعْدَةِ الْحَرَامُ، ذُوالْحِجَّةِ الْحَرَامُ

تنبیہ محرم۔ رجب۔ ذوالقعدہ اور ذوالحجہ یہ چار مہینے اسلام میں حرمت و ادب و امن و امان کے مانے گئے ہیں۔

اسلامی سال کو اَلسَّنَةُ الْهِجْرِيَّةُ (ہجرت کا سال) یا اَلسَّنَةُ الْقَمَرِيَّةُ کہتے ہیں۔ لکھنے میں اس کی طرف (ھ) سے اشارہ کرتے ہیں۔

[۱] یہاں حرام کے معنی ہیں حرمت (عزت) والا [۲] بے مثل [۳] عظمت والا۔

تنبیہ ۴ - یاد رکھو کہ سال کو عَامٌ (ج اَعْوَامٌ) اور حِجَّةٌ (ج حِجَجٌ) اور حَوْلٌ (ج حُؤُولٌ و اَحْوَالٌ) بھی کہتے ہیں۔

سنہ ہجری کا آغاز ۱۶ جولائی ۶۲۲ء عیسوی سے ہوا ہے یہ وہ تاریخ ہے جبکہ جناب رسول خدا محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ کو پہنچے ہیں:۔

تنبیہ ۵ ۱۳۶۵ھ کا آغاز ۷ دسمبر ۱۹۴۵ء سے ہوا ہے۔

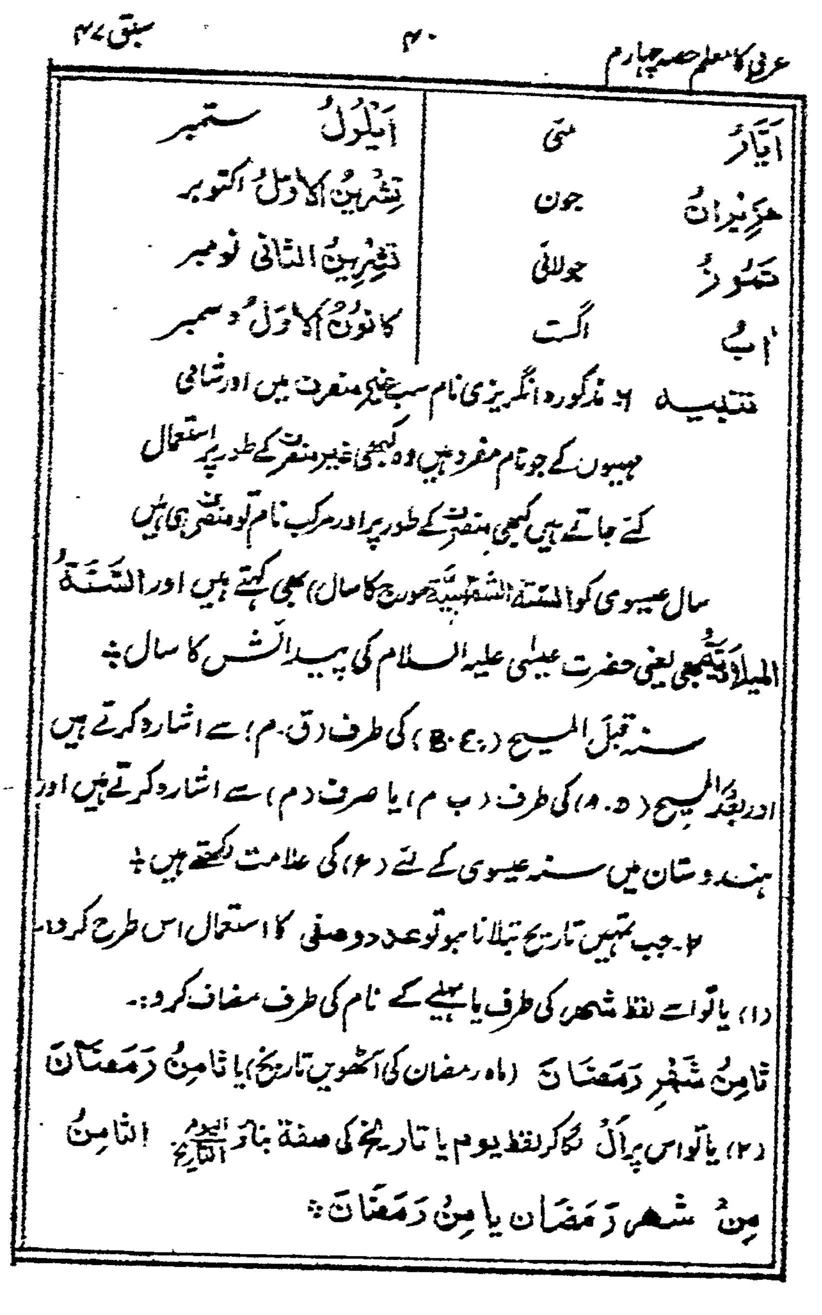
ج، شهور السنة العيسوية او الشمسية

اہل مصر اس طرح بولتے ہیں۔

يَنَايِرُ	جنوری ۳۱ دن	يُولِيُو / لُولِيُو	جولائی ۳۱ دن
فِبرَايِرُ	فروری ۲۸ "	اَغُسْطُسُ	اگست ۳۱ "
مارِسُ	مارچ ۳۱ "	سَبْتَمْبَرُ	ستمبر ۳۰ "
اَبْرِيلُ	اپریل ۳۰ "	اَكْتُوبَرُ	اکتوبر ۳۱ "
مايُو	مئی ۳۱ "	نُوفِمبَرُ	نومبر ۳۰ "
يُونِيُو	جون ۳۰ "	دِسِمْبَرُ	دسمبر ۳۱ "

اہل شام اس طرح بولتے ہیں:۔

كانُونُ الثَّانِي	جنوری	آذارُ	مارچ
شُبَاطُ	فروری	نَيسانُ	اپریل



أَيَّارُ	مئی	أَيْلُوْلُ	ستمبر
حَزِيْرَانُ	جون	تِشْرِيْنُ الْاَوَّلُ	اکتوبر
تَمُّوْزُ	جولائی	تِشْرِيْنُ الثَّانِی	نومبر
آبُ	اگست	كَانُوْنُ الْاَوَّلُ	دسمبر

تنبیہ :- مذکورہ انگریزی نام سب غیر منصرف ہیں اور شامی مہینوں کے جو نام مفرد ہیں وہ کبھی غیر منصرف کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں کبھی منصرف کے طور پر اور مرکب نام تو منصرف ہی ہیں

سال عیسوی کو السَّنَةُ الشَّمْسِيَّةُ (سورج کا سال) بھی کہتے ہیں اور السَّنَةُ الْمِيْلَادِيَّةُ بھی یعنی حضرت عیسٰی علیہ السلام کی پیدائش کا سال ؛

سنہ قبل المسیح (.B.C) کی طرف (ق.م) سے اشارہ کرتے ہیں اور بعد المسیح (.A.D) کی طرف (ب م) یا صرف (م) سے اشارہ کرتے ہیں اور ہندوستان میں سنہ عیسوی کے لئے (ء) کی علامت لکھتے ہیں ؛

۲- جب تمہیں تاریخ بتلانا ہو تو عدد وصفی کا استعمال اس طرح کرو :-

(۱) یا تو اسے لفظ شہر کی طرف یا مہینے کے نام کی طرف مضاف کرو :-

ثَامِنُ شَهْرِ رَمَضَانَ (ماہ رمضان کی آٹھویں تاریخ) یا ثَامِنُ رَمَضَانَ

(۲) یا تو اس پر اَلْ لگا کر لفظ یوم یا تاریخ کی صفۃ بناؤ اَلْيَوْمُ / اَلتَّارِيْخُ الثَّامِنُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ یا مِنْ رَمَضَانَ ؛

سال کے لئے لفظ سَنَۃ کے ساتھ یا اس کے بغیر رقم لکھو۔ اَوَّلَ
يَنَايِرَ سَنَۃِ ۱۹۶۶ (سَنَۃِ اَلْفٍ وَتِسْعِمِائَۃٍ وَاَرْبَعٍ وَاَرْبَعِيْنَ
جب کہنا ہو فلاں تاریخ کو تو شروع ہی میں فی لگا دو یا عدد وصفی کو
حالت نصبی میں پڑھو: تَكَوَّنَتْ[1] الْمَمْلَكَۃُ الْاِسْلَامِيَّۃُ الْبَاكِسْتَانُ فِی
الیوم / التاریخ الرابع عشر من اَغُسْطُسَ یا رابِعَ عَشَرَ اُغُسطُس ۱۹۴۷ سنۃ
وتُوُفِّیَ بانی الباکستان محمد علی جناح فِی الحادی عشر سِبْتمبر ۱۹۴۸ سنۃ
تاریخ کے ساتھ دن اور وقت کا نام بھی لے سکتے ہیں اس طرح:۔
وُلِدَ رشیدٌ بعد العصرِ قُبَيْلَ المغربِ يومَ الجمعۃِ الخامِسَ عَشَرَ
من شہرِ يَنَايِرَ (سنۃ) ۱۹۱۶ (رشید عصر کے بعد مغرب سے ذرا پہلے
جمعہ کے دن ۱۵ ر جنوری ۱۹۱۶ء کو پیدا ہوا)
تُوُفِّیَ سعيدٌ صَباحَ العِشْرِيْنَ من شہرِ مارس (سنۃ)
۱۹۲۵ (سعید نے ۲۰ ر مارچ ۱۹۲۵ء کی صبح کو وفات پائی)۔

تنبیہ ۔ وفات یافتہ کو اَلْمُتَوَفّٰی کہا جاتا ہے۔ اَلْمُتَوَفِّیْ غلط ہے۔

۳۔ متقدمین کے نزدیک تاریخ بتلانے کا ایک جداگانہ نہج تھا۔ مثلاً۔
(۱) وُلِدَ الحُسَيْنُ ابنُ عَلِیٍّ لِخَمْسٍ خَلَوْنَ من شہرِ شَعْبَانَ
سَنَۃَ اَرْبَعٍ اس کے لفظی معنی ہوں گے۔ "پیدا ہوئے حسینؓ ابن علی جبکہ پانچ
(راتیں) گذر چکیں ۴ سنہ کے ماہ شعبان سے" مطلب یہ ہے کہ پانچویں تاریخ

[1] تَكَوُّنٌ (۳) وجود پانا۔ بن جانا۔

کو پیدا ہوئے۔

یہاں خمس سے مراد خمسُ لیالٍ ہے اسی لئے مونث کے صیغے استعمال ہوئے ہیں۔ خَلَوْنَ ماضی جمع مونث ہے خَلَا سے۔ کبھی واحد مونث کا صیغہ خَلَتْ ہوتے ہیں کیونکہ لیالٍ جمع مونث غیر عاقل ہے ؛

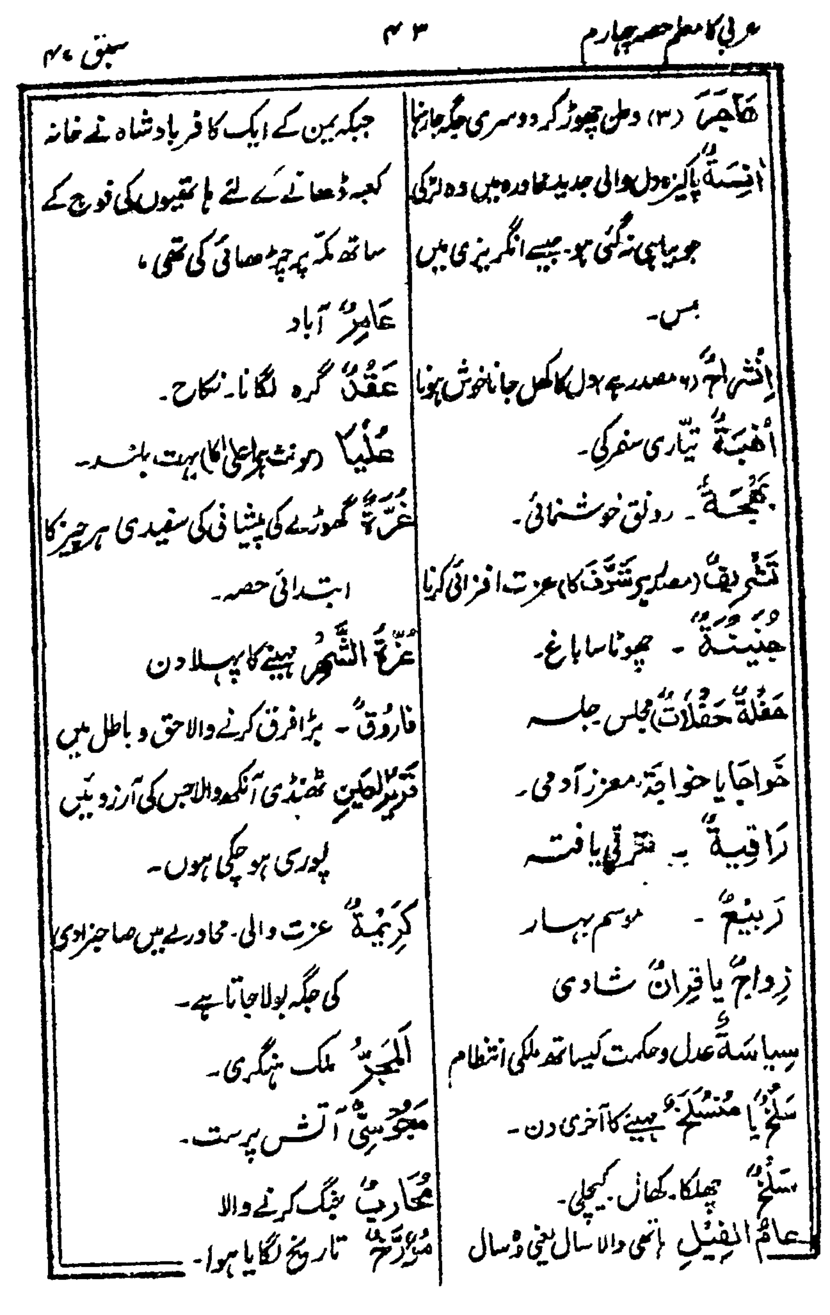
(۲) قُتِلَ عثمانُ رضؓ یومَ الجمعۃِ لِثمانی عشرۃَ خَلَتْ من ذی الحجۃِ سنۃِ خمسٍ وثلٰثینَ (حضرت عثمان شہید کئے گئے بروز جمعہ ماہ ذی الحجہ ۳۵ھ ہجری کی اٹھارہ راتیں گذرنے کے بعد (یعنی اٹھارویں تاریخ کو) ؛

(۳) ماتَ ابو بکرنِ الصدیقُ یومَ الثلٰثاءِ لِثمانٍ بقینَ من جُمادی الاُخریٰ سنۃِ ثلٰث عشرۃَ (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے وفات پائی بروز سہ شنبہ جبکہ جمادی الاُخریٰ ۱۳ھ سے آٹھ راتیں باقی رہی تھیں (یعنی ۲۲ یا ۲۱ تاریخ کو)

اس مثال میں باقی رہی ہوئی راتوں سے تاریخ کی تعین کی گئی ہے ؛

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۴

اِتَّکَلَ (۔) دراصل (اِوْتَکَلَ) بھروسہ کرنا	سَلَکَ (ن) پرونا۔ کوئی مسلک اختیار کر لینا
اَدّٰی (۲) ادا کرنا۔	طَعَنَ (ف) نیزہ مارنا۔
اِنْقَضٰی (۶۔ ی) ختم ہو جانا	ظَہَرَ (ف) ظاہر ہونا غلبہ پانا۔
اِنْہَدَمَ (۶) ڈھایا جانا۔ گر جانا۔	عَزَمَ (ض) پختہ ارادہ کرنا۔



هَاجَرَ (۳) وطن چھوڑ کر دوسری جگہ جانا

اٰنِسَةٌ پاکیزہ دل والی جدید محاورہ میں وہ لڑکی جو بیاہی نہ گئی ہو۔ جیسے انگریزی میں مس۔

اِنْشِرَاحٌ (۷) مصدر ہے دل کا کھل جانا خوش ہونا

اُهْبَةٌ تیاری سفر کی۔

بَهْجَةٌ ۔ رونق خوشنمائی۔

تَشْرِيفٌ (مصدر شَرَّفَ کا) عزت افزائی کرنا

جُنَيْنَةٌ ۔ چھوٹا سا باغ۔

حَفْلَةٌ حَفَلَاتٌ مجلس جلسہ

خَوَاجَا یا خَوَاجَةٌ معزز آدمی۔

رَاقِيَةٌ ۔ ترقی یافتہ

رَبِيعٌ ۔ موسم بہار

زِوَاجٌ یا قِرَانٌ شادی

سِيَاسَةٌ عدل و حکمت کیساتھ ملکی انتظام

سَلْخٌ یا مُنْسَلَخٌ مہینے کا آخری دن۔

سَلْخٌ چھلکا۔ کھال۔ کینچلی۔

عَامُ الْفِيْلِ ہاتھی والا سال یعنی وہ سال جبکہ یمن کے ایک کافر بادشاہ نے خانہ کعبہ ڈھانے کے لئے ہاتھیوں کی فوج کے ساتھ مکہ پر چڑھائی کی تھی۔

عَامِرٌ آباد

عَقْدٌ گرہ لگانا۔ نکاح۔

عُلْيَا (مؤنث ہے اعلیٰ کا) بہت بلند۔

غُرَّةٌ گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی ہر چیز کا ابتدائی حصہ۔

غُرَّةُ الشَّهْرِ مہینے کا پہلا دن

فَارُوْقٌ ۔ بڑا فرق کرنے والا حق و باطل میں

قَرِيْرُ الْعَيْنِ ٹھنڈی آنکھ والا جس کی آرزوئیں پوری ہو چکی ہوں۔

كَرِيْمَةٌ عزت والی۔ محاورے میں صاحبزادی کی جگہ بولا جاتا ہے۔

اَلْمَجَرُ ملک ہنگری۔

مَجُوْسِيٌّ آتش پرست۔

مُحَارِبٌ جنگ کرنے والا

مُؤَرَّخٌ تاریخ لگایا ہوا۔

مشق نمبر ۱۰

ذیل میں تاریخ بتلانے کی مثالیں خاص توجہ سے دیکھو۔

(۱) وُلِدَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ رسولُ اللہ [صلی اللہ علیہ وسلم] بِمَکَّۃَ عامَ الفیل الیوم الثانی عشر من ربیع الاول المطابق التَّاسِعَ والعشرین من شهر اغسطس سنة ۵۷۰م [سبعین وخمس مائۃٍ] وَاصْطَفَاهُ اللهُ لِلنُّبُوَّۃِ وتبلیغ رسالتہٖ الی النّاس لَمَّا بَلَغَ [صلی اللہ علیہ وسلم] اَرْبَعِیْنَ، فدعا قومَہٗ اِلٰی دینِ اللہِ ثلٰث عَشْرَۃَ سنۃً، لکن ما اٰمَنَ منهم الا قلیلٌ، بل اٰذوہ وَاَرَادُوْا قَتْلَہٗ فهَاجَرَ بِاَمْرِ اللہِ تعالٰی الی المَدِیْنَۃِ وَوَصَلَ اِلَیْهَا لِسِتَّ عَشْرَۃَ خَلَتْ مِنْ شهر یولیو سنۃِ ۶۲۱م [احدٰی وعشرین وستمائۃٍ] ومِن هُنَا بَدَءَتِ السَّنَۃُ الهجریۃُ، فنصرہُ اللہُ تعالٰی فی المدینۃِ، فَاسْتَاْصَلَ شَجَرَۃَ الکفرِ والضَّلَالِ باصولها من جمیعِ العرب وَسَلَکَهُمْ فی دِیْنٍ وَاحِدٍ دینِ الاسلام وجعل کَلِمَۃَ اللہِ هی العُلْیَا فی مُدَّۃِ عَشْرِ سِنِیْنَ، ثُمَّ تُوُفِّیَ قَرِیْرَ العینِ بِیَوْمِ الاثنینِ الثَّانی عَشَرَ من ربیع الاوّل سنۃِ ۱۱ھ [اِحدٰی عَشْرَۃَ من الهجرۃ] صلی اللہ علیہ وعلٰی اٰلِہٖ واصحابہٖ واتباعہٖ اجمعین (۲) اَعْدَدْتُ اُهْبَۃَ السَّفَرِ لِلْحِجَازِ فی غُرَّۃِ شهرِ ذی القعدۃِ الحرامِ سنۃِ ۱۳۶۱ھ

[إحدى وستين وثلثمئة وألف من الهجرة] وبلغت مكة المعظمة في منسلخ ذلك الشهر وأديت الحج تاسع ذي الحجة الحرام ومكثت هناك قليلاً ثم خرجت من مكة الى المدينة لزيارة المسجد النبوي وقبره [صلى الله عليه وسلم] أول المحرم الحرام سنة ۱۳۶۲ھ [سنة اثنتين وستين وثلث مائة بعد الألف] (۳) وصلنا كتابكم العزيز المؤرخ بيوم الاثنين الثالث عشر من المحرم الحرام سنة ۱۳۶۳ھ الموافق ايناير سنة ۱۹۴۲م وهو جواب لرسالتنا اليكم المؤرخة بيوم الثلثاء سلخ ذي الحجة الحرام سنة ۱۳۶۲ھ (۴) عمرو ابن العاص المتوفى سنة ۴۳ للهجرة هو الذى فتح مصر في السنة العشرين في خلافة عمر الفاروق [رضى الله عنهما] (۵) ولد الحسن ابن علي [رضى الله عنهما] في النصف من رمضان سنة ثلث من الهجرة وهو أصح ما قيل في ولادته (۶) الخليفة الثاني عمر ابن الخطاب [رضى الله عنه] هو أول خليفة دعي بامير المومنين ظهر الاسلام يوم اسلامه ولذلك لقب بالفاروق، كان عالما فقيها نقيا لم يبلغ احد في العدل والعقل وتدبير الممالك وحسن السياسة الى درجته

له الثالثة والاربعين ثلث واربعين

قال ابنُ مسعودٍ اَحسِبُ عمرَ قد ذهب بتسعةِ اعشار العلمِ مَلَأَ العالَمَ بالامن والعدل، طَعَنَهُ ابولؤلؤةَ المجوسيُّ بالمدينة يوم الاربعاء لاربعٍ بَقِين من ذی الحجّة سنةَ ثلثٍ وعشرین ومات اوّلَ المحرّم سنة ۲۴ ودُفِن بجانب قبر النبي صلی الله علیه وسلم (۷)، توفی اَبِي [رحمه الله] بمكّةَ المكرّمة فی التاريخ الثانی عشرَ من ذی الحجّة الحرام بعد الحج سنة ۱۳۰۸ھ [سنة ثمانٍ وثلثمائةٍ بعد الالف] حین كنتُ انا ابنَ عشرِ سنینَ تقریبًا (۸)، اِبنِي الاكبرُ محمّدٌ وُلِد صباحَ الجمعةِ التاسعِ رمضانَ المطابقِ رابعَ عشرَ اغسطسَ ۱۹۱۳م (۹)، يبتدئ فصل الربيع من اَحدٍ وعشرين اذار [مارس] والصيفُ من ۲۱ حزیران [یونیو] والخریفُ من ۲۱ ايلولَ [سبتمبر] والشتاءُ من ۲۱ كانونِ الاوّلِ [دسمبر] (۱۰)، اَخبرتنا الجرائدُ مِن لندن انَّ فی الحرب العالميّة الثانية مُنذُ سبتمبر ۱۹۳۹م الی سبتمبر ۱۹۴۴ قد انهدمت البیوتُ بالقنابلِ فوقَ اربعةِ ملیونٍ [۴۰۰۰۰۰۰] فی انكلترا وهذا اَمّا فی رُوسیا وبلجیكا وفرانسا وایطالیا وبولندا ویونان والمجر والمانیا وما عداها من ممالكِ اُوروبا الراقیةِ فلا

عَنَّ وَلَاحَدَّ دَقِّنْ عَلیٰ هٰذَا اَيُّهَا التِّلْمِيْذُ النَّبِيْهُ هَلَاكُ مِئَاتِ الْفِ نُفُوْسِ الْمُحَارِبِيْنَ وَغَيْرِ الْمُحَارِبِيْنَ فَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ ۔

(۱۱) صُوْرَةُ دَعْوَةٍ لِعَقْدِ الزَّوَاجِ

الحمد للّٰہ علیٰ نِعَمِهٖ وَبَعْدَ الْاِتِّكَالِ عَلَيْهِ سُبْحَانَهٗ عَزَمْنَا عَلٰى عقدِ زِوَاجِ ولدنا رشيدٍ مَعَ الْاٰنِسَةِ "جميلة" كَرِيْمَةِ الخواجا عبد اللّٰہ الدهلوى فى جُنَيْنَةِ الْحَفَلَاتِ بِشَارِعِ محمد على يوم الجمعة الواقع فى الرابع عشر من شهر ربيع الاول سنة ۱۳۶۳ھ بعد العصر فنرجو تشريفكم لنا وللاحتفال بوجودكم لا زلتم مَظْهَرَ السُّرُورِ وَبَهْجَةَ الْاَفْرَاحِ الداعى محمد سليم فلاں

مشق نمبر ۷۵   اردو سے عربی بناؤ

(۱) میں نے آپ کو ایک خط بتاریخ ۲۰ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ لکھا ہے امید ہے کہ آپ کو مل گیا ہوگا (۲) آپ کا گرامی نامہ مورخہ یکشنبہ ۳ صفر المظفر ۱۳۶۳ھ مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۴۴ء ہمیں موصول ہوا۔ (۳) تفسیر تبصیر الرحمٰن کے مصنّف حضرتِ مخدوم علی فقیہ مہائمی ہیں جن کی وفات بتاریخ ۸ جمادی الاُخریٰ ۸۶۵ھ ہوئی ہے۔ (۴) میرا بڑا بھائی بتاریخ ۱۰ جنوری ۱۹۴۰ء ہندوستانی فوج میں داخل ہوا اور وہ افریقہ کی جنگ میں بھیجا گیا۔ پھر جب انگریزوں نے افریقہ فتح کرلیا تو وہاں سے بخیر و عافیت ۵ رجون

۱۹۳۳ء کو واپس آگیا۔ پس اللہ کا شکر ہے (۵) میں انشاء اللہ پہلی تاریخ کو آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا۔

شادی کا دعوت نامہ

(۶) بفضلہ تعالیٰ ہم آپ کو خوش خبری دیتے ہیں کہ ہمارے چھوٹے بھائی جلیل کی شادی سید بدران المدنی کی صاحبزادی آنسہ زہرا کے ساتھ قرار پائی ہے محفل نکاح بتاریخ ۲۱ر شعبان المعظم ۱۳۶۵ھ بیگ محمد باغ واقع محمد علی روڈ میں منعقد ہوگی۔ امید ہے کہ آپ اپنی تشریف آوری سے ہماری مسرت کو مکمل کردیں گے۔ والسلام۔ آپ کا مخلص۔ جلیل۔

أَجِبِ الأَسْئِلَةَ الآتِيَةَ بِالعَرَبِيَّةِ

(۱) متیٰ وُلِدَ محمّدٌ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومتیٰ تُوُفِّيَ؟

(۲) متیٰ تُوُفِّيَ امیر المؤمنین عمرؓ ومن جرحہ واین دُفِنَ؟

(۳) هل تعلم تاریخ وفاۃ سیدنا ابی بکرن الصدیق رضؓ؟

(۴) مِنْ ایِّ تاریخ بدأت السّنة الهجریّة؟

(۵) بیّنْ اسماء الشهور الشمسیّة عند اهل الشام واهل مِصْرَ

(۶) متیٰ یبتدئ الربیع فی مِصْرَ؟

(۷) هل تعلم کم من البیوت انهدمت فی اِنْکِلْتَرا فی الحربِ العالمیّة الماضیۃ

(۸) هل تعلم متیٰ تکوّنت مملکةُ الپاکستان؟ ومن هو بانیها؟

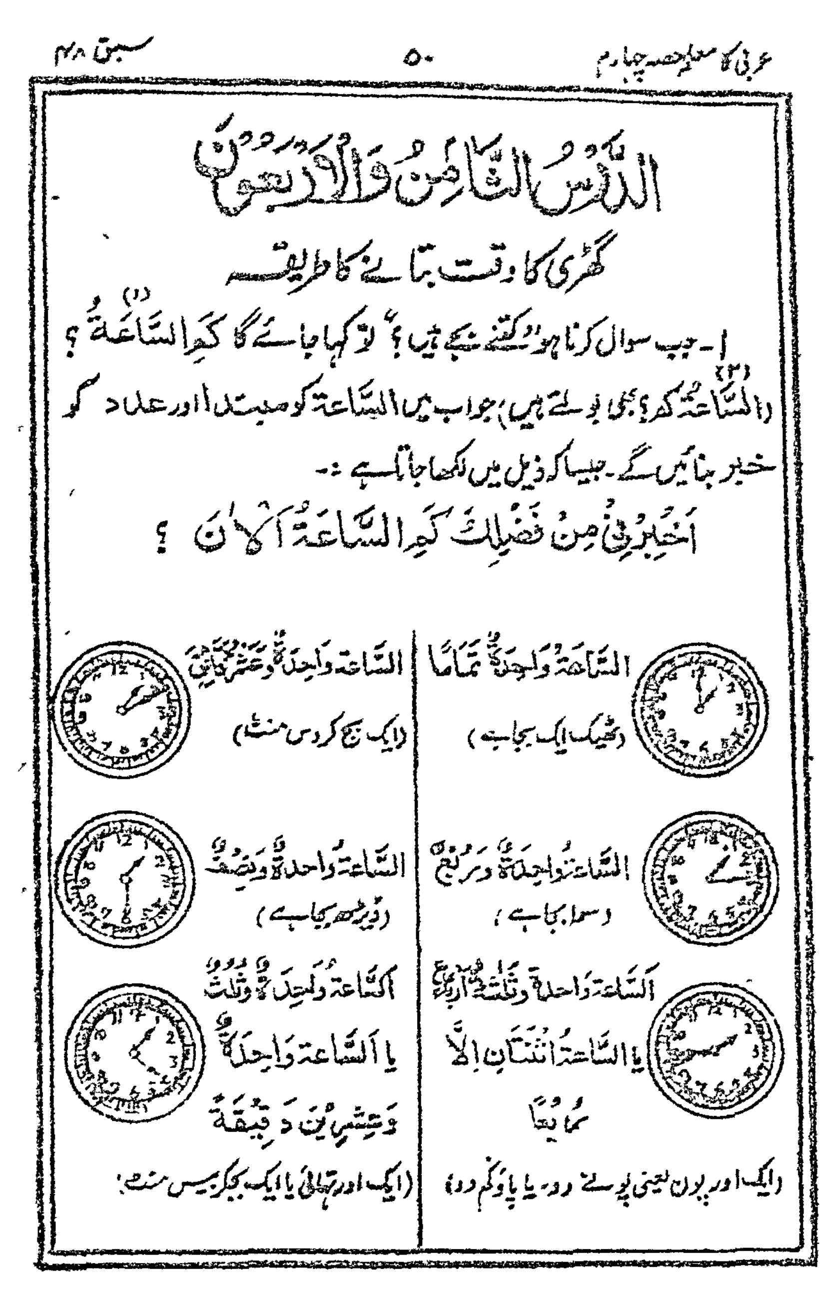
مكتوبٌ من أبٍ إلى ابنٍ له يُوَبِّخُهُ على نقصانٍ في درجاتِ السُّلوكِ

ولدي العزيز، سلامٌ عليك ورحمة الله وبركاته. قد جاءني من قِبَلِ رئيس المدرسة شهادة[1] ثلاثة الأشهر الماضية، مشتملةً على ما تستحقّ من الدرجات[2] في تلك المدّة، فرأيت أنّ درجاتِ شُغلك جيّدةٌ مرضيّة، ولكن درجات سُلوكك[3] قليلةٌ رديّة، لا تُجاوز ثلاثًا من عشرٍ فقط. ومن البديهي[4] أنّ هذا الأمر هيهات[5] أن يقع عندي موقعَ الاستحسان. فإنّ العلوم التي تتلقّاها وإن كانت ضروريّة[6] ليست بشيء في جانب (بمقابل) التهذيب. وإنّي بعد الاختبار[7] الطويل والتجربة المديدة وقفت على أن لا فائدة في التعليم ما لم يقترن[8] بالتهذيب. لأنّ الإنسان لا يُعَدّ إنسانًا، فضلًا عن أن يُعَدّ مسلمًا، إلّا إذا حسُنَت أخلاقه وكذلك صفاته. ويا للأسف[9]! إنّ تهذيب الأخلاق في عصرنا هذا قد أصبح منكرًا تاركًا[10] في أكثر المدارس. ولذا يا بنيّ لم أُرسِلْك إلّا إلى المدرسة التي طار صِيتُها[11] في حُسنِ التعليم والاعتناء بالآداب والتهذيب. لِتُصلِح نفسك وتهذّب أخلاقك. فإن أردت أن ترضيني وتزيل آثار سخطي فجِدَّ حتى تنال دائمًا أعلى درجة في السلوك، فإنّ هذا يُهِمُّني[12] أكثر من العلوم. والسلام.

والدك عبد الله

---

[1] درجة سے مراد یہاں نمبر اور مارکہ ہیں [2] سلوک چلنا۔ چال چلن [3] طرح [4] گواہی رپورٹ [5] بدیہی ظاہر کھلی بات [6] بعید ہے ناممکن ہے [7] آزمائش [8] اقترن قریب اور متصل ہونا [9] شائستہ کرنا [10] نہایت افسوس ہے [11] سَكَتَ خاموش ہونا اس سے تاموشی اور بے پروائی اختیار کی گئی [12] آواز [13] توجہ دینا [14] اہم کہنا ہے اسی لئے [15] اس سے بڑھ کر یعنی چہ جائیکہ۔



الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْأَرْبَعُوْنَ

گھڑی کا وقت بتانے کا طریقہ

۱- جب سوال کرنا ہو "کتنے بجے ہیں؟" تو کہا جائے گا کَمِ السَّاعَةُ ؟[۱]
(السَّاعَةُ كَمْ؟ بھی بولتے ہیں)[۲] جواب میں السّاعة کو مبتدا اور عدد کو خبر بنائیں گے۔ جیسا کہ ذیل میں لکھا جاتا ہے :-

أَخْبِرْنِي مِنْ فَضْلِكَ كَمِ السَّاعَةُ الْآنَ ؟

السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ تَمَامًا
(ٹھیک ایک بجا ہے)

السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وَعَشْرُ دَقَائِقَ
(ایک بج کر دس منٹ)

السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وَرُبْعٌ
(سوا بجا ہے)

السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وَنِصْفٌ
(ڈیڑھ بجا ہے)

السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وَثَلَاثَةُ أَرْبَاعٍ
یا السَّاعَةُ اثْنَتَانِ إِلَّا رُبُعًا
(ایک اور پون یعنی پونے دو - یا پاؤ کم دو)

السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وَثُلُثٌ
یا السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وَعِشْرُونَ دَقِيقَةً
(ایک اور تہائی یا ایک بج کر بیس منٹ)

تنبیہ ۱۔ ساعةٌ گھڑی (وقت بتانے کا آلہ) کو بھی کہتے ہیں۔ اور گھنٹہ (= ۶۰ منٹ) کو بھی۔ عام طور پر تھوڑے سے وقت کو بھی ساعة کہتے ہیں: تَوَقَّفْ ساعةً (تھوڑی دیر ٹھہر جا)۔ قرآن مجید میں قیامت کے لئے بھی یہ لفظ آیا ہے۔: اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ۔

منٹ کو دقیقة (ج دقائِقُ) اور سیکنڈ کو ثانیة (ج ثَوانٍ یا الثَّوانِي) کہا جاتا ہے۔

گھڑی کی سوئی کو عَقْرَبُ السّاعة یا اِبْرةُ السّاعة کہتے ہیں۔

۲۔ جب کہنا ہو کہ تو مدرسہ (یا کسی جگہ) کتنے بجے گیا تھا یا جاتا ہے یا جائیگا۔ تو جواب مختلف طور سے دیا جا سکتا ہے۔ مثلاً کہا جائے۔ متیٰ ذهبتَ یا تذهبُ الی المدرسة؟ تو جواب ہوگا ذهبتُ یا أذهبُ الی المدرسة ساعةَ عشرٍ ونصفٍ یا السّاعةَ العاشرةَ والنصفَ یا فی السّاعةِ العاشرةِ والنّصفِ (میں ساڑھے دس بجے مدرسہ گیا تھا یا جاتا ہوں یا جاؤں گا)۔

دن اور رات کے اوقات اور پہر بتانے کا طریقہ

۳۔ دن، رات یا مختلف اوقات بتانا ہو تو ان کے نام پر نصب پڑھا جاتا ہے۔ صُمْتُ نهارًا (میں نے دن میں روزہ رکھا) أفطرتُ ليلًا (میں نے رات میں افطار کیا) اسی طرح صبحًا۔ صَباحًا۔ مساءً۔ ضُحًى، ظُهرًا عِشاءً وغیرہ۔

لَیل، نَہار، صباح، مساء پر فی اکثر بھی بولا جاتا ہے:

فی اللَّیلِ والنَّہارِ۔

ظہر، عصر، عشاء اور ضحیٰ پر لفظ وَقتَ یا عِندَ اکثر لگایا جاتا ہے جاءنی اَخُوکَ وَقتَ الظُّہرِ یا عِندَ الظُّہرِ:

گذشتہ کل کو اَمسِ (کبھی بِالاَمسِ) اور پرسوں کو اَوَّلَ اَمسِ۔ یا قَبلَ اَمسِ کہتے ہیں۔ آنے والے کل کو غَدًا اور پرسوں کو بَعدَ غَدٍ کہا جاتا ہے: اَتَیتُکَ اَمسِ وَاَوَّلَ اَمسِ وَسَاٰتِیکَ غَدًا اَوبَعدَ غَدٍ (انشاء اللہ تعالیٰ)

تنبیہ ۲۔ لفظ اَمسِ کسرہ پر مبنی ہے ہمیشہ ایک زیر سے پڑھا جائے گا:

۴۔ بعض اوقات یوم اور لیلۃ پر لفظ ذات بڑھا دیا جاتا ہے۔ : لَقِیتُ ذَاتَ یَومٍ اَوذَاتَ لَیلَۃٍ اَبَاکَ فِی المَسجِدِ (ایک روز یا ایک رات میں تیرے باپ سے مسجد میں ملا) ذات صباح اور ذات مساء بھی مستعمل ہے:

تنبیہ ۳۔ اوقات کے نام کو ظرف زمان کہتے ہیں جب یہ منصوب پڑھے جائیں تو ترکیب میں انہیں مفعول فیہ کہا جاتا ہے اس کا کچھ بیان سبق ۴۳ میں تم پڑھ چکے ہو تفصیل سبق ۶۲ میں آئے گی:

عمر بتانے کا طریق

۵- جب دریافت کرنا ہو "تیری عمر کیا ہے؟" تو کہا جائے گا۔ كَمْ سَنَةً عُمْرُكَ؟ (تیری عمر کے سال کی ہے؟) یا (ابْنُ كَمْ سَنَةً أَنْتَ؟ تو کتنے سال کا بیٹا ہے؟) جواب ہوگا عُمْرِي خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً یا أَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً۔ کبھی لفظ سنة حذف کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں ھوابنُ عشرين (وہ بیس سال کا ہے) هِيَ بِنْتُ خَمْسِينَ (وہ عورت پچاس سال کی ہے)۔

سِلْسِلَةُ الْأَلْفَاظ نمبر ۴۵

أَجْمَلَ (۱) اچھا کام کرنا

اَلْأَشُدُّ - قوت۔ سن بلوغ یعنی اٹھارہ اور تیس سال کے درمیان

أَفَاضَ (۱ ی) بہانا۔ جاری رکھنا

تَعَشَّى (۴-ی) رات کا کھانا کھانا۔

تَغَدَّى - (۴ و) صبح کا کھانا کھانا

تَمَدَّى (تَمَدَّدَ کو کبھی تَمَدَّى بنا لیتے ہیں) دراز ہونا۔ لیٹ جانا۔

تَمَشَّى (۴-ی) ٹہلنا۔ چلنا

جُمَعًا - اکٹھا

حَقَّقَ - ثابت کرنا۔ تحقیق کرنا۔ کہنے کے مطابق کر دکھانا

حِفْظٌ - (س۔ مصدر) حفاظت۔ نگہبانی

رَوَاحٌ - شام

سَوَّى - (۲-ی) برابر کرنا۔ درست کرنا۔ بنانا۔ کرنا (آج کل یہ لفظ مؤخر الذکر دو معنوں میں زیادہ مستعمل ہے)

صِغَرٌ - چھٹپن۔ بچپن

عَاشَ - (ض۔ ی) زندہ رہنا۔

غُدُوٌّ - صبح

كَلَّا - ہرگز نہیں۔ خبردار

كَوَّنَ (۲) وجود میں لانا۔ بنانا

مَطَارٌ - ہوائی جہازوں کا اڈا	مَحَطَّةُ الطَّيَّارَاتِ - ہوائی جہازوں کا اڈا

مشق نمبر ۶۷

سوال	جواب
(۱) هَلْ عِنْدَكَ سَاعَةٌ يَا سَعِيدُ؟	نَعَمْ يَا سَيِّدِي عِنْدِي سَاعَةٌ
(۲) الْآنَ كَمِ السَّاعَةُ؟	السَّاعَةُ عِنْدِي خَمْسٌ وَعَشْرُ دَقَائِقَ
(۳) فِي أَيِّ سَاعَةٍ خَرَجْتَ مِنَ الْبَيْتِ؟	خَرَجْتُ السَّاعَةَ الْخَامِسَةَ إِلَّا رُبُعًا
(۴) كَيْفَ تَعْرِفُ السَّاعَةَ وَالدَّقِيقَةَ؟	أَعْرِفُ السَّاعَةَ بِالْعَقْرَبِ الصَّغِيرَةِ وَالدَّقِيقَةَ بِالْكَبِيرَةِ۔
(۵) طَيِّبٌ! وَهَلْ فِي سَاعَتِكَ إِبْرَةُ الثَّوَانِي؟	نَعَمْ يَا سَيِّدِي فِيهَا إِبْرَةُ الثَّوَانِي
(۶) هَلْ تَعْلَمُ كَمْ ثَانِيَةً تُسَاوِي دَقِيقَةً؟	سِتُّونَ ثَانِيَةً تُسَاوِي دَقِيقَةً
(۷) وَكَمْ دَقِيقَةً تُسَوِّي سَاعَةً؟	سِتُّونَ دَقِيقَةً تُسَوِّي سَاعَةً
(۸) كَمْ مِنَ السَّاعَاتِ تُكَوِّنُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ؟	أَرْبَعٌ وَعِشْرُونَ سَاعَةً تُكَوِّنُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ۔
(۹) هَلْ يَسْتَوِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ دَائِمًا؟	كَلَّا! لَيْسَ كَذَلِكَ بَلْ يَكُونُ النَّهَارُ أَطْوَلَ فِي الصَّيْفِ وَاللَّيْلُ أَطْوَلَ فِي الشِّتَاءِ۔

(۱۰) أحسنت! شُفْ كمِ السّاعةُ الآنَ يابُنيّ؟	ياسيّدي الآنَ السّاعةُ خمسُ وعشرون دقيقة
(۱۱) أحسنت! وهل تتذكّر كم سنةً عمرُك؟	نعم! عمري اليوم اربع عشر سنةً وستّةُ اشهر وبضعةُ ايام.
(۱۲) هل بلغ اخوك الكبير ثمانيةً؟	نعم هو (ماشاء الله) في السنة العشرين من اليوم.
(۱۳) وكم سنة عمر اختك الصغرى؟	ياسيّدي! في الشهر الآتي هي تبلغ التسع من السنين۔
(۱۴) وهل بلغتْ كريمةُ عمّك حسَنٌ بَشَا عشرَ سنوات؟	اَللهمّ! انّها لم تبلغ عشرًا بل هي في السنة التاسعة الى الآن۔
(۱۵) احسنت واجملت! بارك الله فيك.	وانتَ يا استاذي الشفيقَ ادام الله فيوضَكَ۔
(۱۶) ياسعيد! انّي سررتُ بفهمك في صغر لعداوتك اذا بلغت اشدّك ستكون شابًّا نافعًا للقوم والدّين والوطن۔	آمين بحقّ الله رجاءك وجعلني خادمًا للاسلام والمسلمين۔

لہ شُفْ (دیکھ) امر شَافَ يَشُوفُ (دیکھنا) سے ۔ ۲ میرے پیارے بیٹے

مشق نمبر ۷۷

(۱) رکبنا طائرۃً من مطار ببائی صباحًا بعد[۱] ما صلّینا الفجر واکلنا
الفطور وشربنا الشای وطارت الطیارۃ ساعۃ سبع وعشر دقائق وبارحت
تطیر حتی بلغت محطۃ الطیارات فی دهلی ساعۃ اثنتی عشرۃ تمامًا
فنزلنا من الطیارۃ وادّینا الامور اللازمۃ فی ساعۃ واحدۃ و
ربع، ثم تغدّینا وتمدّینا قلیلا للاستراحۃ، ثم صلّینا الظهر
والعصر جمعًا ثم رجعنا من دهلی فی نفس تلک الطیارۃ [ای طیارے
میں] ساعۃ ثلث ونصف فوصلنا الی منزلنا ساعۃ ثمانٍ ونصفٍ
فصلّینا المغرب والعشاء جمعًا واکلنا العشاء [وتعشّینا] وتمشّینا
قلیلا ثم عدنا الی حجرۃ النوم فسبحان الذی سخّر لنا البحر و
البرّ والریاح ویفیض علینا من نعمائه دائمًا بالغدوّ والرواح
(۲) یکون طلوع الشمس فی الیوم السابع والعشرین من سبتمبر الساعۃ
۵ و ۵۰ دقیقۃً [الساعۃ الخامسۃ وخمسین دقیقۃ] والغروب الساعۃ
۶ و ۵۶ دقیقۃً (۳) طلعت الشمس الیوم ساعۃ ستٍ ونصفٍ۔

---

[۱] بعد اس کے کہ ہم نے فجر کی نماز پڑھ لی یعنی فجر کی نماز پڑھنے اور ناشتہ کھانے اور چائے پینے کے بعد
اس جملے میں ما مصدریہ ہے جس سے فعل میں مصدری معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ (دیکھو
سبق ۵۰-۵)

وَغَرَبَتْ سَاعَةَ سَبْعٍ وَاثْنَتَيْنِ وَأَرْبَعِيْنَ دَقِيْقَةً (۴) كَانَ جَدِّي غُبَاتٌ لَمْ يَبْلُغْ مِنَ الْعُمْرِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعَ عَشْرَةَ سَنَةً (۵) عُمْرُ أَخِي الْأَكْبَرِ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ سَنَةً وَأَحَدَ عَشَرَ شَهْرًا وَيَبْلُغُ فِي أَوَاسِطِ رَمَضَانَ الْآتِي سِتًّا وَعِشْرِيْنَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى (۶) هٰذَا الْغُلَامُ ابْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَتِلْكَ أُخْتُهُ الْكَبِيْرَةُ بِنْتُ خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ (۷) مَاتَتْ جَدَّتُهُ [رَحِمَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى] فِي أَوَاخِرِ السَّنَةِ الْمَاضِيَةِ وَلَهَا مِنَ الْعُمْرِ مِائَةُ سَنَةٍ وَنَيِّفٌ (۸) عَاشَ جَدِّي قَرْنًا كَامِلًا وَتُوُفِّيَ [رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى] فِي السَّنَةِ الْمَاضِيَةِ فِي رَجَبَ وَلَهُ مِنَ الْعُمْرِ مِائَةٌ وَعِشْرُوْنَ سَنَةً (۹) قَدِمَ الْقَائِدُ الْأَعْظَمُ مُحَمَّدٌ عَلِي جِنَاح إِلٰى دِهْلِي أَوَّلَ أَمْسِ لِيَشْتَغِلَ الْمَجْلِسَ الشُّوْرٰى فَاسْتَقْبَلَهُ الْمُسْلِمُوْنَ اسْتِقْبَالًا عَظِيْمًا (۱۰) سَنُسَافِرُ مِنْ بِسَاتِيْ غَدًا أَوْ بَعْدَ غَدٍ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ؞

مشق — اردو سے عربی بناؤ — نمبر ۵

(۱) آؤ حمید! کہاں جا رہے ہو؟	مدرسہ جاتا ہوں
(۲) کیا تمہارے پاس گھڑی ہے۔ ؟	جی ہاں! میرے پاس گھڑی ہے۔
(۳) اس وقت کے بجے ہیں ؟	میری گھڑی میں اس وقت سوا دس بجے ہیں
(۴) مدرسہ کتنے بجے کھلتا[1] ہے۔ ؟	بھائی! مدرسہ ساڑھے دس بجے کھلتا ہے۔

[1] یعنی کھولا جاتا ہے: تُفْتَحُ۔

(۵) اور کب[1] بند ہوتا ہے؟	مدرسہ بارہ بجکر چالیس منٹ پر بند ہوتا ہے
(۶) تم گھر سے کتنے بجے نکلے تھے؟	میں تو پونے دس بجے نکلا تھا۔
(۷) تم جانتے ہو ایک گھنٹہ کتنے منٹ کا ہوتا ہے۔؟	جی ہاں! ایک گھنٹہ ساٹھ منٹ کا ہوتا ہے۔
(۸) گھڑی میں گھنٹہ اور منٹ کس طرح پہچانتے ہو؟	بڑی سوئی سے منٹ سمجھ لیتا ہوں اور چھوٹی سے گھنٹہ
(۹) شام کا کھانا کب کھاتے ہو۔؟	ہم شام کا کھانا مغرب بعد آٹھ بجے کھاتے ہیں۔
(۱۰) اور سوتے کب ہو؟	میں عشاء کے بعد ساڑھے نو بجے سوتا ہوں
(۱۱) تمہارے والد پرسوں کہاں گئے اور کب واپس آئیں گے۔؟	وہ حیدرآباد گئے ہیں اور کل یا پرسوں واپس آجائیں گے۔ انشاء اللہ۔
(۱۲) تمہیں معلوم ہے۔ تمہاری عمر کیا ہے؟	جی ہاں! میں جانتا ہوں میری عمر دس سال اور تین مہینے کی ہے۔
(۱۳) اور تمہارا چھوٹا بھائی کے سال کا؟	وہ ابھی آٹھ سال اور چھ ماہ کا ہے۔
(۱۴) شاباش! تم بہت سمجھ دار لڑکے معلوم ہوتے ہو۔	اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے۔ اب میں اجازت چاہتا ہوں۔
(۱۵) اچھا امان خدا میں	آپ بھی اسی کی حفاظت میں۔

[1] یعنی بند کیا جاتا ہے ۔ تعلّق:۔

مكتوبٌ مِنِ ابْنٍ إلى أبيهِ فِي الاعتذار

وَالِدِي السَّيِّدَ المحترمَ

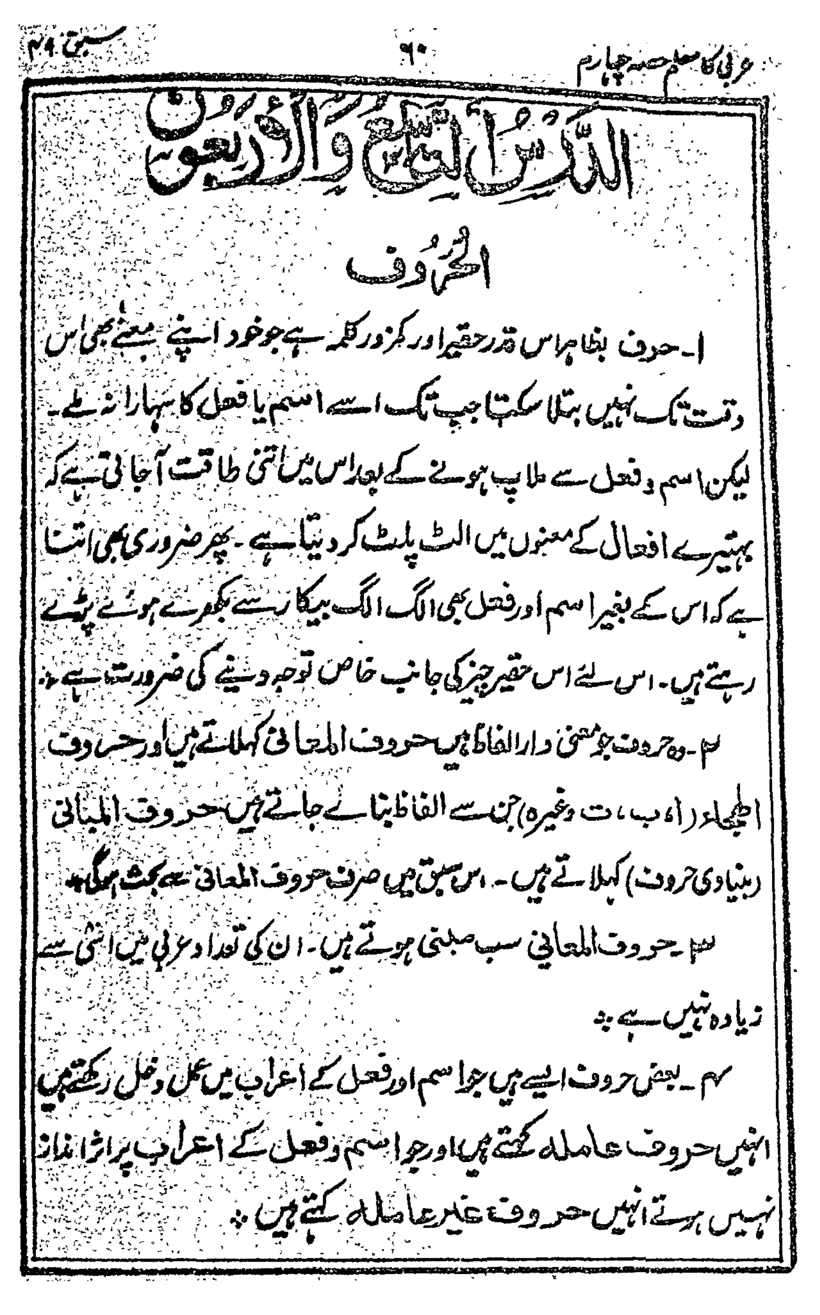
اَلسَّلامُ عليكم ورحمةُ اللهِ وبركاتُه. وبعدَ أداءِ مَا فُرِضَ عليَّ من الخضوعِ[1] والاحترام أعرِضُ يا مولاي أنّه قد أتاني كتابُك العزيزُ المؤرَّخ يومَ الأربعاء الرابع عشر من شهر شعبان المعظم ۱۳٦۸ھ على حينِ غفلةٍ، وحالما[2] فضضتُه استروحتُ[3] من طيِّه[4] ريحَ العتاب. فشرعتُ في قراءته بين الرجاء والخيفة[*] وإذا بوميضِ[5] السخطِ يلمع من خلال[6] عباراته فراعني[7] هولُ ذلك الموقف[8] الرهيب وسالت مدامعي[9] ندمًا، لا لكوني أهملتُ بعضَ الواجبات بل لأني أسخطتُ[10] والديَ الحنونَ[11] فلذا ألبستُ على نفسي أو مهالها ألبستنيه لديك[12] من رداءِ[13] الخجل. ولكن أملي يا سيدي منك أنّك تغفر لي هذه الهفوة، لِمَا تراني من شدّة الندامة عليه. وها أنا ذا[14] طالبٌ دعاءَك الصالح.

ولله[15] عليَّ عهدٌ أنك لا ترى مني بعد هذا إلا ما يسُرُّك بمنّته وكرمه

وَلَدُكَ الخادمُ - عبدُ الرحمٰن

---

[1] انکساری [2] حالما جونہی [3] استروح سونگھنا [4] طیّ تہ ۔ گٹھڑی [5] ومیض شرارہ، چمک [6] خلال درمیان ۔ درز [7] راعَ (یَرُوعُ) ہیبت پڑ ڈالنا [8] مَوقِفٌ مقام رہیب خوفناک [9] مَدَامِعُ جمع ہے مَدْمَع کی یعنی آنسو کے چشمے [10] اَسْخَطَ غصہ دلایا [11] حَنُوْن مہربان بڑا محبت کرنیوالا [13] رِدَاءٌ چادر [14] ها انا ذا یہ میں ہوں محاورہ ہے [15] اللہ کے لئے مجھ پر عہد ہے یعنی اللہ تعالیٰ کو درمیان میں ڈال کر میں عہد کرتا ہوں * اذا اس جگہ مفاجاۃ کیلئے ہے یعنی ناگہاں۔ ب زائد ہے [*] ضمیر راجع ہے جا؟ مؤنث کی طرف جو لما میں ہے [12] لدیّ نزدیک لَدَیْکَ تیرے پاس [16] عذرخواہی۔



الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْأَرْبَعُوْنَ

الحُرُوف

۱۔ حرف بظاہر اس قدر حقیر اور کمزور کلمہ ہے جو خود اپنے معنے بھی اس وقت تک نہیں بتلا سکتا جب تک اسے اسم یا فعل کا سہارا نہ ملے۔ لیکن اسم و فعل سے ملاپ ہونے کے بعد اس میں اتنی طاقت آجاتی ہے کہ بہتیرے افعال کے معنوں میں الٹ پلٹ کر دیتا ہے۔ پھر ضروری بھی اتنا ہے کہ اس کے بغیر اسم اور فعل بھی الگ الگ بیکار سے بکھرے ہوئے پڑے رہتے ہیں۔ اس لئے اس حقیر چیز کی جانب خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

۲۔ وہ حروف جو معنی دار الفاظ ہیں حروف المعانی کہلاتے ہیں اور حروف الہجاء (ا، ب، ت وغیرہ) جن سے الفاظ بنائے جاتے ہیں حروف المبانی (بنیادی حروف) کہلاتے ہیں۔ اس سبق میں صرف حروف المعانی سے بحث ہوگی۔

۳۔ حروف المعانی سب مبنی ہوتے ہیں۔ ان کی تعداد عربی میں اسّی سے زیادہ نہیں ہے۔

۴۔ بعض حروف ایسے ہیں جو اسم اور فعل کے اعراب میں عمل دخل رکھتے ہیں انہیں حروف عاملہ کہتے ہیں اور جو اسم و فعل کے اعراب پر اثر انداز نہیں ہوتے انہیں حروف غیر عاملہ کہتے ہیں۔

— حروف عاملہ کے اقسام حسب ذیل ہیں :—

(الف) حروف الجر یا الحروف الجارۃ (زیر دینے والے حروف)

یہ سترہ حرف ہیں جو اسم کو جر دیتے ہیں۔ ذیل کے شعر میں جمع کر دیئے گئے ہیں :—

بَا وَ تَا وَ کَافْ وَ لَامْ وَ وَاوْ وَ مُنْذُ وَ مُذْ ، خَلَا
رُبَّ ، حَاشَا ، مِنْ ، عَدَا ، فِيْ ، عَنْ ، عَلٰی ، حَتّٰی ، اِلٰی

(۱) بِ (سے ، میں ، پر ، سبب ، ساتھ ، قسم وغیرہ) کئی معنوں کے لئے آتا ہے : کَتَبْنَا بِالْقَلَمِ ، طُبِعَ الْكِتَابُ بِمِصْرَ ، اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ، فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِظُلْمِهِمْ[1] بِاللّٰهِ (اللہ کی قسم)

بِ زائد بھی ہوتا ہے اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ[2]

تعدیہ یعنی فعل لازم کو متعدی بنانے کے لئے بھی آتا ہے :—

ذهب حامد بكتابي (حامد میری کتاب لے گیا) ذھب کے معنی ہیں "گیا" اس کے بعد بِ لگانے سے "لے جانے" کے معنی پیدا ہو گئے۔

(۲) تَ قسم کے لئے آتا ہے۔ جو لفظ اللّٰه کے ساتھ مخصوص ہے : تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا[3]

(۳) كَ تشبیہ کے لئے : اَلْعِلْمُ كَالنُّوْرِ (علم روشنی کی مانند ہے)

---

[1] تو اللہ نے ان کے ظلم کے سبب انہیں گرفتار کر لیا۔ [2] کیا اللہ اپنے بندے کو بچانے والا نہیں ہے؟
[3] اللہ کی قسم! اللہ نے تجھے ہم پر برتری بخشی ہے۔

(۴) لِ لَ : واسطے، طرف، وقت، کو، کا، سے، کی: لِلّٰہِ، وَجَّھْتُ[1] وَجْہِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ، قُوْمُوْا لِقُدُوْمِ الْاُسْتَاذِ[2]، قُلْتُ لِزَیْدٍ[3]، ھٰذَا الْکِتَابُ لِخَالِدٍ[4] ضمیر پر لام مفتوح ہوتا ہے، لَہٗ، لَکُمْ۔

(۵) وَ قسم کے لئے، وَاللّٰہِ، وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ، وَالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

کبھی واو رُبَّ کے معنے میں آتا ہے یعنی "بہتیرے" یا "بعض"۔ اس کو واوِ رُبَّ کہتے ہیں۔ وَبَلْدَۃٍ[5] لَیْسَ بِھَا اَنِیْسٌ ٭ اِلَّا الْیَعَافِیْرُ وَاِلَّا الْعِیْسُ۔

تنبیہ: واو عاطفہ (بمعنی اور) کثیر الاستعمال ہے مگر وہ غیر عاملہ ہے

(۶) رُبَّ (بعض بہتیرے) اس کے بعد عموماً نکرہ موصوفہ آیا کرتا ہے۔ رُبَّ رَجُلٍ کَرِیْمٍ لَقِیْتُہٗ (بہتیرے شریف آدمیوں سے میں نے ملاقات کی)۔ کبھی نکرہ غیر موصوفہ بھی آتا ہے۔ رُبَّ[6] اشارۃٍ اَبْلَغُ مِنَ الْعِبَارَۃِ

(۷ و ۸) مُذْ اور مُنْذُ (سے) یہ دونوں لفظ عرصہ بتانے کے لئے آتے ہیں: مَا رَاَیْتُہٗ مُذْ یا مُنْذُ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ (میں نے اسے جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا)

(۹) مِنْ (سے، میں سے، بعض، بسبب) سِرْتُ مِنْ بَمْبَائِیْ اِلٰی کَلْکَتَّہ (میں نے بمبئی سے کلکتہ تک سیر کی) خُذْ مِنَ الصُّنْدُوْقِ مَا شِئْتَ (ترجمہ: جو چاہے صندوق میں سے لے لے) فَمِنْکُمْ کَافِرٌ وَمِنْکُمْ مُؤْمِنٌ، یعنی بعضکم

---

[1] میں نے پھیرا اپنا رخ اس ذات کی طرف جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ [2] استاد کے آنے کے وقت کھڑے ہو جایا کرو۔ [3] میں نے زید کو کہا۔ [4] یہ کتاب خالد کی ہے۔ [5] بہتیرے شہر ہیں جن میں کوئی انیس و غمخوار نہیں بجز ہرنوں اور بھورے اونٹوں کے۔ [6] بعض اشارے عبارت سے زیادہ بلیغ ہوتے ہیں۔ نوٹ: لام قسم کے لئے بھی آتا ہے لِلّٰہِ (قسم اللہ کی) کبھی مفتوح ہوتا ہے لَعَمْرُکَ (قسم تیری زندگی کی) یہاں لام جارہ نہیں ہے۔

کافر۔ بعضکم مؤمنٌ۔ مِمَّا[1] (= مِنْ مَا) خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوْا (وہ اپنی خطاؤں کے سبب غرق کر دیئے گئے)۔

مِنْ زائدہ بھی ہوتا ہے۔ اکثر نفی اور استفہام کے بعد زائد ہوتا ہے: مَالَنَا مِنْ شَفِيعٍ۔ هَلْ لَكُمْ مِنْ نَصِيرٍ؟

(۱۰) فِيْ (میں، بارے میں، بہ سبب) اَلْكِتَابُ فِي الدَّرْجِ[2]۔ تَكَلَّمَ زَيْدٌ فِيْ أَخِيهِ۔ (زید نے اپنے بھائی کے متعلق گفتگو کی)۔ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِيْ هِرَّةٍ (ایک عورت ایک بلی کے سبب دوزخ میں داخل ہوئی)۔

(۱۱) عَنْ (سے۔ طرف) خَرَجْتُ عَنِ الْبَلَدِ۔ أَعْطَيْتُ الدَّرَاهِمَ عَنْ زَيْدٍ۔ رَوَى الْحَدِيثَ عَنْ أَنَسٍ۔

(۱۲) عَلَى (پر۔ باوجود) اِجْلِسْ عَلَى الْكُرْسِيِّ۔ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلَى ظُلْمِهِمْ۔ (بیشک تیرا رب لوگوں کے لئے صاحب مغفرت ہے باوجود ان کے ظلم یعنی گناہ کے)

(۱۳) اِلَى (تک۔ طرف) سَافَرْتُ مِنَ الْبَاكِسْتَانِ اِلَى مَكَّةَ۔ تَوَجَّهْتُ اِلَى الْكَعْبَةِ۔

(۱۴) حَتّٰى (تک۔ یہاں تک کہ۔ تاکہ) حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ، قَدِمَ الْحَاجُّ[3] حَتَّى الْمُشَاةِ[4]۔ (حاجی لوگ آگئے یہاں تک کہ پیدل چلنے والے بھی)۔

---

[1] مِمَّا میں مَا زائدہ ہے۔ [2] دَرْجٌ (ج اَدْرَاجٌ) میز کا خانہ۔ [3] یہاں حاج جمع کے معنی میں آیا ہے۔ [4] مُشَاةٌ جمع ماشٍ کی یعنی پیدل چلنے والا۔ ہمارے لئے کوئی سفارش کرنے والا نہیں۔

تنبیہ ۲- دوسرے اور تیسرے معنوں میں زیادہ تر فعل پر داخل ہوتا ہے اس وقت جارّہ نہیں ہوگا۔ بلکہ اس وقت فعل مضارع کو نصب دیتا ہے، قِفْ هٰهُنَا حَتّٰی اُصَلِّیَ (یہاں ٹھہر تاکہ یا یہاں تک کہ میں نماز پڑھ لوں)

(۱۵ و ۱۶، ۱۷) حَاشَا، خَلَا، عَدَا (ان تینوں کے معنے ہیں "سوا") یہ تینوں استثنا (دیکھو سبق ۴۳-۸) کے لئے استعمال ہوتے ہیں؛ جَاءَ القوم خَلَا زَیْدٍ- حَاشَا زَیْدٍ- عَدَا زَیْدٍ (زید کے سوا سب لوگ آگئے)

(ب) اَلْحُرُوفُ الْمُشَبَّهَةُ بِالْفِعْلِ (فعل سے مشابہت رکھنے والے حروف) اِنَّ، اَنَّ، کَاَنَّ، لٰکِنَّ، لَیْتَ، اور لَعَلَّ- یہ چھ حروف اِنَّ اور اس کے اَخَوَات بھی کہلاتے ہیں (دیکھو سبق ۳۷) اور حروف مشبّہ بالفعل بھی کہلاتے ہیں کیونکہ بعض باتوں میں فعل سے مشابہت رکھتے ہیں فعل کی مانند یہ بھی ثُلَاثِیْ اور رباعی ہوتے ہیں- آخر میں ان پر بھی فتحہ آتا ہے- اِنَّ اور اَنَّ تو فَرَّ اور فَرَّ سے بالکل مشابہ ہیں- لَیْتَ بالکل لَیْسَ کے جیسا ہے ۞

تم نے سبق ۳۵ اور ۳۷ میں پڑھا ہے کہ یہ حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مسند الیہ کو نصب دیتے ہیں ۞

(۱) اِنَّ ہمیشہ صدر کلام میں (کلام کے شروع میں) آتا ہے؛ اِنَّ

رَبَّكَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ - مگر قَالَ اور اس کے مشتقات کے بعد کلام کے درمیان آجاتا ہے، قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ۔ قَالَ کے بعد اَنَّ مفتوحہ کبھی نہیں آتا یہ خاص طور پر یاد رکھنے کی بات ہے۔

عَلِمَ اور شَهِدَ کے بعد عموماً اَنَّ مفتوحہ آیا کرتا ہے لیکن خاص مقامات میں اِنَّ مکسورہ بھی آجاتا ہے: وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ٥

تنبیہ ۳- اِنَّ کی وجہ سے جملہ اسمیہ کے معنی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی صرف کلام میں زور پیدا ہوجاتا ہے: اِنَّ زَيْدًا حَاضِرٌ کے معنے وہی ہیں جو زَيْدٌ حَاضِرٌ کے معنی ہیں:

(۲) اَنَّ مفتوحہ صدر کلام میں نہیں آسکتا بلکہ جملے کے درمیان میں ہی آسکتا ہے: سَمِعْتُ اَنَّ زَيْدًا شُجَاعٌ (= سَمِعْتُ شَجَاعَةَ زَيْدٍ) لفظی معنی ہیں = "میں نے سنا کہ زید بہادر ہے" مطلب یہ ہوا کہ "میں نے زید کی بہادری سنی" اس سے معلوم ہوا کہ اَنَّ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اسے مصدری معنی میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اسے مصدرِ مُتَأَوَّل (تاویل کیا ہوا مصدر) کہتے ہیں۔ ترکیب میں یہ مصدرِ مؤوّل سَمِعْتُ کا مفعول ہے بعض جملوں

[1] اس نے (موسٰی نے) کہا کہ بے شک وہ (اللہ) فرماتا ہے کہ وہ (گائے) زرد رنگ کی ہے یعنی ہونی چاہیئے
[2] اور اللہ جانتا ہے کہ تو (اے محمدؐ) اس کا پیغمبر ہے، اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافقین جھوٹ بول رہے ہیں یعنی آپ کی رسالت کی گواہی دل سے نہیں دے رہے ہیں

میں یہ مصدر، فاعل ہوگا: سَرَّنِيْ اَنَّكَ شُجَاعٌ (= سَرَّنِيْ شُجَاعَتُكَ) اس میں

شُجَاعَتُكَ فاعل واقع ہوا ہے۔

تنبیہ ۴۔ اس جگہ ایک نحوی معمّٰی بھی پیش کر دیا جاتا ہے جو

معلومات اور دلچسپی سے خالی نہ ہوگا:

اَنَّ زَيْدٌ بِكَرِيْمٍ

اس جملے میں تین کئی مغالطے نظر آئیں گے۔ اوّل یہ کہ جملے کے شروع

میں اَنَّ مفتوحہ آگیا ہے۔ دوم یہ کہ اَنَّ کے بعد اسم کو نصب ہونا

چاہیئے۔ مگر یہاں رفع ہے۔ سوم یہ کہ کریم کو رفع کی بجائے

جر آیا ہے۔

اس کا حل یہ ہے کہ اَنَّ یہاں حرف نہیں ہے۔ بلکہ فَرَّ کی مانند

فعل ماضی ہے، در اصل اَنَنَ (آواز نکالنا) ہے۔ زَيْدٌ

اس کا فاعل ہے اس لئے مرفوع ہے کریم میں بِ حرف جر

ہے اور ریم (ہرن) مجرور ہے معنے ہوئے "زید نے ہرن کی امتداد آواز نکالی"

یاد رکھو کبھی اِنَّ اور اَنَّ کو مخفّف ساکن کر کے اِنْ اور اَنْ بولتے ہیں۔ اس

وقت اِنْ شرطیہ اور اِنْ نافیہ سے اِنْ مخفّفہ کو ممتاز کرنے

کے لئے خبر پر لام تاکید (لَ) لگا دیا جاتا ہے۔ اس وقت کبھی وہ اپنے اسم

کو نصب دیتا ہے۔ کبھی اسے بے عمل کر دیا جاتا ہے اِنْ زَيْدٌ یا زَيْدًا لَقَائِمٌ

لہ مجھے تیری برادری نے مسرور کر دیا۔ ۲ بے شک زید عالم ہے۔ ۳ عہ کراہنے کی آواز نکالنا۔

لیکن اَنْ مخففہ کا عمل کہیں ظاہر نہیں ہوتا عَلِمْتُ اَنْ زَیْدٌ عَالِمٌ[1] اَنْ کی خبر پر لام نہیں لگایا جاتا۔

اِنَّ اور اَنَّ ہمیشہ اسم پر داخل ہوتے ہیں۔ مگر تخفیف کے بعد فعل پر بھی داخل ہو سکتے ہیں اِنْ مخففہ کَانَ اور ظَنَّ اور ان کے مشتقات پر داخل ہوتا ہے اِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً[2] اور اِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ[3] دیکھو خبر پر لام تاکید لگا ہوا ہے اَنْ مخففہ کے بعد فعل مضارع پر سین یا سَوْفَ اور ماضی پر قد لگا دیا جاتا ہے۔ تاکہ اَنْ ناصبۃ الفعل سے ممتاز ہو جائے عَلِمَ[4] اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَرْضٰى۔ لِيَعْلَمَ[5] اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ۔

وَاعْلَمْ[6] فَعِلْمُ الْمَرْءِ يَنْفَعُهُ ۞ اَنْ سَوْفَ يَاْتِيْ كُلُّ مَا قُدِرَا

(۳) كَاَنَّ (گویا کہ) تشبیہ کے لئے آتا ہے۔ كَاَنَّ[7] هٰذَا الْكَلْبَ اَسَدٌ

تنبیہ:۔ كَاَنَّ بھی کبھی مخفف ہوتا ہے۔ اس وقت اکثر فعل نفی پر داخل ہوتا ہے كَاَنْ[8] لَمْ يَرَهُ اَحَدٌ ۞

---

[1] میں نے جانا کہ زید عالم ہے ۞ [2] بیشک وہ ضرور ایک بوجھل چیز تھی ۞ [3] بیشک ہم تجھے جھوٹوں میں شمار کرتے ہیں ۞ [4] اس نے جان لیا کہ تم میں سے بعض بیمار ہوں گے ۞ [5] تاکہ وہ جان لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دئے ہیں ۞ [6] اور جان لے (کیونکہ آدمی کا علم اسے فائدہ دیتا ہے) کہ عنقریب وہ سب (سامنے) آجائیگا جو مقدر کیا گیا ہے۔ اس شعر میں "فعلم المرء ینفعہ" جملہ معترضہ ہے۔ اعلم کا فاعل تو اس میں ضمیر انت کی مستتر ہے۔ ان سوف سے آخر تک کا جملہ اعلم کا مفعول ہے قُدِرَا میں الف زائد ہے شعر میں یہ بات جائز ہے ۞ [7] گویا کہ یہ کتا ایک شیر ہے ۞ [8] گویا کہ اسے کسی نے نہیں دیکھا ۞

(۴) لَعَلَّ (شاید۔ امید کہ) ترجّی یعنی امید کے لئے آتا ہے لَعَلَّ اِبْنَكَ يَتَّقِيْ (امید کہ تیرا لڑکا پرہیزگار ہے)

(۵) لَيْتَ (کاش کہ) تمنّی یعنی آرزو کے لئے آتا ہے:

أَلَا لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ يَوْمًا ❊ فَأُخْبِرَهُ بِمَا فَعَلَ الْمَشِيْبُ[1]

(۶) لٰكِنَّ (لیکن) استدراک کے لئے آتا ہے۔ یعنی پہلی بات سے سامع کے دل میں جو وہم پیدا ہو جاتا ہے اسے دور کرنے کیلئے جَاءَ الْحَاجُّ لٰكِنَّ أَبَاكَ مَا جَاءَ۔ جَاءَ الْحَاجُّ کہنے سے خیال ہوتا تھا کہ اس کا باپ بھی آگیا ہے لٰكِنَّ الخ کہنے سے وہ خیال جاتا رہا ❊

تنبیہ:۔ لٰكِنَّ بھی مخفّف ہوتا ہے۔ اس وقت فعل پر بھی داخل ہوتا ہے اور غیر عاملہ ہو جاتا ہے: أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ (سنو! بیشک وہی فسادی ہیں لیکن وہ (اپنے اس گناہ کا بھی) احساس نہیں رکھتے ❊

(ج) حروف النفی۔ مَا، لَا اور لَاتَ

ما اور لا کبھی کبھی لَيْسَ کی مانند اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں مَا هٰذَا بَشَرًا، لَا رَجُلٌ أَفْضَلَ مِنْكَ۔ لیکن اکثر یہ دونو حرف غیر عاملہ سمجھے جاتے ہیں

---

[1] سنو کاش کہ جوانی کسی روز واپس آجاتی تو بڑھاپے نے جو کچھ [سلوک] کیا ہے میں اسے اس کی خبر دیدیتا اس عبارت میں شباب لیت کا اسم ہے اور یعود یوماً کا جملہ اس کی خبر ہے۔ فَأُخْبِرَ تمنّی کے جواب میں آیا ہے اسلئے منصوب ہے۔ آئندہ نصب الفعل کے بیان میں اس کی تفصیل آئیگی ❊

کبھی لا پر ت بڑھا کر لَاتَ بولتے ہیں اس کا عمل بھی وہی ہوتا ہے :
لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ۔ اس میں اسم محذوف ہے اور حِيْنَ خبر ہے جس کو
نصب دیا گیا ہے۔ اصل میں ہے لَاتَ الْحِيْنُ حِيْنَ مَنَاصٍ (یہ وقت چھٹکارے
کا وقت نہیں ہے) ۔

تنبیہ ۷۔ تم نے سبق (۲۰-۳۰-۳۴) میں پڑھا ہے کہ لَمْ، لَمَّا اور لَنْ
سے بھی نفی کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ مگر وہ فعل مضارع کے ساتھ
مخصوص ہیں اور اگلے سبق میں پڑھوگے کہ اِنْ بھی کبھی حرف نفی ہوتا ہے۔

تنبیہ ۸۔ لَا تو ہمیشہ حرف نفی رہتا ہے لیکن مَا اکثر اوقات
اسم بھی سمجھا جاتا ہے۔ اس وقت اس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔
مَا استفہامیہ (کیا چیز؟ دیکھو درس ۱۳) مَا موصولہ۔
(جو کچھ دیکھو درس ۴۲) مَا ظرفیہ (جب تک۔ دیکھو درس ۵۳)
ایک مَا مصدریہ بھی ہوتا ہے جسے حروف میں شمار کیا جاتا ہے
(دیکھو اگلے سبق میں فقرہ ۵) ۔

(د) لَا لِنَفْيِ الْجِنْسِ (جنس کی نفی کرنے کے لئے) یہ لَا صرف اسم نکرہ
پر داخل ہوتا ہے اور اس کو نصب دیتا ہے : لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ (گھر میں کوئی
بھی آدمی نہیں ہے) لَا خَيْرَ[1] فِي مَالِ الْبَخِيْلِ لِنَفْسِهٖ، لَا حَوْلَ[2] وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

---

[1] بخیل کے مال میں خود اس کے لئے کسی قسم کی بھلائی نہیں ہے۔ [2] کوئی طاقت نہیں اور کوئی قوت نہیں مگر اللہ کی توفیق

۵) حروف النِّدَاء (پکارنے کے حروف) یَا، اَیَا، ھَیَا، اَیْ اور اَ
ان حروف کے بعد اگر اسم مفرد (غیر مضاف) ہو تو اس پر ضمہ پڑھا جاتا ہے
یا زَیْدُ، یا رَجُلُ۔ اگر اسم مضاف واقع ہو تو اسے نصب پڑھا جاتا ہے
: یا عبدَ اللہِ۔ کبھی غیر معیّن شخص کو پکارا جاتا ہے۔ اس وقت بھی منادٰی کو
نصب پڑھا جاتا ہے مثلاً اندھا پکارے یا رجلاً خُذْ بِیَدِیْ (اے کوئی آدمی میرا
ہاتھ پکڑ لے)

حروف نداء میں یَا کثیر الاستعمال ہے جو منادیٰ قریب و بعید دونوں کے
لئے استعمال ہوتا ہے اَیَا اور ھَیَا بعید کے لئے اَیْ اور اَ قریب کے لئے
مخصوص ہیں ؛ شعر

اَیَا جَبَلَیْ نُعْمَانَ بِاللہِ خَلِّیَا ✦ نَسِیْمَ الصَّبَا یَخْلُصْ اِلَیَّ نَسِیْمُھَا
مصراع اَجَارَتَنَا اِنَّا مُقِیْمَانِ ھٰھُنَا۔

تنبیہ ۹۔ حروف نداء کے بعد حروف ایجاب یعنی جواب دینے کے حروف کا
ذکر مناسب تھا۔ مگر وہ غیر عاملہ ہیں اس لئے ان کا بیان اگلے سبق میں

لہ اس شعر میں جَبَلَیْ تثنیہ ہے اصل میں جَبَلَیْنِ ہے مضاف ہونے کی وجہ سے نون اعرابی گرا دیا گیا اور منادیٰ مضاف ہونے کی وجہ سے منصوب واقع ہوا ہے نعمان غیر منصرف ہے اسلئے حالت جری میں مفتوح ہے باللہ قسم ہے خَلِّیَا امر حاضر تثنیہ، تَخْلِیَۃ (چھوڑ دینا۔ کوئی کام کرنے دینا) نسیم ہلکی ہوا، صَبَا صبح کی شرقی ہوا، خَلَصَ یَخْلُصُ (الیہ پہنچنا) یہاں یَخْلُصْ مجزوم ہے کیونکہ امر کے جواب میں آیا ہے۔ شعر کے معنی یہ ہیں :۔ اے نعمان کے دو پہاڑ! اللہ کے لئے نسیم صبا کو چھوڑ دو کہ اس کی خوشگوار ہوا مجھ تک پہنچ جائے :: سے اے ہماری پڑوسن (تجھے معلوم ہو) کہ ہم دونوں یہاں مقیم ہیں)۔ جارۃ مونث ہے جارٌ (پڑوسی) منادیٰ مضاف ہونے کے سبب منصوب ہے۔

حروف غیر عاملہ کے ساتھ ہوگا ۔

۹) الحروف النّاصبة المضارع

أَنْ، لَنْ، کَيْ اور إِذَنْ (یا إِذًا) یہ چاروں حرف فعل مضارع پر داخل ہوتے اور اُسے نصب دیتے ہیں ۔ اُحِبُّ أَنْ تَذْهَبَ اليوم الی کلا هور، لَنْ نَصْبِرَ علٰی طَعَامٍ وَاحِدٍ، تَعَلَّمْتُ القُرْاٰنَ کَيْ اَعْمَلَ بِه، إِذًا تُفْلِحَ ۔

۔ ان حروف کا ذکر پہلے سبق ۴۰ ـ ۲ میں ہو چکا ہے ۔ مزید تفصیل آئندہ اعراب الفعل کے بیان میں لکھی جائے گی ۔

تنبیہ ۱۰ ـ أَنْ کو أَنْ مصدریہ کہتے ہیں کیونکہ یہ مضارع کو مصدر کے معنی میں بدل دیتا ہے ۔ اُحِبُّ أَنْ تَقْرَءَ کے معنی ہونگے اُحِبُّ قِرَاْئَتَكَ (میں تیرا پڑھنا پسند کرتا ہوں) ۔

۱۰) الحروف الجازمة المضارع

لَمْ، لَمَّا، لَامُ الامر، لَا النّهي اور إِنْ

یہ حروف مضارع کو جزم دیتے ہیں ؛ لَمْ يَذْهَبْ (وہ نہیں گیا) لَمَّا يَذْهَبْ (وہ ابتک نہیں گیا) لِيَذْهَبْ (اسے جانا چاہیئے) لَا تَذْهَبْ (تو مت جا) إِنْ تَذْهَبْ أَذْهَبْ ۔ ان حروف کا بیان سبق ۲۰ میں مفصل ہو چکا ہے آئندہ بھی اعراب الفعل میں ہوگا ۔

تنبیہ ۱۱ ـ إِنْ (= اگر) حرف شرط ہے ، دو جملوں پر داخل ہوتا ہے

---

۱ میں نے قرآن سیکھا تاکہ اس پر عمل کروں ۔ ۲ تب تو تو فلاح پائیگا ۔

پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ اِنْ پر واؤ لگا یا جائے تو اس کے معنے ہوتے ہیں "اگرچہ" اس وقت اس کے بعد دو جملوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ اس سے پیشتر ایک جملہ آجاتا ہے: سَاَذْهَبُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ وَاِنْ لَّا تَذْهَبْ۔ (میں تو مدرسے جاؤں گا۔ اگرچہ تو نہ جائے) اس معنی کے لئے وَلَوْ بھی استعمال کرتے ہیں۔ مگر وہ ماضی کے لئے آتا ہے: ذَهَبْتُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ وَلَوْ لَمْ تَذْهَبْ (میں تو مدرسے گیا اگرچہ تو نہ گیا)

تنبیہ ۱۲۔ مذکورہ بالا ستّ قسمیں حروف عاملہ کی ہیں۔ حروف غیر عاملہ کا بیان اگلے سبق میں ہوگا۔

اَلدَّرْسُ الْخَمْسُوْنَ

اَلْحُرُوْفُ الْغَيْرُ الْعَامِلَةِ

تنبیہ: حروف غیر عاملہ میں بعض حروف عاملہ بھی آجائیں گے جو یا تو کہیں عمل کرتے ہیں یا دوسری حالت میں بے عمل ہو جاتے ہیں۔

۱۔ حروف العطف دس ہیں جو اس شعر میں آگئے ہیں۔

وَ، فَا، ثُمَّ، حَتّٰى، بَلْ، وَ، اَوْ، اِمَّا، اَمْ، لٰكِنْ، بے خلال۔

تنبیہ ۲ - عطف کے معنی ہیں "مائل کرنا" جب دو لفظوں یا جملوں کے درمیان حرف عطف آتا ہے تو مابعد کو اپنے ماقبل کی طرف مائل کر لیتا ہے اور دونوں کو ایک ہی اعرابی حالت میں لے آتا ہے۔ اس کے ماقبل کو معطوف علیہ اور مابعد کو معطوف کہتے ہیں۔

(۱) واو دو چیزوں کو ایک حکم میں جمع کرنے کے لئے آتا ہے: جَاءَ زَیْدٌ وَ عَمْرٌو اس مثال سے معلوم ہوتا ہے کہ آنے میں زید و عمرو دونوں شامل ہیں

(۲) فَ [پھر] جمع اور ترتیب بلا تراخی (بلا تاخیر) کے لئے آتا ہے: جَاءَ حَمِیْدٌ فَرَشِیْدٌ (حمید آیا ساتھ ہی رشید آیا)

فَ (اس لئے کہ کیونکہ) سبب بتلانے کے لئے بھی آتا ہے اس کو فاء التَّسْبِیْبِیَّۃ کہتے ہیں اور وہ اکثر اِنَّ کے ساتھ آتا ہے: اِقْرَءِ الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ یَنْفَعُكَ (قرآن پڑھ اس لئے کہ وہ تجھے فائدہ بخشے گا)

(۳) ثُمَّ [پھر] جمع اور ترتیب مع التراخی (بتاخیر) کے لئے آتا ہے: ذَهَبَ قَاسِمٌ ثُمَّ هَاشِمٌ (قاسم گیا پھر ہاشم گیا) یہ اس وقت کہیں گے جبکہ قاسم اور ہاشم کے جانے میں ذرا سا بھی وقفہ ہو۔

(۴) اَوْ [یا] دو میں سے ایک چیز بتانے کے لئے: خُذْ هٰذَا اَوْ ذَاكَ (یہ لے یا وہ لے)۔

(۵) اَمْ [یا] یہ بھی اَوْ کے معنی میں آتا ہے مگر استفہام کے ساتھ

أَهٰذَا أَخُوْكَ أَمْ ذَالِكَ؟ ایسے موقع پر أَوْ نہیں بولیں گے ⁂

(۶) إِمَّا [=یا] یہ بھی أَوْ کے معنی میں آتا ہے لیکن ہمیشہ مکرّر آتا ہے اور اس سے تفصیل مقصود ہوتی ہے : اَلثَّمَرُ إِمَّا حُلْوٌ وَإِمَّا مُرٌّ (پھل یا تو میٹھا ہے یا کڑوا ہے) ⁂

(۷) لٰكِنْ، اِسْتِدْرَاك کے لئے (دیکھو سبق ۴۹ میں لٰكِنَّ): حَضَرَ التِّلْمِيْذُ لٰكِنْ يُوْسُفُ لَمْ يَحْضُرْ ⁂

تنبیہ ۳ - لٰكِنْ غیر عاملہ ہے اور لٰكِنَّ عاملہ ہے ⁂

(۸) لَا (نہ). أَكْرِمِ الصَّالِحَ لَا الطَّالِحَ (نیک کی تعظیم کر نہ بد کی) ⁂

(۹) بَلْ (بلکہ) اضراب کے لئے یعنی ایک بات کو چھوڑ کر دوسری بات کی طرف متوجہ کرنا - مَا ذَهَبَ حَامِدٌ بَلْ خَالِدٌ

(۱۰) حَتّٰى (تک) انتہا کے لئے آتا ہے : قَدِمَ الْقَافِلَةُ حَتَّى الْمُشَاةُ (قافلہ آگیا، پیدل چلنے والوں تک آ گئے) ⁂

تنبیہ ۴ - حَتّٰى کئی طور پر مستعمل ہے - ایک جارّ کا ہے اور زیادہ تر یہی مستعمل ہے - دوسرا غیر عاملہ جو عطف کے لئے آتا ہے نیز اگر فعل مضارع پر داخل ہو تو اسے نصب پڑھا جاتا ہے - اس کا بیان درس ۲۰ میں کچھ لکھا گیا ہے اور آئندہ بھی (سبق ۵۵ - ۶۳) میں لکھا جائیگا ⁂

۲ - حروف الاستفهام (استفہام = دریافت کرنا) أَ اور هَلْ

یہ دو حروفِ استفہام ہیں أَ کثیر الاستعمال ہے۔ یعنی اسم، فعل و حروف سب پہ داخل ہوتا ہے اور هَلْ حروف پر نہیں داخل ہوتا: أَزَيْدًا رَأَيْتَ؟ أَرَأَيْتَ زَيْدًا؟ أَلَمْ تَرَ زَيْدًا؟ هَلْ زَيْدٌ حَاضِرٌ؟ هَلْ رَأَيْتَ زَيْدًا؟

(۳) حروف الایجاب (جواب دینے کے حروف) آٹھ ہیں۔ نَعَمْ، بَلٰى، إِيْ، أَجَلْ، جَلَلْ، جَيْرِ، إِنَّ یا إِنَّهُ، لَا۔

(۱) نَعَمْ (ہاں جی ہاں) سے سائل کے کلام کا اثبات ہوتا ہے، خواہ کلام مُثْبَتْ ہو خواہ مَنْفِي: هَلْ جَاءَكَ زَيْدٌ؟ کے جواب میں نَعَمْ کہا جائے گا تو مطلب ہوگا "ہاں زید آیا" اور أَمَا جَاءَكَ زَيْدٌ کے جواب میں نَعَمْ کہیں تو مطلب ہوگا "زید نہیں آیا"

(۲) بَلٰى (ہاں کیوں نہیں) ہمیشہ نفی کو اثبات بنانے کے لئے بولا جاتا ہے أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟) اس کے جواب میں کہا گیا بَلٰى (ہاں کیوں نہیں بیشک تو ہمارا رب ہے۔)

(۳) إِيْ (ہاں) یہ لفظ ہمیشہ قسم کے ساتھ بولا جاتا ہے: إِيْ وَرَبِّيْ (ہاں قسم ہے میرے رب کی) إِيْ وَاللّٰهِ بہت مستعمل ہے اس کو مختصر کر کے إِيْوَ (إِيْوَه) آج کل کی بول چال میں بہت آتا ہے۔

(۴، ۵، ۶ و ۷) أَجَلْ، جَلَلْ، جَيْرِ، إِنَّ یا إِنَّهْ یہ چاروں لفظ نَعَمْ کے معنی میں آتے ہیں:

[۱] یَقُولُونَ لِی صِفْهَا فَأَنْتَ بِوَصْفِهَا (شعر) خَبِيرٌ، أَجَلْ عِنْدِي بِأَوْصَافِهَا عِلْمٌ

[۲] قَالُوا أَنَظَمْتَ عُقُودَ اللَّآلِئِ؟ قُلْتُ جَلَلْ (مصراع) أَتَقْتَحِمُ الْمَنُونَ؟ فَقُلْتُ جَيْرِ

[۳] وَيَقُلْنَ شَيْبٌ قَدْ عَلَا (شعر) كَ، وَقَدْ كَبِرْتَ، فَقُلْتُ إِنَّهْ

(۸) لَا کسی سوال کی نفی کرنی ہو تو جواب میں لَا کہا جائے گا: هَلْ جَاءَ زَيْدٌ؟ جواب ہو گا "لَا" یعنی زید نہیں آیا۔

۴۔ حروف النفي مَا (نہیں) لَا (نہیں) لَنْ (نہیں)

مَا اور لَا اسم پر بھی داخل ہوتے ہیں فعل پر بھی، اور حروف پر بھی

مَا زَيْدٌ قَائِمٌ، وَلَا عَمْرٌو جَالِسٌ، مَا أَكَلْتُ وَلَا شَرِبْتُ، مَا عَلَيْهِ شَيْءٌ

---

[۱] یقولون، وَصَفَ يَصِفُ سے یعنی اوصاف بیان کرنا۔ وَصْفٌ یعنی حالت، اوصاف۔ فَ اس جگہ فاء سببیہ ہے یعنی "کیونکہ" اَنْتَ مبتدا ہے اور خبیر جو دوسرے مصراع میں ہے خبر ہے۔ بِوَصْفِهَا جار و مجرور مل کر متعلق خبر ہے۔ اَجَلْ حرف جواب ہے اور اس کے بعد کا جملہ اسمیہ جواب ہے اس میں عِنْدِي ظرف ہے اس لیے وہ مبتدا نہیں ہو سکتا بلکہ خبر مقدم ہے۔ عِلْمٌ مصدر ہے جو مبتدا مؤخر ہے۔ بِأَوْصَافِهَا جار و مجرور متعلق عِلْمٌ سے ہے شعر کا مطلب یہ ہوا: وہ کہتے ہیں اس عورت کے اوصاف بیان کر کیونکہ تو اس کے اوصاف سے خوب واقف ہے۔ ہاں ٹھیک ہے، میرے پاس اس کے اوصاف کا علم (ضرور) ہے۔ [۲] انہوں نے کہا تو نے تو موتی کی لڑیاں پرو دی ہیں میں نے کہا "بجا" (زہے)۔ [۳] اور سے کیا تو اپنے آپ موت کے منہ میں ڈال رہا ہے؟ تو میں نے کہا ہاں۔ اِقْتَحَمَ (ے) بے تحاشا کسی معاملہ میں کود پڑنا۔ [۴] وہ کہتی ہیں بڑھاپا تجھ پر چڑھ آیا ہے اور تو کھوسٹ (بہت بوڑھا) ہو گیا ہے۔ تو میں نے کہا "جی ہاں"۔ اس شعر میں عَلَاكَ میں كَ ضمیر منصوب متصل ہے۔ شعر موزوں کرنے کے لیے كَ الگ کر کے دوسرے مصراع میں داخل کر دیا گیا ہے۔ عربی اشعار میں یہ جائز ہے۔ مقصود بالمثال اس شعر میں "إِنَّهْ" ہے جو حرف ایجاب ہے۔ [۵] نہ اس پر کچھ الزام ہے نہ تجھ پر۔

وَلَا عَلَيْكَ لیکن اِنْ عموماً اسم پر داخل ہوتا ہے۔ اَنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ[1]
اِنْ نافیہ کی خبر پر اِلَّا داخل ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ اِنْ
مُخَفَّفَہ (دیکھو سبق ۴۹-ب) اور اِنْ شرطیہ (دیکھو سبق ۳۰-۳) سے ممتاز
ہو جاتا ہے۔

تنبیہ ۵۔ مَا اور لَا کبھی عاملہ بھی ہوتے ہیں۔ (دیکھو سبق ۴۹ ج)۔

تنبیہ ۶۔ اکثر عرب لوگ مائے نافیہ کی جگہ مَافِيْش بولتے ہیں جو
مَا فِيْهِ شَيْءٌ کا مخفف ہے۔ اس سے صرف "نہیں" کے معنے لیتے ہیں:
عِنْدِيْ مَافِيْش كِتَاب (میرے پاس کتاب نہیں ہے)۔ اسی طرح مَا
عَلَيْهِ شَيْءٌ کو مخفف کر کے مَا عَلَيْش بولتے ہیں یعنی کوئی مضائقہ نہیں۔

۵۔ حروف المصدریۃ۔ اَنْ، لَوْ، مَا اور اَنَّ پہلے تین حرفوں سے فعل
میں اور اَنَّ سے جملہ اسمیہ میں مصدری معنے پیدا ہوتے ہیں۔ اس
وقت فعل یا جملہ اسمیہ ان حروف سے مل کر مصدر مُؤَوَّل (تاویل کیا ہوا مصدر)
کہلاتے ہیں اور جملے میں ایک اسم مفرد کی مانند فاعل یا مفعول یا
خبر یا مضاف الیہ واقع ہوتے ہیں یَسُرُّنِيْ[2] اَنْ تَصَدَّقَ اِءْ يَسُرُّنِيْ صِدْقُكَ
اُحِبُّ[3] لَوْ نَجَحْتَ = (اُحِبُّ نَجَاحَكَ)۔ تَيَقَّظْتُ[4] قَبْلَ مَا يَجِيْءُ وَرَقَدْتُ

---

[1] یہ کچھ نہیں ہے مگر ایک بزرگ فرشتہ۔ [2] مجھے مسرت ہوتی ہے کہ تو سچ کہتا ہے یعنی تیری سچائی مجھے مسرور کر دیتی ہے۔
[3] میں چاہتا ہوں اگر تو کامیاب ہو جاتا یعنی میں تیری کامیابی پسند کرتا ہوں۔ [4] میں بیدار ہو گیا قبل اس کے کہ
وہ آتا اور سو گیا بعد اس کے کہ وہ جائے یعنی اس کے آنے سے پیشتر میں بیدار ہو گیا اور اس کے جانے کے بعد میں سو گیا۔

بعد ما ذھب ۱ - قَبْلَ مَجِیْئِہٖ وَبَعْدَ ذَھَابِہٖ - بَلَغَنِیْ اَنَّکَ نَاجِحٌ [1]
(= بَلَغَنِیْ نَجَاحُکَ) -

دیکھو پہلی مثال میں مصدر مؤول فاعل واقع ہوا ہے ، دوسری
میں مفعول اور تیسری میں مضاف الیہ اور چوتھی میں جملۂ اسمیّہ
مصدر مؤول ہو کر فاعل واقع ہوا ہے ۔

۲- حروف التحضیض (ترغیب دلانے والے اور آمادہ کرنے والے حروف)
اَلَا ، ھَلَّا ، اَلَّا ، لَوْلَا اور لَوْمَا - ان سب کے معنے ہیں "کیوں نہیں"
یہ پانچوں حروف ہمیشہ فعل کے ساتھ آتے ہیں : اَلَا تَعْلَمُ
ھَلَّا تَعْلَمُ اَلَّا تُعَلِّمُ ابْنَکَ - رَبِّ لَوْلَا اَخَّرْتَنِیْ اِلٰی اَجَلٍ قَرِیْبٍ
فَاَصَّدَّقَ [2] - لَوْمَا تَاْتِیْنَا بِالْمَلٰٓئِکَۃِ [3] ۔

تنبیہ ۶ - حروف تحضیض کے بعد اکثر جوابی جملہ آتا ہے - اس جملہ پر
ف داخل ہوتا ہے اور اس کے بعد مضارع کو نصب پڑھا جاتا
ہے جیسا کہ تم نے ابھی اوپر کی مثال میں فَاَصَّدَّقَ پڑھا - یہ اَصَّدَّقُ
دراصل اَتَصَدَّقُ باب تَفَعُّل سے ہے - ت کو ص میں ادغام
کر دیا گیا ہے - (دیکھو درس ۲۹ قاعدہ نمبر ۶) ۔

[1] مجھے خبر پہنچی کہ تو کامیاب ہے یعنی مجھے تیری کامیابی کی خبر ملی ۔ [2] اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی دیر تک پیچھے کیوں نہیں کر دیا کہ میں صدقہ خیرات کر لیتا یعنی میری موت میں ذرا سی دیر کیوں نہ لگا دی ۔ [3] تو ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لے آتا ۔

(۷) حروف الشرط ـ لَوْ (اگر)، لَوْلَا (اگر نہ ہوتا) لَوْمَا (اگر نہ ہوتا)

ان حروف کے بعد دو جملے آتے ہیں، پہلے کو شرط دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ جزا پر لام لگایا جاتا ہے لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا۔[1] وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْاَرْضُ۔[2]

لَوْمَا الْاِصَاخَةُ لِلْوُشَاةِ لَكَانَ لِيْ ✤ مِنْ بَعْدِ سُخْطِكَ فِيْ رِضَاكَ رَجَاءُ[3]

تنبیہ ۸ ـ لَوْ پر واؤ بڑھا کر وَلَوْ پڑھیں تو اس کے معنے ہونگے، "اگرچہ": اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ كَانَ بِالصِّيْنِ۔[4] وَلَوْ کے بعد جوابی جملہ نہیں آتا بلکہ ایک جملہ پہلے ہی آجاتا ہے:۔

تنبیہ ۹ ـ اوپر تم نے پڑھا ہے لَوْلَا اور لَوْمَا حرف تحضیض بھی ہوتے ہیں۔ اس وقت ان کے جواب پر لام نہیں بلکہ ف داخل ہوتا ہے۔ دیکھو اسی سبق میں تنبیہ ۷) ✤

۸ ـ حرف الرّدع ـ كَلَّا (ہرگز نہیں۔ بیشک)

ردع کے معنے ہیں "جھڑک دینا" یا "انکار کر دینا": كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (ایسا ہرگز نہیں [بلکہ] عنقریب تم [حقیقت حال] جان لوگے) كَلَّا کبھی

---

[1] اگر تو چاہتا تو ضرور اجرت لے لیتا۔ [2] اگر نہ ہوتا اللہ کا دفع کرنا آدمیوں کو بعض کو بعض سے (یعنی اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے ذریعے بعض کو دفع نہ کرتا تو زمین (دنیا) ضرور تباہ ہو جاتی۔ [3] اِصَاخَةٌ مصدر ہے اَصَاخَ يُصِيْخُ کا یعنی جاسوسی کے طور پر کان لگا کر سننا، وُشَاةٌ جمع ہے وَاشٍ کی یعنی چغلخور۔ شعر کے معنے یہ ہوئے:۔ اگر نہ ہوتی چغلخوروں کی جاسوسی تو تیری خفگی کے بعد بھی مجھے تیری رضامندی کی ضرور امید ہوتی۔ [4] علم تلاش کرو اگرچہ وہ چین میں ہو۔

حَقًّا (بیشک) کے معنی میں آتا ہے۔ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى (بے شک انسان سرکشی کرتا ہے۔)

۹۔ حروف التقریب (قریب کرنے کے حروف)

سَـ اور سَوْفَ حروف التقریب کہلاتے ہیں۔ یہ مضارع کو مستقبل قریب سے مخصوص کر دیتے ہیں: سَاَقْرَءُ (ابھی میں پڑھونگا)، سَوْفَ اَقْرَءُ (عنقریب میں پڑھونگا) سین زیادہ قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۔ حروف التوکید۔ (تاکید کے حروف)

لام تاکید اور نون ثقیلہ (مشدد) اور خفیفہ (ساکن) کا بیان تم نے سبق ۲۰ (ب) میں پڑھ لیا ہے۔ لَاَكْتُبَنَّ - لَاَكْتُبَنْ۔

نون تاکید تو مضارع اور امر کے ساتھ مخصوص ہے۔ مگر لام تاکید ماضی، مضارع، اسم اور حرف پر بھی داخل ہوتا ہے: لَوِ اجْتَهَدَ لَفَازَ۔ وَاللّٰهِ لَاَذْهَبُ غَدًا اِلَى لَاهُور۔ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ (بے شک وہ (قرآن) ضرور ایک قول فیصل ہے)۔ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ۔

۱۱۔ حروف التنبیہ۔ (خبردار کرنے کے حروف)

اَلَا۔ اَمَا اور هَا ان تینوں کے معنی ہیں "خبردار" "سنو" اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ، اَمَا! وَاللّٰهِ لَاُعَاتِبَنَّهٗ۔ (سنو! بخدا میں ضرور اسے عتاب کرونگا) هَا! اِنَّ عَدُوَّكَ بِالْبَابِ۔ (ہوشیار تیرا دشمن دروازہ پر ہے)

تنبیہ ۱۔ اَلَا حرف تحضیض بھی ہوتا ہے۔ اس وقت اس کے بعد ہمیشہ فعل آیا کرتا ہے (دیکھو اسی سبق کا فقرہ ۶)۔

۱۲۔ حرفا التفسیر (تفسیر کے دو حروف)

اَیْ اور اَنْ تشریح اور تفسیر کے لئے مستعمل ہوتے ہیں، جَاءَ الْحَسَنُ اَیْ اَخُوْكَ (حسن یعنی تیرا بھائی آیا)، نَادَیْنَاهُ اَنْ یَا اِبْرَاهِیْمُ (ہم نے اسے پکارا یعنی [کہا] اے ابراہیم)۔

۱۳۔ حروف الزیادۃ (زائد واقع ہونے والے حروف)

ذیل کے حروف اگرچہ بامعنی ہیں۔ مگر کبھی زائد بھی ہوتے ہیں یعنی ان کے معنے نہیں لئے جاتے بلکہ یونہی تحسین کلام کے لئے بول دئے جاتے ہیں وہ یہ ہیں اِنْ، اَنْ، مَا، لَا، مِنْ، بَا اور لَام

اِنْ ملئے نافیہ کے بعد زائد ہوتا ہے:

مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِیْ ٭ لٰكِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدٍ[1]

اَنْ، لَمَّا کے بعد زائد ہوتا ہے۔ فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِیْرُ[2]۔

مَا، اِذَا کے بعد اور مَتٰی، اَیْنَ، اَیٌّ اور اِنْ کے بعد، جبکہ یہ الفاظ شرط کے معنے میں ہوں بعض حروف جارّہ (ب، عَنْ، كَ اور مِنْ) کے بعد بھی

---

[1] یہ شعر حضرت حسان شاعر رسول اللہ کا ہے وہ کہتے ہیں میں نے اپنی گفتار [کلام] سے اپنے اشعار کے ذریعے سے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی تعریف نہیں کی ہے بلکہ محمدؐ کے ذریعے میں نے خود اپنے اشعار کی تعریف کرلی ہے اس میں مَا کے بعد اِنْ زائد ہے۔ [2] پھر جب خوشخبری دینے والا آیا۔ (اس جگہ اَنْ زائد ہے)۔

زائد ہوتا ہے: اِذَا مَا ابْتُلِيتَ فَاصْبِرْ۔[1] مَتٰى مَا تُسَافِرْ أُسَافِرْ[2]

أَيْنَمَا (= أَيْنَ مَا) تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللهِ۔[3] أَيُّمَا (= أَيُّ مَا) الرَّجُلُ[4]

جَاءَكَ فَأَكْرِمْهُ۔ فَإِمَّا (= فَإِنْ مَا) يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى۔[5] فَبِمَا[6]

رَحْمَةٍ مِنَ اللهِ لِنْتَ لَهُمْ۔ عَمَّا (= عَنْ مَا) قَلِيلٍ لَيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ۔[7]

تنبیہ ۱۱۔ آخر کی سات مثالوں میں مَا زائدہ مانا جاتا ہے۔ مگر نظر تعمق سے دیکھا جائے تو ہر مثال میں ما کا کچھ مطلب ہے۔ کہیں تو ماقبل کے معنی میں زور یا تاکید اور کہیں اضافہ کر دیتا ہے۔ مثلاً اِذَا کے معنی ہیں "جب" اور اِذَا مَا کے معنے ہیں "جب بھی یا جب کبھی" اَيْن کے معنی ہیں "کہاں یا جہاں" اور اَيْنَمَا کے معنی ہیں "جہاں کہیں"۔

لَا کبھی اَنْ مصدریہ کے بعد اور کبھی اُقْسِمُ کے قبل زائد ہوتا ہے:

يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَنْ لَا تَسْجُدَ۔[8] لَا أُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ۔[9]

تنبیہ ۱۲۔ دونوں مثالوں میں لَا کے معنی نہیں لئے گئے ہیں۔

---

[1] جب بھی تو (کسی مصیبت میں) مبتلا کیا جائے تو صبر کیا کر۔ [2] جب تو سفر کریگا میں سفر کروں گا۔ [3] جہاں کہیں تم اپنا منہ پھیر دو تو وہیں اللہ کا منہ ہے یعنی اللہ ہے۔ [4] ثَمَّ = وہاں۔ اُدھر۔ [4] شد کوئی سا شخص تیرے پاس آئے تو اس کی عزت کر۔ [5] پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے۔ [6] پس اللہ کی رحمت سے تم ان کے لئے نرم واقع ہوئے ہو۔ لَانَ يَلِينُ نرم ہونا۔ [7] شد تھوڑے ہی عرصہ میں وہ ضرور ہی نادم ہو جائیں گے۔ [8] اے ابلیس تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا؟ اس مثال میں اَنْ مصدریہ ہے جو فعل کو مصدری معنی میں تبدیل کر دیتا ہے اَنْ تَسْجُدَ کے معنے ہوں گے سجدہ کرنا۔ [9] میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی۔

مِنْ - اِنْ نافیہ اور کَمْ کے بعد زائد ہوتا ہے: اِنْ[1] مِنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ - کَمْ[2] مِنْ فِئَۃٍ[3] قَلِیْلَۃٍ غَلَبَتْ فِئَۃً کَثِیْرَۃً بِاِذْنِ اللّٰہِ[4]

بِ - مَا اور لَیْسَ کی خبر پہ زائد ہوا کرتا ہے: مَا زَیْدٌ بِالِیْس (؟) زَیْدٌ بِکَاذِبٍ -

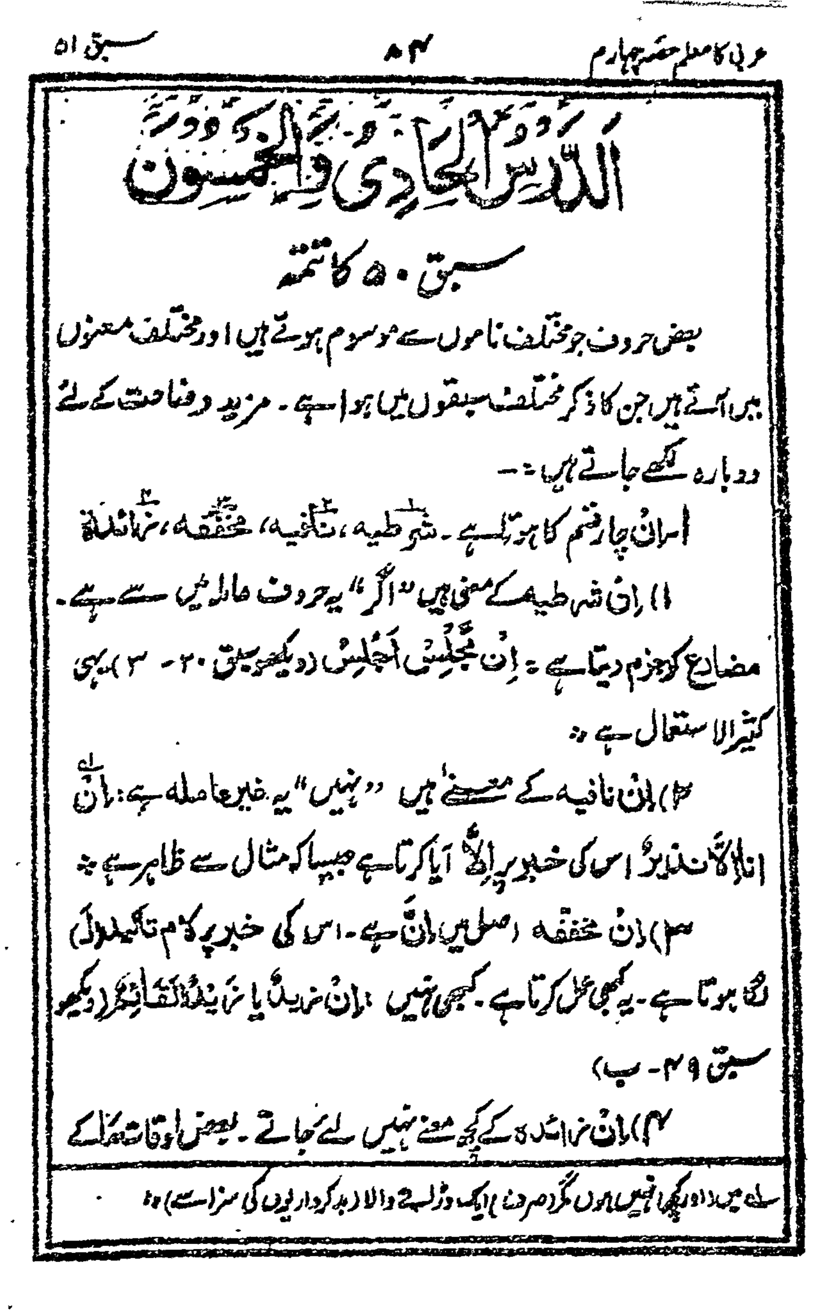
لِ - رَدِفَ لَکُمْ (تمہارے پیچھے آگیا ہے) یہاں لام کی ضرورت نہیں ہے - کیونکہ رَدِفَ بذات خود متعدی ہے - رَدِفَکُمْ بول سکتے ہیں۔

تنبیہ ۱۳ - حروف زائدہ میں چند حروف جارہ بھی داخل ہیں۔ زائد ہوں تو بھی وہ عامل ہی رہیں گے اور اپنا عمل کریں گے۔

تنبیہ ۱۴ - بعض حروف کی تشریح آئندہ بھی حسب موقع لکھی جائیگی۔

---

[1] کوئی بستی نہیں ہے مگر اس میں عذاب سے ڈرانیوالا گذر چکا ہے۔ خَلَا (ن) گذر جانا۔ [2] خبریہ ہے۔ [3] فِئَۃٌ (ج فِئَاتٌ اور فِئُوْنَ) جماعت۔ [4] یعنی بہتری تھوڑی جماعتیں اللہ کے حکم سے بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آچکی ہیں۔



اَلدَّرْسُ الْحَادِي وَالْخَمْسُوْنَ

سبق ۵۰ کا تتمہ

بعض حروف جو مختلف ناموں سے موسوم ہوتے ہیں اور مختلف معنوں میں آتے ہیں جن کا ذکر مختلف سبقوں میں ہوا ہے۔ مزید وضاحت کے لئے دوبارہ لکھے جاتے ہیں:-

اِنْ چار قسم کا ہوتا ہے۔ شرطیہ، نافیہ، مخففہ، زائدہ

۱) اِنْ شرطیہ کے معنی ہیں "اگر" یہ حروف عاملہ میں سے ہے۔ مضارع کو جزم دیتا ہے: اِنْ تَجْلِسْ اَجْلِسْ (دیکھو سبق ۲۰-۳) بہی کثیر الاستعمال ہے۔

۲) اِنْ نافیہ کے معنے ہیں "نہیں" یہ غیر عاملہ ہے: اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ[1] اس کی خبر پر اِلَّا آیا کرتا ہے جیسا کہ مثال سے ظاہر ہے۔

۳) اِنْ مخففہ اصل میں اِنَّ ہے۔ اس کی خبر پر لام تاکید لگی ہوتا ہے۔ یہ کبھی عمل کرتا ہے۔ کبھی نہیں: اِنْ زَيْدٌ یا زَيْدًا لَقَائِمٌ (دیکھو سبق ۴۹-ب)

۴) اِنْ زائدہ کے کچھ معنے نہیں لئے جاتے۔ بعض اوقات مَا کے

---

[1] میں نہیں ہوں مگر (صرف) ایک ڈرانے والا (بدکرداریوں کی سزا سے)

بعد زائدہ ہو جاتا ہے: مَا اِنْ قرأتُ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۳) یہ بہت کم مستعمل ہے۔

۲۔ أَنْ بھی چار قسم کا ہوتا ہے۔ ناصبۃ المضارع یا مصدریہ، مُخَفَّفَۃ، مُفَسِّرَہ، زائدہ۔

۱) أَنْ ناصبہ فعل مضارع کو نصب دیتا ہے اور فعل کو مصدری معنی میں مُبدّل کر دیتا ہے: أَنْ تَصُوْمَ خَيْرٌ لَكَ (صِيَامُكَ خَيْرٌ لَكَ) دیکھو سبق ۳۰ اور سبق ۴۹۔ الف)

۲) أَنْ مخففہ اصل میں أَنَّ ہوتا ہے: عَلِمْتُ أَنْ سَتَجِيءُ (دیکھو اس کی تشریح سبق ۴۹۔ ب)

۳) أَنْ مُفَسِّرَہ "یعنی" کے معنے میں آتا ہے۔ غیر عاملہ ہے نَادَيْتُهُ أَنْ يَا يُوْسُفُ (میں نے اُسے پکارا یعنی [کہا] اے یوسف) دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۲

۴) أَنْ زائدہ کے کوئی معنے نہیں لئے جاتے اکثر لَمَّا کے بعد زائدہ ہوتا ہے: لَمَّا أَنْ جَاءَ أَخُوكَ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۳)

۳۔ مَا، پہلے دو قسموں میں منقسم ہوتا ہے حرفیہ اور اسمیہ۔ پھر حرفیہ کی چار قسمیں ہیں نافیہ عاملہ، نافیہ غیر عاملہ، مصدریہ، زائدہ اور مَا اسمیہ کی تین قسمیں ہیں۔ استفہامیہ، موصولہ، ظرفیہ۔

۱) مَا نافیہ عاملہ خبر کو نصب دیتا ہے۔ مَا هٰذَا بَشَرًا ۔ (دیکھو سبق ۴۹ ج)

ــــــــ
[1] میں نے نہیں پڑھا۔

۲) ما نافیہ غیر عاملہ یہی کثیر الاستعمال ہے = مَا زَیْدٌ قَائِمٌ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۲)۔

۳) ما مصدریہ۔ اس سے فعل میں مصدر کے معنی پیدا ہوتے ہیں: أُصَلِّي قَبْلَ مَا يَطْلُعُ الشَّمْسُ (= قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ) دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۵)۔

۴) ما زائدہ کے معنی نہیں لئے جاتے: عَمَّا (عَنْ مَا)، قَلِيلٍ نَكُونُ فَائِزِين (دیکھو سبق ۵۰-۱۳)۔

۵) مَا اسمیہ استفہامیہ: مَا عِنْدَكَ؟ (کیا ہے تیرے پاس؟)

۶) مَا اسمیہ موصولہ: أَرِنِي مَا عِنْدَكَ

۷) مَا اسمیہ ظرفیہ: أَقُومُ مَا قَامَ الأُسْتَاذ۔ یہاں مَا کے معنی ہیں "جب تک" چونکہ اس میں وقت کے معنی سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے ظرفیہ کہتے ہیں (دیکھو سبق ۳-۶)۔

۴۔ لَا (= نہیں، نہ، مت،) ہمیشہ نفی ہی کے معنی میں آتا ہے۔ مگر اس کی بھی مختلف قسمیں ہیں جو تم نے مختلف سبقوں میں پڑھی ہیں۔

سلہ میں نماز پڑھتا ہوں قبل اس کے کہ آفتاب طلوع ہو جائے یعنی طلوع آفتاب سے پہلے

سلہ تھوڑی ہی مدت سے ہم کامیاب ہو جائیں گے یہاں ما کے معنی کچھ نہیں ہیں یہ تلہ مجھے بتا جو تیری پاس ہے

تلہ میں کھڑا رہونگا جب تک استاذ کھڑے رہیں گے۔

۱) لا نافیہ غیر عاملہ ہے۔ عام طور پر یہی مستعمل ہے۔ اسم، فعل حرف سب ہی پر داخل ہوتا ہے۔

۲) لا ناھیہ۔ عاملہ ہے فعل نہی کو جزم دیتا ہے: لَا تَذْهَبْ (دیکھو سبق ۲۰ اور ۴۹)۔

۳) لا بمعنی لَیْسَ۔ عاملہ ہے۔ لیس کی مانند خبر کو نصب دیتا ہے: لَا رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْكَ (دیکھو سبق ۴۹۔ ج)

۴) لا لنفی الجنس۔ عاملہ ہے۔ اسم کو فتحہ دیتا ہے: لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ (گھر میں مرد کی جنس سے کوئی بھی نہیں ہے)۔ (دیکھو سبق ۴۹۔ د)۔

۵) لا عاطفۃ غیر عاملہ: رَأَيْتُ زَيْدًا لَا عَمْرًا۔ یہاں لا حرفِ عطف ہے اس لئے اس کے مابعد کا اعراب وہی ہے جو اس کے ماقبل کا ہے۔

۶) لا حرف ایجاب (جواب دینے کا حرف) بھی ہے غیر عاملہ ہے۔ (دیکھو سبق ۵۰۔ ۳)۔

۷) لا زائدہ بھی ہوتا ہے۔ اس وقت اس کے کچھ معنی نہیں ہوتے۔ دیکھو سبق ۵۰۔ ۱۳)

۵۔ لَوْ دو قسم کا ہوتا ہے شرطیہ مصدریہ

۱) شرطیہ: لَوْ[1] اَنْصَفَ النَّاسُ لَاسْتَرَاحَ الْقَاضِي (دیکھو سبق ۵۰ نمبر)

[1] اگر لوگ انصاف کرنے لگیں یعنی آپس میں منصفانہ سلوک رکھیں تو قاضی (جج) کو آرام مل جائے۔

۲) لَوْ مصدریہ: اُحِبُّ لَوْ نَجَحْتَ[1] (اُحِبُّ نَجَاحَكَ)۔ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۲)

تنبیہ ۱۔ لَوْ پر واو لگنے سے معنے ہیں "اگرچہ": اَلنَّبِيُّ حَبِيبُ اللّٰهِ وَلَوْ كَانَ فَاسِقًا[2]

۵۔ لَوْلَا اور لَوْمَا دو قسم کے ہوتے ہیں تحضیضیہ اور شرطیہ

۱) تحضیضیہ: لَوْلَا تَمْشِي مَعَنَا[3] (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱)

۲) شرطیہ: لَوْلَا الْقُرْآنُ لَبَقِيَ الْعَالَمُ فِي الظُّلُمَاتِ[4] (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۲)

۶۔ لام (لِ یا لَ) چار قسم کا ہوتا ہے۔ لام جارہ، لام الامر، لام کَیْ اور لام تاکید۔ پہلی تین قسم کے لام مکسورہ پڑھے جاتے ہیں۔ لام تاکید مفتوح ہوتا ہے۔

۱) لام جارہ اسم کو جر دیتا ہے۔ کثیر الاستعمال ہے (دیکھو سبق ۴۹ الخ)

۲) لام الامر، فعل مضارع کو جزم دیتا ہے: لِيَقْرَءْ وَلْيَكْتُبْ[5] (دیکھو سبق ۴۹ نمبر ۱)

۳) لام کَیْ کے معنے ہیں "تاکہ" یہ مضارع کو نصب دیتا ہے: اَسْلَمْتُ لِاُفْلِحَ[6] (دیکھو سبق ۲۰، ۴)

---

[1] میں چاہتا ہوں کاش کہ تو کامیاب ہو جاتا یعنی میں تیری کامیابی چاہتا ہوں۔ [2] نبی اللہ کا دوست ہے اگرچہ وہ فاسق ہو۔ [3] آپ ہمارے ساتھ کیوں نہیں چلتے یعنی چلیں تو اچھا ہو۔ [4] اگر قرآن نہ ہوتا تو دنیا اندھیروں میں پڑی رہتی۔ [5] اسے چاہیے کہ پڑھے اور لکھے۔

[6] میں نے کلام الامر کے اقبل واو یا ف آنے تو ساکن کر دیا جاتا ہے: فَلْيَكْتُبْ (دیکھو سبق ۲۰ تنبیہ ۳)

۴) لامِ تاکید، اسم پر بھی داخل ہوتا ہے۔ فعل اور حرف پر بھی داخل ہوتا ہے = اِنَّ زَیدًا لَقَائِمٌ ، لَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ ، لَاَکْتُبَنَّ مَکْتُوبًا (دیکھو سبق ۵۰ نمبر۱)

۷۔ واؤ کی چھ قسمیں ہیں واؤ عاطفہ، واؤ قسمیہ، واوِ رُبَّ، واؤ حالیہ، واؤ معیۃ، واؤ استیناف۔

۱) عاطفہ "اور" کے معنے میں کثیر الاستعمال ہے۔ غیر عاملہ ہے۔

۲) واوالقسم عاملہ ہے اسم کو جر دیتا ہے : وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ دیکھو سبق ۴۹۔ (الف ۵)

۳) واوِ رُبَّ عاملہ ہے اسم کو جر دیتا ہے : وَبَلْدَۃٍ سِرْتُ (بہتیرے شہروں کی میں نے سیر کی) دیکھو سبق ۴۹) الف

۴) واوِ حالیہ غیر عاملہ ہے: جَاءَ زَیدٌ وَھُوَ رَاکِبٌ (دیکھو سبق ۴۳،۴۲)

۵) واوِ معیۃ۔ مَعَ کے معنے میں آتا ہے عاملہ ہے۔ اسم کو نصب دیتا ہے = سِرْتُ وَالشَّارِعَ الْجَدِیْدَ (میں نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا گیا) دیکھو سبق ۴۲

۶) واو استیناف (یعنی پچھلی بات کو چھوڑ کر نئی بات شروع کر دینا) لِنُبَیِّنَ لَکُمْ وَنُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَاءُ اس مثال میں واو عاطفہ نہیں ہے۔ ورنہ

لے قسم ہے انجیر اور زیتون کی۔ ۲ تاکہ ہم تمہیں صاف صاف بتا دیں اور ہم جو چاہتے ہیں حاملہ کے بچہ دانی میں ٹھہرا دیتے ہیں۔ ۳ ارحام جمع ہے رحم یا رِحم کی یعنی بچہ دان۔

لَنُبَیِّنَ کی مانند نُقِرُّ کو بھی نصب ہوتا۔ بلکہ یہ ایک نئی بات شروع کر دی گئی ہے۔ جس کا ماقبل سے تعلق نہیں ہے (واؤ استیناف غیر عاملہ ہے)

۸۔ حتّٰی کی تین قسمیں ہیں جارّہ، ناصبۃ المضارع اور عاطفہ

۱) حتّٰی جارّہ (تک): اَکَلْتُ السَّمَکَةَ حَتّٰی رَأْسِهَا (میں نے مچھلی کو اس کے سر تک کھایا یعنی سر نہیں کھایا)

۲) حتّٰی ناصبۃ المضارع (تاکہ، یہاں تک کہ)۔ مضارع کو نصب دیتا ہے: تَعَلَّمْتُ حَتّٰی اَفْهَمَ الْقُرْاٰنَ۔ (میں نے علم سیکھا تاکہ قرآن سمجھوں) دیکھو سبق ۲۰۔

۳) حتّٰی عاطفہ (تک۔ یہاں تک کہ) غیر عاملہ ہے۔ اَکَلْتُ السَّمَکَةَ حَتّٰی رَأْسَهَا (میں نے مچھلی کھائی حتی کہ اس کا سر بھی۔ یا یہاں تک کہ اس کا سر بھی) اس مثال میں حتّٰی حرفِ عطف ہے۔ اسی لئے اس کے ماقبل کا نصب مابعد کو بھی آگیا ہے (دیکھو سبق ۵۰۔۱) حتّٰی جارّہ اور عاطفہ کا فرق ذہن نشین کر لو۔

لے اَرْحَام جمع ہے رَحِمٌ یا رِحْمٌ کی یعنی بچہ دانی۔ یہ لفظ مؤنث بولا جاتا ہے۔ دیکھو سبق ۵۰ تنبیہ۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِي وَالْخَمْسُوْنَ

بقیہ چند حروف

(اَلْ) حرف التعریف، ھمزۃ الوصل و القطع، التاء المبسوطۃ والمربوطۃ

اسا اَلْ تین قسم کا ہوتا ہے (۱) حرف التعریف (۲) اسم موصول (۳) زائدہ ۵

۲۔ اَلْ جو حرف تعریف ہے اُسے لام التعریف بھی کہا جاتا ہے۔ تم پڑھ چکے ہو کہ یہ لام نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ کے حکم میں آجاتا ہے۔

۳۔ معنی کے لحاظ سے لام تعریف کی چار قسمیں ہیں :-

(۱) لَامُ الْعَهْدِ الْخَارِجِيِّ جس لام کا مدخول متکلم اور مخاطب دونوں کو معلوم ہو جاءَ الْأَمِيرُ جبکہ اس امیر سے وہ امیر مراد ہو جس کو متکلم اور مخاطب دونوں جانتے ہوں یہ اسوقت ہوتا ہے جبکہ اس شخص کا ذکر پہلے ہو چکا ہو۔

(۲) لَامُ الْعَهْدِ الذِّهْنِيِّ۔ جس لام کا مدخول صرف متکلم کے ذہن میں ہو : جاءَ الامیر جبکہ اس امیر کا علم مخاطب کو نہ ہو۔ صرف متکلم کو ہو۔

(۳) لَامُ الْجِنْسِ۔ جبکہ اس کے مدخول کی جنس مقصود ہو۔ اَلرَّجُلُ أَفْضَلُ مِنَ الْمَرْأَةِ۔ یعنی مرد کی جنس عورت کی جنس سے افضل (برتر) ہے۔ اس میں "افراد" کا خیال متکلم کے ذہن میں نہیں ہوتا۔

(۴) لام الاستغراق. جبکہ اس کے مدخول کے تمام افراد کا خیال متکلم کے ذہن میں ہو: اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (انسان کے تمام افراد خسارے میں ہیں مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے)

تنبیہ:- لام الجنس اور لام الاستغراق میں فرق یہ ہے کہ جنس میں افراد ملحوظ نہیں ہوتے۔ لیکن لام الاستغراق میں افراد ملحوظ ہوتے ہیں اسی لئے اس میں استثناء (چند افراد کا الگ کرنا) جائز ہے۔

۴- جو اَل اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہوتا ہے وہ عموماً موصولہ ہوتا ہے (دیکھو درس ۴۲ م ۔۴)۔

۵- جو اَل اسم عَلَم پر داخل ہو وہ زائدہ ہوتا ہے۔ کیونکہ اسم عَلَم خود ہی معرفہ ہے۔

لیکن ہر ایک اسم علم پر اَل نہیں لگایا جا سکتا ہے۔ اہل زبان نے جہاں لگایا ہے وہیں لگے گا۔ الحسن، الخلیل، الفضل، العباس، النُّعمان، الحارث کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ اہل زبان سے ایسا سنا گیا ہے۔ مگر المُحمّد، المحمود، نہیں کہا جاتا۔

اکثر ملکوں کے نام پر اَل زائدہ لگایا جاتا ہے: الشّام، الرُّوم، الھند، الپاکستان، العرب، الیمن، الفرنسا، وغیرہ لیکن شہروں کے نام پر بہت کم اَل آتا ہے مکّۃ، مصر، بغداد، لاھور، وغیرہ پر اَل نہیں داخل ہوتا البتہ المدینۃ پر اَل

لگایا جاتا ہے۔ کیونکہ مَدِیْنَۃٌ تو ہر ایک بڑے شہر کو کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح اَلْقَاهِرَةُ پر بھی لام تعریف داخل ہوتا ہے۔

همزة الوصل وهمزة القطع

۵۔ یہ دونوں ہمزے زائد ہوتے ہیں اور لفظ کے شروع میں آتے ہیں همزة الوصل ماقبل سے ملنے کی حالت میں تلفظ سے ساقط ہو جاتا ہے۔ لکھنے میں باقی رہتا ہے اور همزة القطع ہمیشہ ملفوظ ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل مقامات میں همزة الوصل ہے۔ (یہ تو جانتے ہو کہ الف متحرکہ کو بھی ہمزہ کہتے ہیں)

(۱) اَلْ کا ہمزہ

(۲) اِسْمٌ، اِبْنٌ، اِبْنَةٌ، اِمْرُؤٌ، اِمْرَأَةٌ، اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ کا ہمزہ۔

(۳) ابواب ثلاثی مزید کے سات بابوں میں۔ یعنی اِنْفَعَلَ، اِفْتَعَلَ، اِفْعَلَّ، اِفْعَالَّ، اِسْتَفْعَلَ (دیکھو سبق ۲۵) اِفْعَوْعَلَ اور اِفْعَوَّلَ (دیکھو سبق ۳۵) اور رُباعی مزید کے دو بابوں اِفْعَنْلَلَ اور اِفْعَلَلَّ (دیکھو سبق ۲۵-۳) کے ماضی، اَمر اور مصدر میں جو ہمزہ ہے وہ همزة الوصل ہے۔

(۴) ثلاثی مجرد کے امر حاضر میں جو ہمزہ آتا ہے وہ بھی همزة الوصل ہے۔

مذکورہ مقامات کے سوا جو ہمزہ ہوگا وہ همزة القطع ہوگا: بابِ اَکْرَمَ کے ماضی اور امر کا ہمزہ، افعل التفضیل (دیکھو سبق ۲۴-) اور افعل الصفة (دیکھو سبق ۲۳-۲) کا ہمزہ نیز ہر ایک باب سے مضارع واحد متکلم کا ہمزہ همزة القطع ہے۔

تنبیہ ۲: ہمزۃ الوصل کے تلفظ میں کبھی جاننے والوں سے بھی غلطی ہو جاتی ہے۔ اس لئے تمہیں خاص طور پر اس کی مشق کرنی چاہیے۔ یعنی ماقبل سے وصل کی حالت میں ہمزہ کو تلفظ سے ساقط کر دیا جائے۔ اَلِاسْمُ کو اَلِاسْمُ (= اَلِسْمُ)، فِي الِامْتِحَانِ کو فِي الِامْتِحَانِ (= فِلِمْتِحَانِ) پڑھنا چاہیے۔

التاء المبسوطة والمربوطة

(۱) تاء مبسوطة (ت) اکثر ضمیر واقع ہوتی ہے۔ جو فعل ماضی کے آخر میں مخاطب اور متکلم کے صیغوں کے ساتھ لاحق ہوتی ہے: فَعَلْتَ فعلتما، فعلتم، فعلتِ، فَعَلْتُنَّ اور فَعَلْتُ۔ مگر فَعَلَتْ کی تاء ساکنہ ضمیر نہیں ہے بلکہ صرف علامت تانیث ہے۔ (دیکھو سبق ۱۴ تنبیہ ۲)

تاء مربوطة زیادہ تر حرف تانیث[1] کے طور پر استعمال ہوتی ہے: اِمْرُؤٌ سے اِمْرَءَةٌ، مَلِكٌ سے مَلِكَةٌ۔ کبھی اسم جنس اور واحد میں فرق کرنے کے لئے آتی ہے: شَجَرٌ (درخت) اسم جنس ہے ایک درخت کو شَجَرٌ نہیں بلکہ شَجَرَةٌ کہا جائیگا۔ اس تاء کو تاء وحدت کہتے ہیں۔ کبھی مبالغہ کے لئے آتی ہے: علامة، فَهَّامَةٌ۔ مذکر و مؤنث دونوں پر ان الفاظ کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس کو تاء مبالغہ کہیں گے۔ کبھی صیغۂ منتہی الجموع[1] میں لگتی ہے: أَسَاتِذَةٌ (جمع أُسْتَاذ کی)، زَنَادِقَةٌ (جمع زِنْدِيقٌ کی)۔ کبھی اسم منسوب کی جمع کے

[1] منتہی الجموع کے معنے ہیں "جمعوں کی انتہا" اس لئے کہ اس کی جمع الجمع نہیں بنتی (دیکھو سبق ۱۲)

ساتھ بھی یہ ۃ لگائی جاتی ہے، اَشَاعِرَۃٌ (جمع اَشْعَرِیٌّ کی)، حَنَابِلَۃٌ (جمع حَنْبَلِیٌّ کی)۔ کبھی کسی حرف کے عوض میں ۃ بڑھا دی جاتی ہے، عِظَۃٌ (دراصل وَعْظٌ) میں واو کے عوض ۃ آخر میں لگا دی گئی ہے، شَفَۃٌ (دراصل شَفَوٌ) آخر کی واو کے عوض ۃ لگا دی گئی ہے۔

تنبیہ ۳۔ لفظ کے درمیان تائے مبسوطۃ اور تائے مربوطۃ کی شکل یکساں ہو جاتی ہے: فَعَلَتْ، فَعَلَتَا، امْرَءَۃٌ، امْرَءَتَانِ وغیرہ۔

مشق نمبر ٩٧

تنبیہ ۴۔ ذیل کی عبارت میں ھمزۃ الوصل اور ھمزۃ القطع کو پہچان کر صحیح تلفظ کرو۔

زار المدرسۃ العالیۃ[1] امرؤ ملازمۃ[2] دمعہ ابنہ ورجلان اثنان وامرءتان اثنتان وابنۃ صغیرۃ لإحداھما عزیزۃ فاستقبلھم رئیس المدرسۃ استقبالاً فائقاً واکرمھم اکراماً بلیغاً، ثم دار معھم الرئیس[*] وأراھم غرفۃ غرفۃ[3] من المدرسۃ، فلما نظروا فی جمیع شؤون[4] المدرسۃ بإمعان النظر[5] طمأن قلوبھم وازدادوا[6] ابتہاجا[7]، وأعجبوا[8] بحسن الانتظام إعجاباً[9]۔ وقبیل الخروج من المدرسۃ[**]

۱ اونچے درجے کا۔ ۲ انتہا درجے کا۔ ۳ کمرہ۔ ۴ شُئُوْنٌ جمع ہے شَأْنٌ کی یعنی حالت۔ ۵ شدت نظر، غور سے۔ ۶ ازداد دراصل ازتاد باب افتعال سے یعنی زیادہ ہونا۔ ۷ خوش ہونا۔ ۸ أَعْجَبَ خوش کرنا، أُعْجِبَ اس کا مجہول ہے۔ اس کے معنے ہیں خوش ہونا۔ ۹ مفعول مطلق ہے۔ (دیکھو سبق ۴۳)

* دیکھو الرئیس پر لام عہد خارجی ہے۔ کیونکہ اوپر اس کا ذکر ہو جانے سے مخاطب سمجھ لیگا کہ کونسا رئیس ہے۔
** المدرسۃ پر بھی لام عہد خارجی ہے یعنی وہی مدرسہ عالیہ۔

ألقت سيدةٌ منهم خطبةً أمام التلامذة، قائلةً[1]:

أيها التلامذة الأعزة اجتهدوا في طلب العلم فإنه لا ينجح في الامتحان إلا من اجتهد قبل الأوان[2]. واعلموا أسعدكم الله أنه لا سعادة إلا بالانقياد للأساتذة والارتقاء في العلوم الدينية والعقلية. وعليكم بتحلية[3] أنفسكم بالفضائل[4] والاجتناب عن الرذائل. وأكرموا أبويكم وأحبوا إخوانكم وأخواتكم ولا تباغضوا[5] ولا تحاسدوا[6] ولا تنابزوا[7] بالألقاب بئس الاسم الفسوق[8] بعد الإيمان، والسلام على من اتبع القرآن.

---

[1] حال ہے یعنی کہتی ہوئی۔ [2] عین وقت۔ [3] آراستہ کرنا۔ [4] جمع فضیلت۔ [5] باہم بغض نہ رکھو۔ [6] باہم حسد نہ کرو۔ [7] برے لقب نہ رکھو۔ [8] گالی گلوچ۔

سوالات نمبر ۱۸

(۱) عربی زبان میں حروف تقریباً کتنے ہیں۔؟

(۲) حروف عاملہ کے کتنے گروہ ہیں؟ ہر ایک گروہ کے کیا نام ہیں؟

(۳) حروف جارہ کتنے ہیں اور کون کون سے؟

(۴) اسم کو نصب دینے والے حروف کون سے ہیں اور فعل کو نصب دینے والے کون سے؟

(۵) فَ۔ ثُمَّ اور ثُمَّ کون سے حروف ہیں اور ان کے استعمال میں کیا فرق ہے؟

(۶) واو کتنی قسم کا ہوتا ہے؟ مثالوں سے سمجھاؤ۔؟

(۷) فعل کو جزم دینے والے حروف کون سے ہیں؟

(۸) اِنْ کتنے معنوں میں آتا ہے۔ ہر معنے کے لئے اسے کیا لقب دیا جاتا ہے اور کیا عمل کرتا ہے؟

(۹) اَنْ کتنے قسم کا ہوتا ہے؟ ہر ایک قسم کا عمل کیا ہوتا ہے۔؟

(۱۰) مَا کون کون سے معنے میں آتا ہے اور کس کس نام سے موسوم کیا جاتا ہے؟

(۱۱) ایسے کون سے حرف ہیں جو کسی جگہ عاملہ ہوتے ہیں اور کسی جگہ غیر عاملہ؟

(۱۲) نَعَمْ اور بَلٰی کے استعمال میں کیا فرق ہے؟

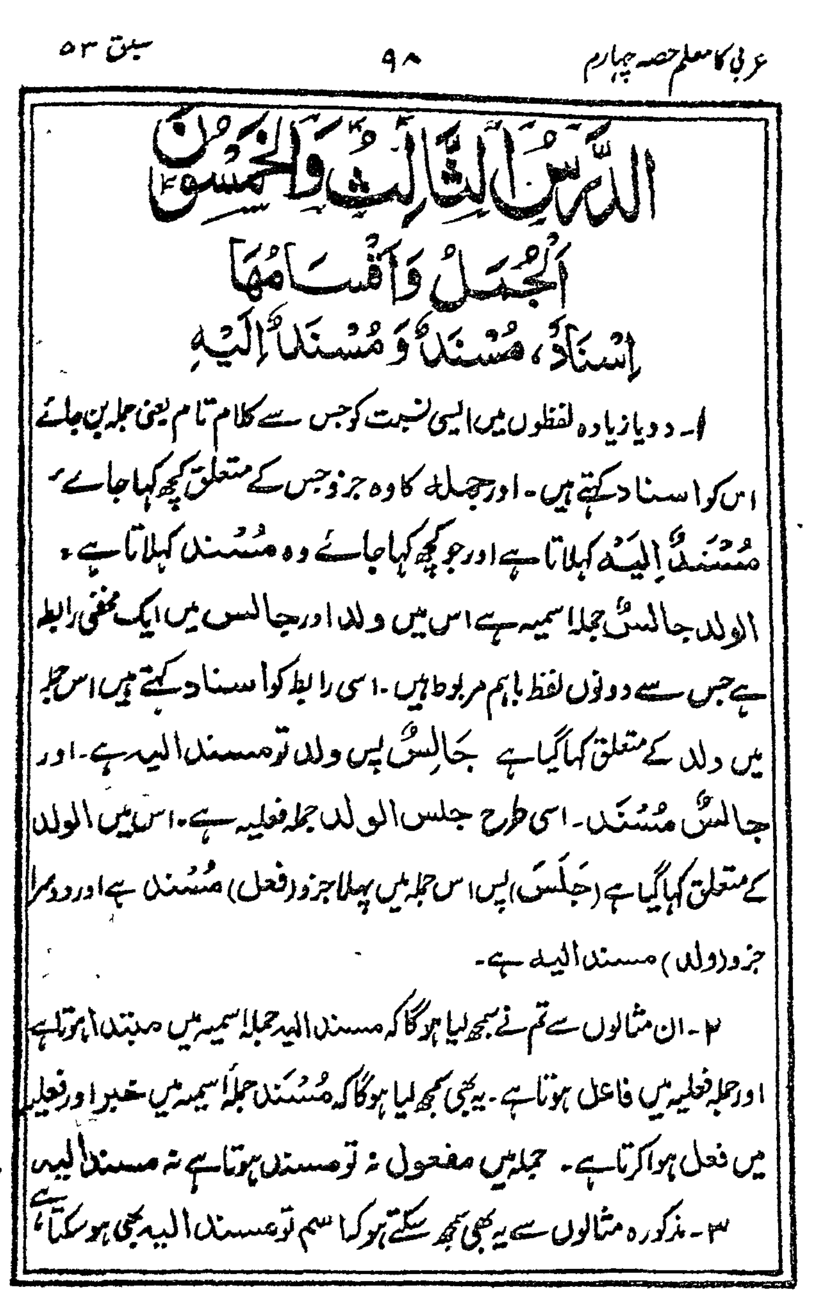
(۱۳) حروف الزیادۃ کون کون سے حرف ہیں اور کس موقع پر کونسا حرف زائد ہوتا ہے؟

(۱۴) حرف جب زائد ہوتا ہے اس وقت وہ عمل کرتا ہے یا بے عمل ہو جاتا ہے؟

(۱۵) اَلْ کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۱۶) لامِ تعریف کی قسمیں اور ان کی مثالیں بیان کرو۔

(۱۷) تائے مبسوطہ اور تائے مربوطہ کی قسمیں بیان کرو۔



الدرس الثالث والخمسون

الجمل وأقسامها

اسناد، مُسْنَدٌ و مُسْنَدٌ اِلَیْہِ

۱۔ دو یا زیادہ لفظوں میں ایسی نسبت کو جس سے کلام تام یعنی جملہ بن جائے اس کو اسناد کہتے ہیں۔ اور جملہ کا وہ جزو جس کے متعلق کچھ کہا جائے۔ مُسْنَدٌ اِلَیْہِ کہلاتا ہے اور جو کچھ کہا جائے وہ مُسْنَد کہلاتا ہے۔
الولد جالسٌ جملہ اسمیہ ہے اس میں ولد اور جالس میں ایک مخفی رابطہ ہے جس سے دونوں لفظ باہم مربوط ہیں۔ اسی رابطہ کو اسناد کہتے ہیں اس جملہ میں ولد کے متعلق کہا گیا ہے جالسٌ پس ولد تو مسند الیہ ہے۔ اور جالسٌ مُسْنَد۔ اسی طرح جلس الولد جملہ فعلیہ ہے۔ اس میں الولد کے متعلق کہا گیا ہے (جَلَسَ) پس اس جملہ میں پہلا جزو (فعل) مُسْنَد ہے اور دوسرا جزو (ولد) مسند الیہ ہے۔

۲۔ ان مثالوں سے تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ مسند الیہ جملہ اسمیہ میں مبتدا ہوتا ہے اور جملہ فعلیہ میں فاعل ہوتا ہے۔ یہ بھی سمجھ لیا ہوگا کہ مُسْنَد جملہ اسمیہ میں خبر اور فعلیہ میں فعل ہوا کرتا ہے۔ جملہ میں مفعول نہ تو مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ

۳۔ مذکورہ مثالوں سے یہ بھی سمجھ سکتے ہو کہ اسم تو مسند الیہ بھی ہو سکتا ہے

اور مُسْنَدْ بھی دیکھو اوپر کی مثال میں ولد بھی اسم ہے اور جالسٌ بھی اسم ہے۔ مگر فعل صرف مسند ہو سکتا ہے مسند الیہ نہیں ہو سکتا اور حرف میں نہ مسند الیہ ہونے کی صلاحیت ہے نہ مُسْنَد ہونے کی ؛

اَقْسَامُ الْجُمَلِ

۴۔ تم نے حصّہ اول سبق ۹ میں پڑھا ہے کہ جملہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ اسمیہ جس کا پہلا جزو اسم ہو اور فعلیہ جس کا پہلا جزو فعل ہو۔ یہ تقسیم لفظی ترکیب کے لحاظ سے تھی۔

اب یہ بھی سمجھ لو کہ مفہوم کے اعتبار سے بھی جملے کی دو قسمیں ہیں۔ خَبَرِیَہ جس کے مفہوم کی تصدیق یا تکذیب ہو سکے: المدرسةُ مفتوحةٌ یا فُتِحَتِ الْمَدْرَسَةُ۔ دیکھو پہلا جملہ اسمیہ اور دوسرا فعلیہ دونوں سے سمجھا جاتا ہے کہ مدرسہ کھولا گیا ہے۔ یہ ایک خبر ہے جس کو سچی خبر بھی کہہ سکتے ہیں اور جھوٹی بھی کہہ سکتے ہیں۔

دوسرا انشائیہ جس کا مفہوم تصدیق و تکذیب کے قابل نہ ہو: اِقْرَأْ یا ولدُ، لا تجلسی یا بنتُ۔ ان جملوں میں کوئی خبر نہیں ہے بلکہ کسی کام کے کرنے یا کسی کام سے روکنے کا حکم ہے۔ ایسے مفہوم کی نہ تصدیق ہو سکتی ہے نہ تکذیب کیونکہ تصدیق یا تکذیب کا امکان صرف خبر میں ہوتا ہے ؛

۵۔ جملہ انشائیہ (الجملة الانشائیة) کی گیارہ قسمیں ہیں:۔

(۱) اَمر: اَقِیمُوا الصَّلٰوۃَ

(۲) نہی: لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ

(۳) استفہام: أَ إِنَّكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ؟

(۴) تمنّی (آرزو): لیت الشَّبابَ یعود

(۵) تَرَجِّیْ (اُمید)، لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا۔

(امید ہے کہ اللہ اس کے بعد کوئی بات پیدا کر دے)

(۶) نِدا: یا تلامذۃُ! فُزْتُمْ إِنِ اجْتَهَدْتُمْ۔

(۷) عَرض۔ یعنی وہ جملہ جس میں نرمی سے کسی امر کی درخواست کیجائے۔

أَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَنَسْتَفِيْدَ مِنْكَ (آپ ہمارے ہاں کیوں نہیں اترتے کہ ہم آپ سے فائدہ حاصل کریں)۔

(۸) قسم: تَاللّٰہِ لَأَکِیْدَنَّ أَصْنَامَکُمْ (واللہ میں تمہارے بتوں پر داؤں چلاؤں گا۔)

(۹) تعجّب: مَا أَحْسَنَ فَاطِمَةَ (فاطمہ کتنی خوبصورت ہے!)

(۱۰) عقود[1] یعنی وہ جملے جن سے لین دین اور نکاح وغیرہ منعقد ہو جاتے ہیں:

بِعْتُ، اِشْتَرَيْتُ، أَنْكَحْتُكَ فُلَانَةَ (میں نے تجھ سے فلانہ کا نکاح کر دیا)،

قَبِلْتُ (میں نے قبول کر لیا)

(۱۱) شرط: إِنْ تَتَعَلَّمْ تَتَقَدَّمْ (اگر تو سیکھ لیگا تو آگے بڑھ جائے گا)

[1] عقود جمع ہے عقد کی یعنی گرہ گانٹھ۔ * جملہ دعائیہ بھی انشائیہ ہوتا ہے: السلام علیک

مشق نمبر ۵ (ذیل میں چند جملے تحلیل کے لئے لکھے جاتے ہیں)

(۱) لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ (تم باہمی احسان (اور مہربانی) کو فراموش نہ کرو)

(۲) أَإِنَّكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ؟

(۳) قَالَ أَنَا يُوسُفُ۔

پہلا جملہ فعلیہ انشائیہ ہے کیونکہ اس میں فعل نہی ہے تفصیل حسب ذیل ہے:-

(لَا تَنْسَوْا) فعل نہی حاضر معروف، جمع مذکر، حالتِ جزمی میں۔ اس میں واو ضمیر بارز مرفوع متصل (أَنْتُمْ) کے معنے میں ہے یہی ضمیر فعل کا فاعل ہے، اس لئے محلاً مرفوع ہے۔

(الْفَضْلَ) مصدر ہے مفعول بہ ہے اسلئے منصوب ہے

(بَيْنَ) ظرف مکان (دیکھو سبق ۴۳ (۴)) ہے۔ مفعول فیہ ہے۔ اس لئے منصوب ہے متعلق فعل پھر مضاف بھی ہے۔

(كُمْ) ضمیر مجرور متصل، مضاف الیہ ہے محلاً مجرور۔

فعل، فاعل، مفعول بہ اور ظرف ملکر جملۂ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

۰۱۱ ✲ ۱۱۰

دوسرا جملہ اسمیہ انشائیہ ہے۔ کیونکہ اس میں استفہام ہے۔

(أَ) حرف استفہام۔ حرف کا کوئی اعراب نہیں ہوتا۔

(إِنَّ) حرف مشبہ بالفعل۔
(كَ) ضمیر منصوب متصل، مبنی، إِنَّ کا اسم ہے۔ اس لئے
محلاً منصوب کہا جائیگا۔ كَ کا زبر اعراب نہیں ہے۔
(لَ) حرف تاکید مبنی ہے فتحہ پر۔
(أَنتَ) ضمیر مرفوع منفصل ہے۔ پہلی ضمیر کی تاکید کے لئے
لایا گیا ہے۔ اس لئے اسے بھی محلاً منصوب کہا جائیگا کیونکہ تاکید کا اعراب
مؤکَّد کے تابع ہوتا ہے (تاکید کا بیان آئندہ سبق ۶۹ میں ہوگا)
(یُوسُفُ) إِنَّ کی خبر ہے اس لئے مَرفُوع ہے غیر منصرف ہے
اس لئے اس پر تنوین نہیں آئی۔
اسم إِنَّ یعنی مبتدأ اور خبر ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا ہے۔

؞ ؞ ؞

تیسرا جملہ فعلیہ خبریہ ہے
(قَالَ) فعل ماضی، مبنی بر فتحہ ہے۔ اس میں ضمیر مرفوع متصل
واحد مذکر غائب (هُوَ) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے۔ محلاً مرفوع۔
(أَنَا) ضمیر واحد متکلم مرفوع منفصل مبنی ہے مبتدأ ہے۔ اس
لئے محلاً مرفوع۔
(یُوسُفُ) خبر ہے اس لئے مرفوع ہے۔

مبتدا اور خبر سے جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ ہے قَالَ کا۔ اس لئے محلاً منصوب ہے (یاد رکھو قول کا مفعول یہ مقولہ کہلاتا ہے اور وہ جملہ ہوا کرتا ہے)

فعل قَالَ اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مشق نمبر ۸۱

ذیل کے مکتوب میں جملہ خبریہ اور انشائیہ پہچانو

مَكْتُوبٌ فِي تَهْنِئَةِ الْعِيدِ

بسم اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِلٰى حضرةِ الوالدِ المُكَرَّمِ ＊ السَّلَامُ عليكم ورحمة الله وبركاته

بِعِيدِ الفِطرِ ذِي البَرَكَاتِ اُهْدِي ＋ لِحَضْرَتِكَ الْهَنَاءَ[1] مَعَ السَّلَامِ

وَاَرْجُوانْ يَعُودَ بِكُلِّ عِزٍّ ＋ وَاِقْبَالٍ عليكَ بِكُلِّ عَامٍ

وبعدُ فَاِنِّي لَوِاسْتَعَرْتُ[2] مِنْ حَسَّانَ[3] فصاحته و من بَدِيعِ الزَّمَانِ[4] بلاغته لَمَا قَدَرْتُ عَلٰى وَصْفِ مافي الفُؤَادِ[5] من عظيمِ الشوق و عَوَاطِفِ[6] الاحترام۔ كيف لا؟ ولِسَانُ البَلَاغَةِ يَعْجِزُ عن شكر

---

[1] مبارکباد، خوشگواری۔ [2] اِسْتَعَارَ عاریت لینا۔ [3] حَسَّانُ بن ثابت المتوفی سنۃ ۵۴ھ آنحضرت کے زمانہ کا مشہور شاعر ہے جس نے آنحضرت کی شان میں قصائد لکھے ہیں۔ [4] بدیع الزمان الھمدانی المتوفی سنۃ ۳۹۸ھ ایک بڑا انشاپرداز ہے جس کی کتاب مقامات ھمدانی مشہور ہے۔ [5] فُؤَادٌ (جِ اَفْئِدَةٌ) دل۔ [6] جمع ہے عَاطِفَةٌ کی = جذبہ شفقت۔

أيادِيكَ التي غَمَرَتني[1] سِجالُها[2] واتَّسَع[3] في ميدانِ الكرم مَجالُها[4]۔

يا مولاي! مع اعترافِ العَجْزِ والتقصيرِ أرْفَعُ[5] لِمَعاليكم[6] شريفةَ التَّهاني[7] بإقبالِ العيدِ السعيدِ۔ أعادَهُ اللهُ عليكم بالمَسَرّاتِ والعيشِ الرغيدِ[8]۔

يا ليتَ لو كنتُ اليومَ أمامَ حضرتِكم في البيتِ، وقَبَّلْتُ[15] أيادي الوالدَينِ المعظَّمَينِ التي بِظِلِّها تَرَبَّيْتُ[11]، وتَلَقَّيتُ[12] ما تَلَقَّيتُ

فما أطيبَ عيدًا تَتَضاعفُ[13] فيه المسرّاتُ، برؤيةِ الوالدَينِ ولَثْمِ[14] خُدودِ الإخوانِ والأخواتِ۔ لعلَّ اللهَ يُقَرِّبُ أيّامَ لِقائنا، ويُحَقِّقُ في القريبِ رَجاءَنا۔

هذا وأُهدي تحيّةَ السلامِ والتَّهنئةَ لِأُمّي الشفوقِ وإخوتي وأخواتي والأعمامِ المحترمين۔ أطالَ اللهُ بقاءَكم وبقاءَهم۔

خادمكم عبدُ الشكور

المعبد المهجور

تنبیہ = جملہ انشائیہ پر نشان کر دیا گیا ہے۔

---

[1] احسانات۔ [2] غَمَرَ (ن) ڈبو دینا۔ [3] سِجَال (جمع سِجَال) بڑا ڈول۔ [4] اِتَّسَعَ (درس ۱۰) وسیع کشادہ ہونا۔ [5] جولانگاہ۔ جولانی۔ [6] رَفَعَ (الیہ) پیش کرنا۔ [7] مَعَالِی بلندیاں، ادب کے لئے بولا جاتا ہے۔ [8] تہنیت۔ مبارکبادی۔ [9] سامنے آنا۔ [10] با فراغت زندگی۔ [11] تَرَبّٰی پرورش پانا۔ [12] تَلَقّٰی حاصل کرنا۔ [13] تَضَاعَفَ دوچند ہونا۔ [14] بوسہ دینا۔ [15] قَبَّلَ بوسہ دینا۔

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ

اَلْإِعْرَاب

تنبیہ ۱- اسم کے اعراب کا بیان پہلے حصے کے سبق ۱۰ اور ۱۱ میں اور فعل کا اعراب سبق ۲۰ میں لکھا جا چکا ہے۔ تاہم یہاں کسی قدر مزید توضیح کے ساتھ اس کا اعادہ مناسب معلوم ہوتا ہے ؛

۱- لفظ معرب (دیکھو سبق ۱۰- ۱۰) کی مختلف حالتیں جن علامتوں سے بتلائی جاتی ہیں انہیں اعراب کہتے ہیں ؛

تنبیہ ۲- اعراب کا مقام لفظ کا آخری حرف ہے۔ لفظ میں ابتدائی اور درمیانی حروف کو جو حرکات و سکنات ہوتی ہیں انہیں اعراب نہیں کہنا چاہیئے مگر انہیں بھی اعراب کہنے کا عام رواج ہو گیا ہے ؛

۲ اعراب کی دو قسمیں ہیں (۱) اعراب بالحرکۃ (۲) اعراب بالحروف

(۱) اعراب بالحرکۃ یہ ہیں: رفع ـُ یا ـٌ، نصب ـَ یا ـً، جر ـِ یا ـٍ یہ اسم کے اعراب ہیں - فعل کا اعراب رفع ـُ نصب ـَ اور جزم ـْ ہے ؛

تنبیہ ۳- یاد رکھو تنوین صرف اسم کا خاصہ ہے۔ نہ فعل پر تنوین آتی ہے نہ حرف پر۔ اسم پر تنوین اس وقت نہیں آتی جب وہ معرّف باللام یا مضاف یا غیر منصرف ہو ؛

ضمہ ـُ، فتحہ ـَ، کسرہ ـِ اور سکون ـْ بھی اعراب کے نام ہیں مگر یہ نام زیادہ تر مبنی الفاظ کی حرکات پر بولے جاتے ہیں۔ نیز ہر لفظ کی ابتدائی اور درمیانی حرکات کیلئے یہی نام استعمال کئے جاتے ہیں۔ مثلاً رَجُلٌ کی ر کو منصوب نہیں بلکہ مفتوح کہا جائیگا ج کو مرفوع نہیں بلکہ مضموم کہیں گے۔ البتہ ل کو مرفوع کہیں گے ؛

(۲) اعراب بالحروف یہ ہیں:۔ ـَـا، ـِـی، ـَـانِ، ـَـیْنِ، ـُـوْنَ، ـِـیْنَ، اتِ اور نَ ؛

تنبیہ ۳۔ ـُـو، ـَـا، ـِـی وغیرہ کے تلفظ کا طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہر ایک حرکت کیساتھ عارضی طور پر الف لگا کر تلفظ کر لو۔ مثلاً ـُـ وْ کو اُو ـَـ ا کو آ اور ـِـ ی کو اِی کہو۔ (دیکھو حصہ اول سبق ۵ تنبیہ ۱)

الف) ـُـو، ـَـا، ـِـی۔ یہ اَبٌ، اَخٌ، حَمٌ، هَنٌ، فَمٌ اور ذُو کا اعراب ہے جبکہ وہ یائے متکلم (ی) کے سوا کسی اور اسم یا ضمیر کی طرف مضاف ہوں: ابوكَ (حالت رفعی)، اباكَ (حالت نصبی)، ابيكَ (حالت جری) لیکن جب مذکورہ اسماء (بجز ذُو کے) ضمیر متکلم کی طرف مضاف ہوں تو ان کا کوئی اعراب نہ ہوگا۔ بلکہ تینوں حالت میں یکساں پڑھے جائینگے جاءَ اَبِیْ، رَأَیْتُ اَبِیْ، قلتُ لِاَبِیْ (دیکھو سبق ۱۱-۲) ؛

تنبیہ ۵۔ لفظ ذُو ہمیشہ اسم ظاہر ہی کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ ضمیر کی طرف شاذو نادر ہی مضاف ہو جاتا ہے۔

تنبیہ ۶۔ فم کے ساتھ یہ اعراب لگانے کے وقت میم گرا دی جاتی ہے: فُوْكَ، فَاكَ، فِيْكَ کہا جاتا ہے۔ فَمٌ کو اعراب بالحرکۃ بھی لگا سکتے ہیں۔ فَمُكَ، فَمَكَ، فَمِكَ ؛

تنبیہ ۶۔ مذکورہ اسماء ستہ کا جو اعراب لکھا گیا ہے وہ اس وقت ہوگا جب وہ مُکَبَّر (غیر مصغر) ہوں اسلئے یہ اسماء ستہ مُکَبَّرہ کے نام سے مشہور ہیں جب یہ مُصَغَّر ہوں تو ان کا اعراب معمولی اسموں کی طرح رفع، نصب اور جر سے ہوگا أُخَيٌّ، أُخَيًّا، أُخَيٍّ وغیرہ مکبر اور مصغر کا بیان دیکھو سبق ۴۷-۱ میں۔

(ب) ـَانِ، ـَيْنِ۔ اسم تثنیہ کا اعراب ہے: مُسْلِمَانِ مُسْلِمَيْنِ

(ج) ـُوْنَ، ـِيْنَ جمع سالم مُذَکَّر کا اعراب ہے مُسْلِمُوْنَ مُسْلِمِيْنَ

(د) نِ۔ مضارع کے تثنیہ کا اعراب ہے: یفعلانِ تفعلانِ۔

(ہ) نَ۔ مضارع جمع مذکر کا اور واحد مونث مخاطبہ کا اعراب ہے: يَفْعَلُوْنَ، تَفْعَلُوْنَ، تَفْعَلِيْنَ ۔

تنبیہ ۸۔ مضارع کے مذکورہ صیغوں میں نِ اور نَ صرف حالت رفعی میں لگائے جاتے ہیں۔ حالت نصبی وجزمی میں یہ نون حذف کر دئے جاتے ہیں: لن یفعلا، لن یفعلوا، لن تفعلی، اسی طرح لم تفعلا وغیرہ (دیکھو سبق ۲۰ کی گردانیں) ۔

تنبیہ ۹۔ تثنیہ و جمع کا نون اعراب کی علامت ہے۔ اسی لئے نونِ اعرابی کہلاتا ہے ۔

تنبیہ ۱۰۔ اسم میں تثنیہ کا الف اور جمع کا واو علامت اعراب ہیں۔ اسی لئے ان میں تغیر ہوا کرتا ہے (دیکھو اوپر تثنیہ و جمع کی مثالیں)، لیکن فعل میں وہ اعراب کا جزو نہیں بلکہ ضمیریں ہیں۔

ان میں کبھی تغیر نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح یَفْعَلْنَ اور تَفْعَلْنَ کا نون
اعراب نہیں بلکہ ضمیر ہے اس لئے اس میں کبھی تغیر نہیں ہوتا بلکہ ماضی
سے مضارع اور امر تک اسی طرح قائم رہتا ہے ؛

اعراب لفظی اور تقدیری یا محلی

۴۔ جس جگہ اعراب کے تلفظ میں اِشکال یا ثِقل (بوجھ) نہ ہو، وہاں تو
اعراب صاف صاف لگائے جاتے ہیں۔ انہیں اعراب لفظی کہتے ہیں۔
لیکن جہاں اعراب کا تلفظ مشکل یا ثقیل ہو وہاں مجبوراً اعراب نہیں پڑھے
جاتے جیسے مُوسیٰ اور عصًا اسم مقصور ہیں کیونکہ آخر میں الف مقصورہ
(دیکھو سبق ۳۸ تنبیہ ۱) لگا ہوا ہے۔ ان پر تینوں حالتوں میں اعراب نہیں پڑھا
جا سکتا : جاءَ مُوسیٰ، رَأَیتُ مُوسیٰ، جِئْتُ بِمُوسیٰ۔
ایسے لفظوں پر حسب موقع اعراب فرض کر لیا جاتا ہے۔ ایسے فرضی
اعراب کو تقدیری یا محلی اعراب کہتے ہیں (دیکھو سبق ۱۰۔ ۸ اور سبق
۳۸ تنبیہ ۱)

قاضٍ یا القاضِی، جارٍ یا الجارِی اسم منقوص یا ناقص (دیکھو سبق
۱۰۔ ۱۹) ہیں۔ ان پر حالتِ رفعی و جری میں اعراب تقدیری ہوگا۔ صرف حالت
نصبی میں اعراب لفظی ہوگا، جاءَ قاضٍ، رَأَیتُ قاضِیًا، مَرَرْتُ علیٰ قاضٍ
اسی طرح جاءَ القاضِی، رَأَیتُ القاضِیَ، مَرَرْتُ عَلَی القاضِی ؛

ا؎ موسیٰ کو لے آیا ؛ ۲؎ میں گذرا (میرا گذر ہوا) ایک قاضی پر۔

سوالات نمبر ۱۹

(۱) اعراب کی تعریف کرو۔

(۲) اعراب کا مقام کہاں ہے۔؟

(۳) لفظ کے ابتدائی اور درمیانی حروف کی حرکات و سکنات کو اعراب کہنا چاہیئے؟

(۴) علاماتِ اعراب کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۵) مبنی کے حرکات و سکنات کے کیا نام ہیں؟

(۶) اسم کے اعراب کے کیا نام ہیں اور فعل کے اعراب کے کیا نام ہیں؟

(۷) اسمائے ستّہ مکبّرہ کا اعراب بیان کرو۔؟ اور وہ جب مصغّر ہوں تو کیا اعراب ہوگا

(۸) نَ اور نِ کس کا اعراب ہے؟

(۹) یفعَلانِ اور یفعَلُونَ میں اور مُسلِمَانِ اور مُسلِمُونَ میں علامت اعراب کیا ہے؟

(۱۰) یفعلْنَ اور تفعَلْنَ میں نون کیسا ہے؟

(۱۱) اعراب کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۱۲) عیسٰی اور صُغرٰی جیسے اسموں کو کیا نام دیتے ہیں۔ اور تینوں حالتوں میں ان کا اعراب کیا ہوگا؟

(۱۳) ماضٍ، رامٍ، الماضی جیسے اسموں کو کیا کہتے ہیں۔ اور ان کا اعراب تینوں حالتوں میں کیسا ہوگا؟

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُوْنَ

اِعْرَابُ الْفِعْلِ

تنبیہ: چونکہ اِسم کے اعراب کا بیان طویل ہے اسلئے پہلے فعل کے اعراب کا بیان کیا جاتا ہے۔

۱- فعل ماضی اور اَمْر تو مبنی ہیں صرف فعل مُضارع (جب کہ نون جمع مؤنث سے خالی ہو) مُعْرَب ہے۔

مضارع کا اعراب رفع، نصب اور جزم ہے۔ پانچ صیغوں (یَفْعَلُ، تَفْعَلُ، تَفْعَلُ، اَفْعَلُ اور نَفْعَلُ) کا رفع ضمہ ـُـ سے، نصب فتحہ ـَـ سے اور جزم سکون ـْـ سے آتا ہے۔ باقی صیغوں میں سے جمع مؤنث کے دو صیغے (یَفْعَلْنَ اور تَفْعَلْنَ) تو مبنی ہیں۔ بقیہ سات صیغوں کا رفع نونِ اعرابی سے آتا ہے۔ نصب اور جزم حذفِ نون سے۔

فعل مضارع در اصل مرفوع ہوتا ہے لیکن چند عارضوں سے منصوب یا مجزوم ہوجاتا ہے۔

مواضع نصب الفعل

۲- جب مضارع پر حروفِ ناصبہ (اَنْ، لَنْ، کَیْ، [یا لِکَیْ] اور اِذَنْ[1]) داخل ہوں تو وہ منصوب ہوجاتا ہے۔

[1] اِذَنْ کو اِذًا بھی لکھا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اکثر اسی شکل میں لکھا گیا ہے۔

تم نے درس ۹ میں پڑھا ہے اَنْ سے مضارع میں مصدری معنے پیدا ہوتے ہیں۔ اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ یعنی صِيَامُكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ (تمہارا روزہ رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے)۔

تنبیہ ۲۔ اکثر اَنْ کا ترجمہ اردو میں "کہ" کیا جاتا ہے : جِئْتُ اَنْ اَرَاكَ (میں آیا کہ تجھے دیکھوں)۔

لَنْ سے نفی اور تاکید کے معنے پیدا ہوتے ہیں لَنْ نَعْبُدَ غَيْرَ اللّٰهِ (ہم اللہ کے سوا کسی کی پرستش ہرگز نہ کریں گے)۔

كَيْ (یا لِكَيْ) سبب بتانے کے لئے آتا ہے : اَسْلَمْتُ كَيْ اُفْلِحَ

اِذَنْ[1] (اِذًا بھی لکھتے ہیں) جواب کے وقت مضارع پر داخل ہوتا ہے : کسی نے کہا اَسْلَمْتُ تو اس کے جواب میں کوئی کہے اِذًا تُفْلِحَ[2]

۳۔ اس درس میں خاص سمجھنے کی بات یہ ہے کہ ذیل کے چار مقاموں میں اَنْ مُقَدَّر[3] ہوتا ہے جس کی وجہ سے مضارع کو نصب پڑھا جاتا ہے :-

۱) لامُ الجُحُود یعنی جو لام كَانَ منفیہ کے بعد واقع ہو اس کے بعد ما كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ (اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دینے والا نہیں ہے جبکہ تم ان میں موجود ہو) یہاں لِيُعَذِّبَ بِاَنْ يُعَذِّبَ کے معنی میں ہے۔

۲) حَتّٰى کے بعد لَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْ اَبِيْ[4]

---

[1] اِذَنْ کے معنے ہیں "تب" یا "تب تو"۔ [2] تب تو تو فلاح پائے گا۔
[3] مقدر اس لفظ کو کہتے ہیں جو عبارت میں بولا نہ جائے لیکن اس کے معنے لئے جائیں۔

[4] کہ میں تو اس سرزمین (مصر) سے ہرگز نہ ہٹوں گا۔ یہاں تک کہ میرے والد مجھے اجازت دیدیں۔

(۳) اَوْ کے بعد جبکہ وہ اِلیٰ یا اِلَّا کے معنی میں ہو: لَأَلْزَمَنَّكَ اَوْ تُعْطِيَنِيْ حَقِّيْ۔ (میں ضرور تیرے ساتھ لگا رہوں گا۔ یہاں تک کہ تو مجھے میرا حق دیدے۔)

یہاں اَوْ تُعْطِيَ کے معنی اِلیٰ اَنْ تُعْطِيَ ہیں۔

(۴) لام کَیْ کے بعد وہ لام جو کَیْ کے معنی میں ہو: جِئْتُكَ لِاُكَلِّمَكَ (میں تیرے پاس آیا تاکہ تجھ سے گفتگو کروں) لِاُكَلِّمَ کے معنی ہیں کَیْ اَنْ اُكَلِّمَ۔

(۵) فَ[1] کے بعد بھی مُضارع منصوب پڑھا جاتا ہے۔ جبکہ وہ

(۱) امر کے جواب میں آئے: تَعَلَّمْ فَتُفْلِحَ (علم سیکھ تاکہ فلاح پائے)۔

(۲) نہی کے جواب میں آئے: لَا تَعْجَلْ فَتَنْدَمَ (جلدی نہ کر کہ نادم ہو جائے)۔

تنبیہ ۳۔ اگر امر و نہی کے بعد مُضارع پر ف داخل نہ ہو تو مضارع کو جزم پڑھا جائیگا: تَعَلَّمْ تُفْلِحْ (سیکھ فلاح پائے گا) لَا تَعْجَلْ تَنْدَمْ (جلدی نہ کر شرمندہ ہوگا)۔

(۳) یا استفہام کے بعد آئے: اَيْنَ بَيْتُكَ فَاَزُوْرَكَ (۴) یا تمنّی کے بعد: لَيْتَ لِيْ مَالًا فَاُنْفِقَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (کاش کہ میرے پاس مال ہوتا کہ میں اُسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا (۵) یا عَرْض (التماس) کے بعد: اَلَا تَحْضُرُ نَادِيْنَا[2] فَتُكْرَمَ (آپ ہماری مجلس میں کیوں نہیں آتے کہ آپ کی عزت کی جائے)۔ (۶) یا نفی کے بعد: لَمْ يَاْتِنَا فَنُعْطِيَهُ الْكِتَابَ (وہ ہمارے پاس نہیں آیا کہ ہم اُسے کتاب دیتے)۔

[1] اس ف کو فاء السببیہ کہتے ہیں۔ [2] نَادِیْ: مجلس۔ جماعت۔

۶) واو معیت کے بعد جبکہ وہ مذکورہ مقامات میں آئے : اَسْلِمْ وَتُفْلِحَ (تو مسلمان ہو جا معًا فلاح پائیگا)۔ لَا تَنْہَ عَنْ خُلُقٍ وَتَأْتِيَ مِثْلَه (کسی خصلت [کام] سے منع نہ کرنا باوجودیکہ اس جیسا کام تو خود کر رہا ہے۔) ؛

تنبیہ ۴ عَلِمَ اور اس کے مشتقات کے بعد اَنْ آئے تو اسے اَنَّ کا مخفف سمجھا جائے۔ وہ فعل مضارع کو نصب نہ دیگا : عَلِمَ اَنْ سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَرْضٰى (دیکھو سبق ۴۹) ؛

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۶

اِرْتَاضَ (يَرْتَاضُ) ریاضت کرنا ورزش کرنا	تَمَهَّدَ (۴) تیار ہونا
اَسِيَ (ی یس) غمگین ہونا	جَادَ (و۔ ن) سخاوت کرنا
اَنْجَحَ (۱) کامیاب کرنا	خَابَ (ی۔ ض) ناکام ہونا
اِصَّدَّقَ (= تَصَدَّقَ) صدقہ دینا۔	خَيْطٌ (ج خُيُوطٌ) تاگا
اِسْتَسْهَلَ (۱۰) آسان جاننا	دَنَا (و۔ ن) قریب ہونا
اَضَلَّ (۱) گمراہ کرنا	الرِّيَاضَةُ الْجِسْمَانِيَّةُ ورزش
اَنْقَضَ (۱) توڑنا	زَهِدَ (ن) بے رغبت ہونا
تَبَيَّنَ (۴)۔ ظاہر ہونا۔ پتہ چلانا۔	سَادَ (و۔ ن) سردار ہونا
ثَابَرَ (۳) ثابت قدم رہنا	ضَئِيلٌ کمزور ناتوان
تَهَذَّبَ (۴) درست ہونا مہذب ہونا	عَصٰى (يَعْصِيْ) نافرمانی کرنا
	فَطَمَ (ض) پیرونا

مشق نمبر ۲ ۵

تنبیہ ۵.. ذیل کی مثالوں میں مضارع کے ہرایک صیغے کو دیکھو مرفوع ہے یا منصوب، اگر منصوب ہے تو کیوں؟ اور علامت نصب کیا ہے۔؟

(۱) اللّٰھُمَّ إنّی أعوذ بك من أنْ أُشرِكَ بِكَ شیئاً (۲) لا تکسل کی لا تخیب فی مرادك (۳) هل تُضیع أوقاتك فإذًا تکونَ من الخاسرین (۴) صُم حتی تغیبَ الشمسُ (۵) ثابِرْ علی الاجتهاد حتّی تحصلَ فی مستقبلِك منزلةً واعتبارًا انّ الکسَلَ ما کان لِیُنجِحَ احدًا (۶) ما کنتُ لِأُخلفَ الوعدَ ولم تکن لِتَنقضَ العهد (۷) کن زاهدًا فی الدنیا لتذوق حلاوة الجنة (۸) تَاجِرُ فتربحَ[※] (۹) جودوا فتسُودوا (۱۰) لا تتعرَّضوا لتغیُّرات الجوّ فتمرَضُوا (۱۱) متی تسافرْ فأسافرْ معك (۱۲) هلاّ تتعلَّمُ أیّها الولد فیتهذّبَ عقلُك، ویتمهّدَ لك سبیلُ التقدُّم لأن نجاح المرء بقدر علمه (۱۳) قال صدیقی إنّی أقرأ لیلاً فی نورٍ ضئیلٍ، فقلت إذَنْ تؤذیَ عینَیك فاجتنب المطالعة لیلاً ما استطعتَ لئلاّ یضعُفَ بصرُك (۱۴) قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، والذی نفسُ محمدٍ بیدِهٖ[۱] لا تؤمنوا حتی تحابّوا[۲]

---

۱ واو قسمیہ ہے یعنی قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ ۲ یہاں تک کہ باہم محبت کرو۔

※ تَاجَرَ (س) باہم لین دین تجارت کرنا۔ تَاجِرْ امر ہے۔

لَیتَ الکواکبَ تَدنُولِی فَانظِمَھا (مصراع)

لَاَسْتَسْھِلَنَّ الصَّعبَ اَوْ اُدْرِکَ الْمُنیٰ
فَمَا انقَادَتِ الآمالُ اِلَّا لِصَابِرِ } شعر

مِنَ الْقُرآن

(۱) لن تَنالُوا البِرَّ حتّیٰ تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ (۲) کَیْ نُسَبِّحَکَ کثیرا و نذکُرکَ کثیرا (۳) لِکَیلا تَأسَوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بِما اٰتٰکم (۴) کلوا واشربوا حتی یَتَبَیَّنَ لکُمُ الخیطُ الابیضُ من الخیطِ الاسود من الفجر (۵) ولا تَتَّبِعِ الھویٰ فَیُضِلَّکَ عن سبیلِ اللّٰہ (۶) من ذا الذی یُقرِضُ[1] اللّٰہَ قرضًا حسنًا فَیُضٰعِفَہ لہ اَضعافًا کثیرۃً ۔

مشق عربی میں ترجمہ کرو نمبر ۸۳

(۱) اے ہمارے رب ہم تیرے پاس پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ ہم تیری نافرمانی کریں (۲) اپنے اوقات ضائع نہ کرو۔ تاکہ اپنی مرادمیں ناکام نہ رہو (۳) کیا تو سستی کرتا ہے تب تو جاہل ہی رہے گا (۴) کوشش کر یہاں تک کہ اپنا مقصد حاصل کرلے (۵) تجارت کرو کہ نفع پاؤ (۶) ہم اپنے وطن کی آزادی کے لئے کوشش کرتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ [اَوْ] مقصد کو پہنچ جائیں گے (۷) نہ تو سست تاجر نفع پانے والا تھا۔ نہ محنتی تاجر

[1] اَقْرَضَ (۱۰) قرض دینا۔

ٹوٹا پانے والا (۸)، متفق ہوجاؤ تاکہ مستقل [آزاد خود مختار] ہوجاؤ (۹) کاش کہ میں جوان ہوتا تو مجاہدین کی صف میں کھڑا ہوتا (۱۰) تم اہل مغرب کے تسلط سے ہرگز نجات نہیں پاؤگے یہاں تک کہ ان کی مانند علوم وفنونِ جدید دیکھ لو اور اپنی قوم کے لئے ایثار کرنے لگو (۱۱) قرآن مجید میں غور [فکر] کیوں نہیں کرتا کہ تجھ پر ہدایت کا دروازہ کھولا جائے (۱۲) خواہش کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہیں اللہ کے راستے سے نہ بھٹکا دے۔

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُوْنَ

مواضع جزمِ الفعل

۱۔ تم نے درس ۲۰ اور ۴۹ میں حروف جازمۃُ الفعلِ المضارعِ کا بیان پڑھا ہے۔ اب یہ بھی یاد رکھو کہ چند اسم بھی ایسے ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں اور اِنْ شرطیہ (دیکھو درس ۲۰-۳) کی مانند دو جملوں یعنی شرط اور جزا پر داخل ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں اسماء الشرط یا کَلِمُ المُجَازَاۃ کہا جاتا ہے وہ حسب ذیل ہیں:۔

مَنْ (جو شخص)، مَا (جو چیز، جو کچھ) اَنّٰی (جس طرح۔ جہاں کہیں)، مَتٰی (جب کبھی) اَیَّانَ (جب کبھی)، اَیْنَمَا (جہاں کہیں)، کَیْفَمَا (جیسا بھی)، مَھْمَا (جو کچھ) حَیْثُمَا (جہاں کہیں)، اَیٌّ (جو کوئی۔ مذکر)، اَیَّۃٌ (جو کوئی۔ مؤنث)۔

لہ یا ہمی جزاء معاوضہ دینے کے کلمے۔

تنبیہ ۱۔ مذکورہ الفاظ میں ۱ سے ۵ تک، نیز اَیْنَ، کَیْفَ
اَنّٰی اور اَیَّۃُ اسم استفہام بھی ہیں (دیکھو درس ۱۳) اور
مَنْ مَا، اَیّٰ اور اَیَّۃُ اسم موصول بھی ہیں (دیکھو درس ۳۴)
ان دونوں صورتوں میں وہ الفاظ کوئی عمل نہیں کرتے، مَنْ یَقْرَءُ ؟
(کون پڑھتا ہے؟)، ھٰذَا مَنْ یُعَلِّمُنِیْ (یہ وہ شخص ہے جو مجھے سکھلاتا ہے)۔

۲۔ مذکورہ اسماء الشرط اِنْ شرطیہ کی طرح دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں
جبکہ دونوں مضارع ہوں :-

(۱) مَنْ یَّعْمَلْ سُوْءًا یُّجْزَ بِہٖ (جو شخص کوئی برائی کریگا اسے اس کا بدلہ دیا جائیگا۔
(۲) مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْہُ اللّٰہُ (تم جو کچھ بھلائی [کی قسم میں] سے کرتے ہو اللہ اسکو جانتا ہے)
(۳) مَھْمَا تُعْطِ تُجْزَ (تو جو کچھ دیگا تجھے اس کا معاوضہ دیا جائیگا)
(۴) مَتٰی تَسْعَیَا تَنْجَحَا (تم دونوں جب بھی کوشش کروگے کامیاب ہوگے)
(۵) اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ (تم جہاں کہیں رہوگے موت تمہارے پاس پہنچ جائیگی)
(۶) کَیْفَمَا تَکُوْنُوْا یَکُنْ قُرَنَاءُکُمْ (جیسے تم رہوگے [ویسے ہی] تمہارے ساتھی ہونگے)
(۷) اَیَّۃَ سُوْرَۃٍ تَقْرَأْ تَسْتَفِدْ مِنْھَا (تو کوئی سی سورۃ پڑھیگا اس سے فائدہ حاصل کریگا)

تنبیہ ۲۔ مذکورہ مثالوں میں پہلے فعل یا جملہ کو شرط اور دوسرے کو
جزا کہتے ہیں۔ شرط اور جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوتا ہے۔

۳۔ مذکورہ کلمات میں سے مَنْ ذوی العقول[۱] کے لئے ہے۔ اور یہی

[۱] یعنی عقل والے انسان، جن اور فرشتوں کو عاقل اور باقی مخلوق کو غیر عاقل مانا گیا ہے۔

کثیر الاستعمال ہے۔ مَا اور مَہْمَا غیر ذوی العقول کے لیے، مَتٰی اور اَیَّانَ زمان کے لئے، اَیْنَمَا اور حَیْثُمَا مکان کے لیے، اَنّٰی مکان اور زمان دونوں کے لئے آتا ہے۔ اَیُّ اور اَیَّۃٌ مذکورہ معانی میں سے ہر ایک کی صلاحیت رکھتے ہیں:

تنبیہ ۳۔ اَنّٰی کبھی کیف اور مَتٰی کے معنے میں آتا ہے: قَالَ اَنّٰی یُحْیِیْ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا (اس نے کہا اللہ اس کو کس طرح یا کب زندہ کریگا!)

۴۔ مضارع جب امر کے جواب میں واقع ہو تب بھی مجزوم ہوتا ہے: اُسْکُتْ تَسْلَمْ (خاموش رہ سلامت رہے گا)، یہ جزم اس وقت ہو گا جبکہ جملے کے شروع میں اِنْ اگر کے معنے پیدا کئے جا سکتے ہوں، چنانچہ مذکورہ مثال میں کہہ سکتے ہیں اِنْ تَسْکُتْ تَسْلَمْ (اگر تو خاموش رہے گا تو سلامت رہیگا)۔

۵۔ جبکہ شرط کے جواب میں (العبد والے جملے میں) جزا ہونے کی صلاحیت نہ ہو یعنی وہ جملہ اسمیہ ہو یا امر یا نہی ہو یا اس فعل پر مائے نافیہ یا لَنْ یا قَدْ یا سین یا سَوْفَ داخل ہو یا وہ فعل جامد ہو یعنی جن فعلوں سے ہر قسم کی گردانیں مستعمل نہ ہوں، جیسے لَیْسَ، عَسٰی وغیرہ تو اس جواب پر فَ[1] داخل کرنا ضروری ہے:۔

(۱) اِنْ یَّمْسَسْکُمُ اللّٰهُ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ　　جواب میں جملہ اسمیہ ہے
(۲) اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ۔　　〃　فعل امر ہے
(۳) فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَمَا سَاَلْتُکُمْ مِّنْ اَجْرٍ　　〃　مانافیہ داخل ہے

[1] اس فَ کو حرف تعقیب کہتے ہیں ۱۲

(۴) وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ تُكْفَرُوْهُ[1] — جواب میں لَنْ داخل ہے

(۵) اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ — 〃 قَدْ 〃

(۶) اِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً[2] فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ — 〃 سَوْفَ 〃

(۷) اِنْ تَرَنِ[3] اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا فَعَسٰى — 〃 فعل جامد 〃

رَبِّىْ اَنْ يُّؤْتِيَنِ[4] خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ

ذیل کے شعر میں اسی طرف اشارہ ہے :-

اِسْمِيَّةٍ طَلَبِيَّةٍ وَبِجَامِدٍ ÷ وَبِمَا وَلَنْ وَبِقَدْ وَبِالتَّسْوِيْفِ

یعنی جملہ اسمیہ ہو طلبیہ یعنی امر و نہی ہو اور فعل جامد کے ساتھ اور مَا، لَنْ، قَدْ اور سین و سَوْفَ کے ساتھ ہو [تو جواب پر فَ داخل ہوگا] ÷

۶- جبکہ جزا فعل مضارع ہو اور امثلہ مذکورہ کے زمرے سے خارج ہو تو اس پر فَ لگانا یا نہ لگانا دونوں جائز ہے :-

اِنْ يَّكُنْ[5] مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْا اَلْفَيْنِ — وَمَنْ عَادَ[6] فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ط

تنبیہ ۴- تم نے درس ۳۳ میں پڑھا ہے کہ حالت جزمی میں فعل ناقص (معتل اللام) کے آخر کا حرف حذف کر دیتے ہیں : تَرٰى

---

[1] تم جو کچھ بھلائی کروگے تو ہرگز نا شکری نہ کئے جاؤ گے یعنی ضرور تمہیں اس کا معاوضہ دیا جائیگا [2] افلاس ÷ [3] تَرَنِ دراصل تَرَانِىْ ہے۔ تَرٰى کا الف حالت جزمی کی وجہ سے گر گیا۔ اور آخر سے یائے متکلم کا حذف کرنا کثیر الاستعمال ہے۔ اسی طرح يُؤْتِيَنِ = يُؤْتِيَنِىْ سے یائے متکلم حذف ہے معنی ہیں۔ اگر تو مال و اولاد کے لحاظ سے مجھے اپنے سے کمتر پاتا ہے تو امید ہے کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے بہتر باغ دیگا ÷ [4] کسی فعل پر [5] اگر تم میں سے ایک ہزار بھی ہونگے تو وہ دو ہزار (کافروں پر) غالب آجائیں گے ÷ [6] اور جو شخص (گناہ کی طرف دوبارہ) لوٹیگا تو اللہ اس سے انتقام لیگا ÷

سے لَمْ تَرَ ، اُدْعُوْ سے لَمْ اَدْعُ ، تَرْمِیْ سے لَمْ تَرْمِ ؂

مشق ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو۔ نمبر ۴۸

(۱) مَنْ یَعْمَلْ سُوْءً یُجْزَ بِہٖ

(۲) اِنْ لَمْ تَغْلِبْ عَدُوَّكَ فَدَارِ [۱]

(۳) مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ تُكْفَرُوْهُ

(مَنْ) اسم الشرط ، مبنی ، محلاً مرفوع کیونکہ مبتدا ہے

(یَعْمَلْ) فعل مضارع جو اسم الشرط کی وجہ سے مجزوم ہے۔ اس میں ضمیر فاعل ہے راجع ہے مبتدا کی طرف جو محلاً مرفوع ہے۔

(سُوْءً) مفعول بہ ہے اس لئے منصوب ہے۔

فعل وفاعل ومفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے مبتدا (مَنْ) کی ، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر شرط ہے۔

(یُجْزَ) [= یُجْزٰی = یُجْزَیُ] فعل مضارع مجہول ، ناقص یائی ، اسم شرط کی وجہ سے مجزوم ہے۔ جس کی علامت آخر سے حرف علت کا اسقاط ہے اس میں جو ضمیر ہے وہ نائب الفاعل ہے۔ محلاً مرفوع۔

(بِ) حرف جارّہ (ہٖ) ضمیر مجرور متصل۔ جار ومجرور مل کر متعلق فعل۔ فعل مجہول اپنے نائب الفاعل ومتعلق کے ساتھ جملہ فعلیہ

---

[۱] دَارِ ، امر ہے مُدَارَاۃٌ سے یعنی خاطر مدارات کر۔ [۲] مَا اسم الشرط ہے جازم فعل ہے محلاً منصوب کیونکہ تفعلوا کا مفعول ہے ، فعل پر مقدم ہے۔

ہو کر جزا ہے۔ شرط اور جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔
اسی طرح اور جملوں کی تحلیل کرلو۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۷

اَصَابَ (ا۔و) کسی کام کو صحیح طور پر انجام دینا۔ تیر وغیرہ کا ٹھیک نشان پر لگنا پہنچنا	سَدِیْدٌ (ج سِدَادٌ) مضبوط۔ درست
خَالَ (یَخَالُ) خیال کرنا	صَانَعَ (۳) کسی کے ساتھ موافقت کرنا
خَفِیَ (س) چھپنا (ا) چھپانا۔	ضَرَّسَ (۲) چبانا
خَلِیْقَۃٌ خصلت	قُدْوَۃٌ۔ پیشوا۔ رہنما۔
دَارٰی (ی۔۳) خاطر مدارات کرنا	لَطَفَ (ن۔ ب) مہربانی کرنا (ك) پاکیزہ ہونا
ذِکْرٰی۔ یاد۔ نصیحت۔ نصیحت کرنا	مَنْسِمٌ چوپائے جانور کا کھر۔ ٹاپ
سَحَرَ (ف) جادو کرنا۔	نَابٌ (ج اَنْیَابٌ) نوکیلا دانت
سَیِّئَۃٌ (ج سَیِّئَاتٌ) برائی	وَطِیءَ (س) روندنا
	وَقَّرَ (۲) عزت کرنا۔

مشق نمبر ۸۵

تنبیہ ۵۔ ذیل کے جملوں میں مضارع کی جزم کی وجہ اور علامت پہچانو۔ اور بعض جملوں میں جزا کے ساتھ ف لگا ہوا ہے۔ اس کا سبب معلوم کرو۔

(۱) من لا یَرحَمْ لا یُرحَمْ [الحدیث] (۲) من لا یرحَمْ صغیرنا و لا یُوَقِّرْ کبیرنا فلیس مِنّا [الحدیث] (۳) من لا یُکرِمْ ضَیفَہ فلیس

مثالیں [الحدیث] (۴) مَتیٰ تُحسِنْ اَخلاقَكَ یَكثُرْ اَحبابُكَ (۵) حَیثُما یدخلْ نورُ الشمسِ یصعُبُ دخولُ الطبیبِ (۶) اجتهدوا ایُّها الآباءُ فی اَنْ تکونوا قُدْوَةً حسنةً لاولادکم لانّکم کیفَ ما تکونوا یکنْ اولادُکم (۷) اِرحموا مَنْ فِی الاَرضِ یَرحَمْکم مَنْ فی السماءِ (الحدیث)

(۸) قِفَا نَبْكِ مِنْ ذِکریٰ حَبیبٍ و منزلٍ (مصراع)

اشعار

(۹) ومن لم یُصانِعْ فی امورٍ کثیرةٍ — یُضَرَّسْ بِاَنیابٍ ویُوطَأْ بِمَنْسِمِ

(۱۰) وَمَنْ یَغتَرِبْ یَحسِبْ عدوًّا صدیقَهٗ — ومن لم یُکَرِّمْ نفسَه لم یُکَرَّمِ

(۱۱) ومهما یکنْ عندَ امرِئٍ من خلیقةٍ — [وَاِنْ خالَها تَخفیٰ علی الناس] تُعلَمِ

---

(۱۲) ولا تَحتَرِسْ تَندَمْ ولا تأتِ حاسدًا — تُذَلَّ، ولا تَحقِرْ سِواكَ تُحقَرِ

(۱۳) وَاَکثِرْ مِنَ الشوریٰ فانّكَ اِنْ تُصِبْ — تَجِدْ مادحًا، اَوْ تُخطِئِ الرأیَ تُعذَرِ

تنبیہ ۶- چار ابیات کے آخر میں جو افعال ہیں وہ مجزوم ہیں۔ مگر شعر کا وزن پورا کرنے کے لئے ہر ایک کے آخر میں لمبی زیر پڑھی جاتی ہے۔ مَنْسِم کو دو زیر ہیں لسے بھی مَنْسِم پڑھا جائے گا۔ یہ باتیں شعر میں جائز ہیں۔

مشق — من القرآن — نمبر ۸۶

(۱) فَلْیَضحَکوا قلیلًا ولْیَبکوا کثیرًا (۲) قالتِ الاَعرابُ آمنّا، قل

لم تؤمنوا ولکن قولوا اَسلمنا، ولمّا یدخلِ الایمانُ فی قلوبکم (۳) قل ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہُ (۴) ومن یُطع اللہ ورسولہ فقد فاز (۵) وقالوا مھما تاتنا بہ من اٰیۃٍ لتسحرنا بھا فما نحن لک بمؤمنین (۶) اتقوا اللہ وقولوا قولاً سدیداً یُصلح لکم اعمالکم (۷) اِن تُصِبکم حسنۃ تسؤھم وان تصبکم سیّئۃٌ یفرحوا بھا ۔

الدرسُ السّابعُ والخمسون

اعراب الاسم (الف)

۱۔ اسم بلحاظ اعراب کے تین قسم کا ہے۔

(۱) مَبنی۔ جس کا آخر حالتوں کے اختلاف سے نہ بدلے اور اس پر کسی عامل کا اثر نہ ہو:۔ جاء ھؤلاءِ۔ رأیت ھؤلاءِ۔ قلت لِھؤلاءِ

(۲) مُعرَب مُنصرِف۔ جس کا آخر حالتوں کے اختلاف سے بدلتا ہے اور اس پر رفع، نصب اور جرّ، تنوین کے ساتھ داخل کیے جاتے ہوں۔ جاء رجلٌ۔ رأیت رجلاً۔ قلت لِرجُلٍ۔

(۳) معرب غیر منصرف۔ جس پر تنوین مطلق لگائی نہ جاتی ہو اور حالت رفعی میں ضمہ اور حالت نصبی وجرّی میں فتحہ (زبر بغیر تنوین کے) پڑھا جائے:۔ جاء عُمَرُ۔ رأیتُ عُمَرَ۔ قلت لِعُمَرَ ۔

۲- اسماء مبنیّہ بہت کم ہیں۔ جن کی قسمیں حسب ذیل ہیں :-

(۱) ضمائر (دیکھو سبق ۶، ۱۱، ۱۴، ۱۵، ۱۷، اور ۴۱)

(۲) اسماء الاشارۃ (دیکھو سبق ۱۲)

(۳) اسماء الاستفہام (دیکھو سبق ۱۱)

(۴) الاسماء الموصولۃ (دیکھو سبق ۴۲)

(۵) اسماء الشرط (دیکھو سبق ۵۶)

(۶) اعداد مرکبہ یعنی اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک (سبق ۴۴)

(۷) اسماء کنایہ : کَمْ، کَأَیِّنْ، کَذَا، کَیْتَ وَذَیْتَ (سبق ۶۴)

(۸) اسماء الصوت آوازوں کے نام : غَاقِ عَاقِ۔ بَخْ وغیرہ

(۹) اسماء الافعال جو فعل نہیں ہیں مگر معنی میں فعل ہیں = هَیْهَاتَ (سبق ۵۷)

(۱۰) فَعَالِ کا وزن جو عورتوں کا نام ہو یا صفت ہو یا فعل امر کے معنی بتائے : حَذَامِ (عورت کا نام) فَسَاقِ (فاسقہ) حَذَارِ (بمعنی اِحْذَرْ)

: شعر - اِذَا قَالَتْ حَذَامِ فَصَدِّقُوهَا ؛ فَاِنَّ الْقَوْلَ مَا قَالَتْ حَذَامِ

تنبیہ :- اسم اشارہ اور اسم موصول کا تثنیہ مُعْرَب ہوتا ہے : هٰذَانِ۔ هٰذَیْنِ۔ ذَانِکَ۔ ذَیْنِکَ۔ اَللَّذَانِ۔ اَللَّذَیْنِ

اَلْمُعْرَبُ الْغَیْرُ الْمُنْصَرِفُ

۳- غیر مُنْصَرِف کی قسمیں اور ان کی شناخت :-

---

۱ کئی۔ بہتیرے ۲ اتنا، ایسا ۳ ایسا ایسا ۴ کوّے کی آواز ۵ اونٹ کو بٹھانے کی آواز ۶ ... ۷ حذام جیسا کوئی بات کہے تو اسکی تصدیق کر دیا کرو۔ کیونکہ بات وہی ٹھیک ہے جو حذام کہہ دے۔

(۱) اسمِ عَلَم اس وقت غیر منصرف ہوتا ہے جبکہ وہ

الف) مؤنث ہو، مگر شرط یہ ہے کہ تین حرفی سے زائد ہو یا مُتَحَرِّکُ الْوَسَطِ ہو یعنی اس کا درمیانی حرف متحرک ہو: فَاطِمَةُ، زَيْنَبُ، سَقَرُ (دوزخ)

ب) یا تو عَجَمِیّ (غیر عربی) لفظ ہو۔ اس میں بھی شرط یہ ہے کہ تین سے زائد ہو: اِدْرِيْسُ، اِبْرَاهِيْمُ اسی لئے نُوْحٌ منصرف ہے۔ یا متحرک الوسط ہو: شَتَرُ (نام قلعہ) یا مؤنث ہو: مِصْرُ مگر هِنْدٌ میں اختلاف ہے ؛

ج) یا وہ اسم علم ایسا مرکب ہو جو مل جل کر ایک لفظ سا بن گیا ہو: بَعْلَبَكُّ[1] (نام شہر) ایسے مرکب کو مُرَكَّبْ مَزْجِيّ یا امتزاجی کہتے ہیں۔

د) یا ایسا اسم ہو جس کے آخر میں الف و نون زائد ہوں: عُثْمَانُ۔

ھ) یا فعل کا ہم وزن ہو: اَحْمَدُ، يَزِيْدُ (بروزن يَبِيْعُ)

و) یا وہ اسم علم فُعَلُ کے وزن پر ہو: عُمَرُ۔ زُفَر۔ اس وزن پر بہت کم الفاظ آتے ہیں ؛

تنبیہ ۲۔ بعض اسماء صفۃ کی جمع بھی فُعَلُ کے وزن پر آتی ہے اور غیر منصرف ہوتی ہے: اُخَرُ جمع اُخْرٰی[2] کی جُمَعُ جمع جَمْعَاءُ[3] کی لیکن اسم التفضیل کی جمع مؤنث جو فُعَلٌ کے وزن پر آتی ہے۔ وہ منصرف ہوا کرتی ہے: كُبْرٰی کی جمع كُبَرٌ، صُغْرٰی کی جمع صُغَرٌ

(دیکھو سبق ۱۳-۱۴) ؛

[1] بَعْل ایک بت کا نام ہے اور بَك ایک بادشاہ کا نام ہے۔ [2] دوسری۔ [3] سب اکٹھا ؛

(۲) اسم الصفۃ اس وقت غیر منصرف ہوتا ہے۔ جبکہ وہ

الف) فَعْلَانُ کے وزن پر ہو، بشرطیکہ اس کا مؤنث فَعْلَانَۃٌ کے

وزن پر نہ آیا ہو: سَکْرَانُ[1]، عَطْشَانُ[2]، ان کا مؤنث سَکْرٰی اور عَطْشٰی ہے

یہی وجہ ہے کہ نَدْمَانٌ[3] منصرف ہے کیونکہ اس کا مؤنث نَدْمَانَۃٌ آتا ہے۔

ب) یا وہ اَفْعَلُ کے وزن پر ہو: اَحْمَرُ۔ اَحْسَنُ وغیرہ۔

ج) یا ایسا اسم عدد جس میں عدد کے معنے دہرائے جاتے ہوں: اُحَادُ

(ایک ایک)۔ مَوْحَدُ (ایک ایک) ان میں سے ہر ایک لفظ میں واحدٌ واحدٌ

کے معنی مفہوم ہوتے ہیں۔ ثُنَاءُ (دو دو) مَثْنٰی (دو دو) اسی طرح عُشَارُ

اور مَعْشَرُ تک (دیکھو سبق ۴۶-۵۰)۔

(۳) جب کسی اسم یا صفۃ کے آخر میں الف ممدودہ (= اءُ) زائدہ

آئے تو وہ بھی غیر منصرف ہوتا ہے۔ خواہ لفظ مفرد ہو: اَسْمَاءُ

(عورت کا نام) حَسْنَاءُ (بڑی خوبصورت) حَمْرَاءُ وغیرہ۔ خواہ وہ لفظ جمع

ہو: عُلَمَاءُ، اَنْبِیَاءُ وغیرہ۔

تنبیہ ۳۔ اَسْمَاءُ (جمع اِسْمٌ کی) منصرف ہے۔ کیونکہ اس کا ہمزہ اصلی

نہیں ہے، بلکہ واو سے بدلا ہوا ہے۔ اس لئے کہ اِسْمٌ اصل میں سِمْوٌ ہے۔

مگر لفظ اَشْیَاءُ (جمع شَیْءٌ کی) ایسا لفظ ہے جس میں ہمزہ اصلیہ

ہوتے بھی غیر منصرف استعمال کیا جاتا ہے: لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَاءَ

[1] نشہ میں مست۔ [2] پیاسا۔ [3] ہمنشین۔ نادم۔

(۴) وہ جمع جو فَعَالِلُ، فَعَالِيلُ، اَفَاعِلُ، اَفَاعِيلُ، مَفَاعِلُ، مَفَاعِيلُ، تَفَاعِيلُ یا فَوَاعِلُ کے وزن پر آئی ہو: دَرَاهِمُ، دَنَانِيرُ، اَكَابِرُ، اَكَاذِيبُ[1]، مساجد، مصابیح، تَمَاثِيلُ (جمع تِمْثَالٌ کی)۔ دَوَائِرُ (جمع دَائِرَةٌ[2] کی)

اگر ان اوزان میں تائے مربوطہ (ة) لگی ہو تو وہ لفظ منصرف ہوگا: أَسَاتِذَةٌ۔ حَنَابِلَةٌ (جمع حَنْبَلِيٌّ کی)؛۔

جمع کے مذکورہ سب اوزان صیغۂ منتہی الجموع (انتہائی جمع کا صیغہ) کہلاتے ہیں۔ کیونکہ ان کی اور جمع مکسّر نہیں بن سکتی۔ اگرچہ جمع سالم بن سکتی ہے: اَكَابِرُوْنَ۔ لیکن یہ بھی شاذ و نادر ہے۔

۴۔ تم نے ابھی پڑھا ہے کہ اسم غیر منصرف کو حالت جری میں کسرہ نہیں دیا جاتا بلکہ فتحہ دیا جاتا ہے۔ اب یہ بھی سمجھ لو کہ اسم غیر منصرف پر جب لام تعریف داخل ہو یا وہ مضاف واقع ہو تو حالت جرّی میں اسے کسرہ دیا جائے گا: فِي مَدَارِسِ مِصْرَ وَمَسَاجِدِهَا مُقَامٌ لِلْاَغْنِيَاءِ وَالْفُقَرَاءِ وَالْاَبْيَضِ وَالْاَسْوَدِ۔ دیکھو نشان کردہ اسماء غیر منصرف ہیں لیکن مکسور ہیں۔

اسی طرح کسی اسم عَلَم غیر منصرف کو نکرہ سمجھیں تو اس پر تنوین اور جرّ پڑھ سکتے ہیں: رَأَيْتُ عُثْمَانًا (میں نے کسی ایک عثمان کو دیکھا)۔

۵۔ غیر منصرف کے تثنیہ و جمع سالم کا اعراب بالکل منصرف

[1] اکاذیب جمع ہے اُکْذُوبَةٌ کی یعنی جھوٹی بات۔ [2] دائرة یعنی گول لکیر، آفت جس میں کوئی گھر جائے۔

کی مانند ہوگا: اَحْمَرُ، اَحْمَرَانِ، اَحْمَرَيْنِ، اَحْمَرُوْنَ، اَحْمَرِيْنَ:

تنبیہ ۴- ہم نے غیر منصرف کی فہمائش ایک جدید اور آسان طریق سے کی ہے۔ نحو کی قدیم کتابوں میں اس کا ذکر دوسرے طریقے سے کیا گیا ہے جو کسی قدر مشکل ہے پھر بھی ہم اسے صاف کرکے یہاں لکھ دیتے ہیں تاکہ نحو کی دوسری کتابیں پڑھتے وقت تمہیں پریشانی نہ ہو۔ وہ یہ ہے:-

جس لفظ میں ذیل کے اسباب میں سے دو سبب پائے جائیں وہ غیر منصرف ہے۔ عَلَمِیَّۃ (عَلَم ہونا)، صِفَۃ، تانیث، وزنِ فعل، عَدْل، الف نون زائدہ، عُجْمَۃ (غیر عربی ہونا)، ترکیبِ مزجی، الفِ ممدودہ زائدہ اور جمع مُنْتَهَى الْجُمُوْع

پہلے یہ سمجھ لو کہ مذکورہ اسباب میں عَدْل سے مراد "کسی لفظ کا اصلی صورت سے پلٹ کر دوسری صورت اختیار کرلینا ہے" اس کی دو قسمیں ہیں عدل حقیقی اور عدل تقدیری (فرضی) جس اسم میں صورت پلٹنے کا کوئی قرینہ قیاس پایا جاتا ہو اس میں عدل حقیقی ہوگا: ثُلٰثُ (تین تین) اس میں ایک سبب تو صفۃ ہے۔ دوسرا سبب عدل ہے چونکہ اس کے معنے سے قیاس اور قرینہ پایا جاتا ہے کہ یہ اصل میں ثَلٰثَةٌ ثَلٰثَةٌ ہوگا۔ اور اب معدول ہو کر ثُلٰثُ بن گیا ہے اس لئے اس میں عدل حقیقی کہا جائیگا۔ جن اسموں میں معدول ہونیکا کوئی قرینہ موجود نہ ہو ان میں عدل

تقدیری کہا جائے گا: عُمَرُ، زُفَرُ وغیرہ غیر منصرف ہیں لیکن ان میں علمیۃ کے سوا اور کوئی سبب نہیں پایا جاتا تو فرض کر لیا گیا کہ یہ دراصل عامرؔ اور زافرؔ ہوں گے اور اب عمر اور زفر کی صورت اختیار کر لی ہے۔ ان میں عدل تقدیری کہلائے گا۔

دوسری بات یہ سمجھنا چاہئے کہ عَلَمِیۃ کے ساتھ وَصْفِیّۃ جمع نہیں ہو سکتی۔ اگر کسی اسمِ صفۃ کو عَلَم بنا دیا جائے تو وصفیۃ باقی نہیں رہیگی: حَامِدٌ دراصل اسمِ صفۃ ہے کیونکہ اسمِ فاعل ہے جب وہ کسی کا نام رکھدیا جائے تو وہ صرف اسمِ عَلَم رہجائے گا۔ اس لئے اسے غیر منصرف نہیں کہا جائے گا۔

تیسرے یہ بھی یاد رکھو کہ عربی کا اسم صفۃ نہ عجمی ہو سکتا ہے۔ نہ مرکب امتزاجی۔ چوتھے یہ یاد رکھو کہ الف ممدودہ زائدہ اور صیغۂ مُنْتَهَی الْجُمُوعِ یہ ایسے سبب ہیں کہ ان میں سے ایک ہی سبب کسی اسم کو غیر منصرف بنانے کے لئے کافی ہے: صحراءُ (بڑا میدان) عُلَمَاءُ۔ مَسَاجِدُ۔ تَنَادِيلُ۔ اچھا تو عَلَمِیۃ کے ساتھ نمبر ۲ سے نمبر ۷ تک کوئی سبب جمع ہو جائے تو وہ اسم غیر منصرف ہو جائیگا: فاطمۃُ (علمیۃ اور تانیث) أَحْمَدُ (علمیۃ اور وزن الفعل) عُمَرُ (عَلَمِیّۃ اور عدل) عثمانُ عَلَمِیّۃ اور الف نون زائدہ) ابراھیمُ (علمیۃ اور عجمۃ) بَعْلَبَکُّ (علمیۃ اور ترکیب مزجی) صفۃ کے ساتھ نمبر ۳ سے نمبر ۶ تک کوئی سبب جمع ہو جائے تو وہ

غیر منصرف ہو جائیگا۔ لیکن اس وقت تانیث میں تائے تانیث (ۃ) کا اعتبار نہیں ہوگا۔ بلکہ صرف الف مقصورہ و ممدودہ کا اعتبار ہوگا؛ حُسْنٰی حَسْنَاءُ میں صفت اور تانیث ہے۔ اَحْمَرُ (صفت اور وزن افعل) ثُلٰثُ یا مَثْلَثُ (صفت اور عدل) عَطْشَانُ (صفت اور الف نون زائد)۔

۹ - امثلۃ للاسماء الغیر المنصرفۃ

(للعلم المؤنث[1]) سُعَادُ (نام عورت) مَكَّةُ حَمْزَةُ (نام مرد)، خَدِیْجَةُ

(للعلم العجمی[2]) آدَمُ، اسمٰعیلُ، یَعْقُوبُ، یُوْنُسُ،

(للعلم المرکب[3]) قاضی خان، محمد خان، مَعْدِیْکَرِبُ، اَرْدَشِیْرُ

(للعلم الموازن للفعل[4]) شَمَّرُ، اَشْہَبُ، یَعْلٰی، یَشْکُرُ (سب خاص نام ہیں)

(للعلم ولی وزن فُعَلُ[5]) مُضَرُ (قبیلہ کا نام ہے) ھُبَلُ (ایک بت کا نام) زُفَرُ

(للعلم مع الالف والنون[6]) عُثْمَانُ، حَسَّانُ، شَعْبَانُ، رَمَضَانُ۔

(للصفۃ مع الالف والنون[7]) شَبْعَانُ (شکم سیر)، مَلْاٰنُ (بھرا ہوا) رَیَّانُ (سیراب) غَضْبَانُ (غضب آلود)

(للصفۃ الموازن لافعل[8]) اَعْظَمُ، اَکْثَرُ، اَکْبَرُ، اَعْرَضُ (بہت کشادہ)

(للعدد المکرر فی المعنٰی[9]) رُبَاعُ، خُمَاسُ، مَرْبَعُ، مَخْمَسُ، (پانچ پانچ)

(لما فیہ الالف الممدودۃ الزائدۃ[10]) حَمْرَاءُ، صَحْرَاءُ، عَاشُوْرَاءُ (دسواں دن) خَنْسَاءُ (نام عورت)

(للصیغۃ المنتھی الجموع[11]) مَسَائِلُ (جمع مَسْئَلَۃٌ کی) مَنَابِرُ (جمع مِنْبَرٌ کی)، تَوَارِیْخُ، قَنَادِیْلُ، مَسَاکِیْنُ، قَوَاعِدُ (جمع قَاعِدَۃٌ کی)۔

[1] تم نے معلم حصہ اول میں پڑھا ہو کہ تانیث کی تین علامتیں ہیں تائے تانیث (ۃ)، الف مقصورہ (ی) اور الف ممدودہ

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴

اَبَدٌ (ج آباد) زمانہ۔ عرصہ۔ ہمیشہ	سَاءَ (یَسُوْءُ) برا لگنا۔ بدنما بنا دینا۔
اَبْدٰی (ا۔ ی) ظاہر کرنا۔	شَدِیْدٌ (ج شِدَادٌ) مضبوط۔ سخت
اِبْرِیْقٌ (ج اَبَارِیْقُ) وہ برتن جس میں ٹونٹی اور قبضہ ہو۔ بدھنا۔ ؟	شَمِیْلَۃٌ (ج شَمَائِلُ) فطرت۔ خصلت
	طَابَ لَہٗ (ض) پسند آنا۔
اِرْتَاحَ (۸۔ و) آرام پانا۔ رحمت	طَافَ (ن۔ و) پھیرے لگانا۔
بُرْتُقَالِیٌّ نارنجی رنگ۔	عَکَفَ (ض) کسی مقام میں عبادت کیلئے ٹھہرے رہنا
تَکَوَّنَ (۴) وجود پانا۔ بن جانا	عِنَایَۃٌ (مصدر) توجہ۔ متوجہ ہونا۔
تَحَلّٰی (۴۔ ی) آراستہ ہونا۔ زیور پہننا	قَوْسٌ (ج اَقْوَاسٌ و قِسِیٌّ) کمان
جِدٌّ۔ کوشش۔ چستی	قَوْسُ قُزَحٍ[1]۔ رنگ برنگ کی کمان جو آسمان کے اُفق میں بارش کے موسم میں نکلا کرتی ہے
جَلَّ (ن) بڑی شان والا ہونا۔	
(اَجَلُّ) بڑا عظیم الشان	کَأْسٌ (ج کُؤُوْسٌ) گلاس
جَمِیْلٌ۔ احسان۔ خوبصورت	کُوْبٌ (ج اَکْوَابٌ) پیالہ
حُلَّۃٌ (ج حُلَلٌ) لباس	لَا غَرْوَ۔ کوئی تعجب نہیں۔
خَلَّدَ (۲) ہمیشگی بخشنا	مَجْدٌ۔ عزت۔ بزرگی
رُکْنٌ (ج اَرْکَانٌ) ستون۔ خاندان یا جماعت کا ایک فرد۔ ممبر	مَدًی انتہا۔ درازی
	مَعِیْنٌ آب رواں چشمے سے بہتی ہوئی شراب
	وَافٰی (یُوَافِیْ) اچانک آپہنچنا۔ حق ادا کرنا۔

[1] قزح۔ جمع ہے قُزْحَۃٌ کی یعنی رنگ برنگ لکیریں۔ غیر منصرف ہے۔

مشق نمبر ۸۶

ذیل کے جملوں میں اسم غیر منصرف کی شناخت کرو:

(۱) الخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ اَرْبَعَةٌ - اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُم اَجْمَعِیْنَ] (۲) خُلَفَاءُ بَنِیْ اُمَيَّةَ اَرْبَعَةَ عَشَرَ - اَوَّلُهُمْ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْيَانَ وَاٰخِرُهُمْ مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُدَّةُ خِلَافَتِهِمْ اِثْنَتَانِ وَتِسْعُوْنَ سَنَةً[1] (۳) هَرَاةُ مَدِيْنَةٌ عَظِيْمَةٌ بِخُرَاسَانَ فُتِحَتْ فِیْ زَمَنِ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ (۴) قَوْسُ قُزَحَ قَوْسٌ عَظِيْمٌ يَظْهَرُ فِی السَّمَاءِ فِیْ اَيَّامِ الْمَطَرِ وَهُوَ يَتَكَوَّنُ مِنْ سَبْعَةِ اَلْوَانٍ اَحْمَرَ وَبُرْتُقَالِیْ وَاَصْفَرَ وَاَزْرَقَ وَنِيْلِیْ وَبَنَفْسَجِیْ وَاَخْضَرَ ۔

من القرآن

(۵) فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاۤءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ (۶) وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ (۷) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَاۤءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ (۸) اِنْ هِیَ اِلَّاۤ اَسْمَاۤءٌ سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَاۤؤُكُمْ (۹) مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِیْۤ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ؟ (۱۰) يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ[2] بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۔

[1] خلّد (۲) ہمیشہ قائم رکھنا ۔ مُخَلَّد: جو ہمیشہ ایک حال میں زندہ رکھا جائے ۔

مكتوب من الوالد الى ولده النجيب

بسم الله الرحمن الرحيم

ولدي المكرم

وعليك السلام ورحمة الله وبركاته وبعد تقبيل خديك والدعاء بدوام العافية عليك، أنبئك أنه وصلتنا رسالتك في التهنئة بالعيد (متعك الله بكثير من امثال هذا العيد)۔

لقد سُرِرنا سرورا عظيما بحسن تخيلك في ابداء معرفة جميلنا عليك فما كان اشد ابتهاجنا بقراءتها وما اعظم ارتياح اخوتك عمر وعثمان وعلي بسماعها واختيك زاهدة وطاهرة لرؤيتها۔

وافت رسالتك تقرءها تحليت من حلل الفضائل ومحاسن الشمائل وتبشر بحسن مستقبلك وبلوغ آمالك فحمدنا الله على عنايته بك بني انى أكرمك، فقال نبينا صلى الله عليه وسلم "أكرموا اولادكم" وامثالك احق بالاكرام۔

ارجو من الله انك ستصير رجلا ماهرا في الانشاء والمراسلة لاسرتك، وتزيدها مجدا على مجدها وتبقي مع الايام ذكرها والاشراف

نعم الاله على العباد كثيرة	واجلهن نجابة الاولاد
فلرب مولود اقام لوالده	شرفا يدوم على مدى الآباد
فدوام يا بني على جدك	تروا يسرنا في يومك وغدك والسلام

طالب نجاح ولده عبد الغفور

الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُوْنَ

اعراب الاسم (المرفوعات)

۱- حصہ اول سبق ۱۰ میں نیز مختلف مقامات میں تم پڑھ چکے ہو کہ اسم کو رفع کس کس موقع پر دیا جاتا ہے۔ اور نصب اور جر کس کس موقع پر۔ اس سبق میں اور آئندہ چند سبقوں میں وہی باتیں کسی قدر تفصیل اور اضافے کے ساتھ دوبارہ لکھی جائیں گی۔

۲- پہلے مختصر طور پر ہم تمہیں پھر یاد دلاتے ہیں کہ کن مقامات میں اسم مرفوع ہوتا ہے۔ کہاں کہاں منصوب ہوتا ہے اور کہاں مجرور:-

مَوَاضِعُ رَفْعِ الاسم

اسم جبکہ (۱) فاعل ہو (۲) یا نائب الفاعل ہو (۳) یا مبتدا ہو، (۴) یا خبر ہو- ان کو مرفوعات کہتے ہیں۔

مواضع نصب الاسم

جبکہ اسم (۱) مفعول بہ ہو (۲) یا مفعول مطلق ہو (۳) یا مفعول لہٗ ہو (۴) یا مفعول فیہ ہو (۵) یا مفعول معہ ہو (۶) یا حال ہو (۷) یا تمیز ہو (۸) یا مستثنٰی ہو (۹) یا منادٰی ہو (۱۰) یا لائے نفی الجنس کا اسم ہو (۱۱) یا اِنَّ اور اس کے اخوات کا اسم (۱۲) یا کانَ اور اس کے اخوات

کی خبر ہو۔ ان سب کو منصوبات کہتے ہیں۔
جبکہ اسم (۱) کسی حرف جر کے بعد واقع ہو (۲) یا مضاف کے بعد۔
یعنی مضاف الیہ ہو۔ انہیں مجرورات کہتے ہیں ٭
آگے چل کر ایک ایک کا بیان تفصیل کے ساتھ لکھا جائے گا۔ غور سے
پڑھو۔ اور یاد رکھو ٭

المرفوعات

(۱) الفاعل　و　(۲) نائب الفاعل

(۳) عربی میں فاعل اور نائب الفاعل کی جگہ فعل کے بعد ہے:
أَكْرَمَ زَيْدٌ خَالِدًا　اور　أُكْرِمَ خَالِدٌ
(۴) اگر فاعل یا نائب الفاعل کو فعل پر مقدم کر دیں تو ترکیب میں اسے
مبتدا کہیں گے اور جملہ اس کی خبر ہوگا۔ اس طرح ایک جملے کے دو جملے
ہو جائیں گے۔ ایک ضمنی چھوٹا (صغریٰ) دوسرا جو کہ سب پر حاوی ہوگا
بڑا (کبریٰ) چنانچہ زید اکرم خالدا جملہ اسمیہ ہوگا۔ اس طرح :۔

زَيْدٌ				مبتدا	مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ کبریٰ ہوا
أَكْرَمَ	فعل	جملہ فعلیہ ہو کر	خبر		
اس میں ضمیر هُوَ	فاعل				
خَالِدًا	مفعول				

۵۔ فاعل ظاہر ہو یعنی فعل کے بعد واقع ہو، تو فعل کو ہمیشہ واحد رکھا جائیگا۔ فاعل خواہ تثنیہ ہو خواہ جمع، حضرالولدان، الولدان الاولاد، حضرت المرءۃ، المرءتان، النساءُ (دیکھو سبق ۱۸-۱)۔

۶۔ تم نے سبق ۱۱ میں پڑھا ہے کہ فاعل جب جمع مکسر ہو (خواہ مذکر خواہ مؤنث ہو) تو فعل مُذکر بھی لا سکتے ہیں اور مؤنث بھی، حضرالرّجالُ بھی کہہ سکتے ہیں اور حضرت الرّجالُ بھی۔ حضرالنساءُ بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور حضرت النساءُ بھی جمع سالم مؤنث کے ساتھ بھی فعل کی تذکیر و تانیث کا اختیار ہے مگر جمع سالم مذکر کے ساتھ فعل مُذکر ہی رہے گا۔ اسلئے حضرالمسلمون ہی کہا جائے گا حضرت نہیں کہیں گے لیکن ابنٌ کی جمع سالم بَنُونَ (یا بَنِیْنَ) کا شمار اَبْنَاءٌ (جمع مکسّر) میں کیا گیا ہے۔ اس لئے اس کا فعل واحد مؤنث بھی لا سکتے ہیں اٰمنت بہٖ بنوا اسرائیل[1]

تنبیہ = تم پڑھ چکے ہو کہ ابن اصل میں بَنَوٌ ہے، اس لئے اس کی جمع سالم بَنَوُوْنَ ہوئی جسے مخفف کرکے بَنُوْنَ بنالیا۔

۷۔ فاعل مُضمر (ضمیر) ہو تو تذکیر و تانیث میں فعل و فاعل کی مطابقت ضروری ہے: حضرالاولاد وجلسوا۔ حضرت البنات وجلسنَ۔ اگر فاعل غیر عاقل کی جمع ہو تو اس کی ضمیر عموماً واحد مؤنث ہوا کرتی ہے کبھی جمع مؤنث بھی ہوتی ہے: اشتریت الکلاب فحرست

[1] بنوا کا نون اعرابی اضافت کی وجہ سے گرا دیا گیا ہے۔ (دیکھو سبق ۱۱)

یَا حَرَسَ بَیْتِی۔ اگر کلاب کی جگہ عاقل کی جمع ہوتی تو جمع مذکر کا صیغہ استعمال کیا جاتا: اِسْتَأْجَرْتُ الْغِلْمَانَ فَحَرَسُوا بَیْتِی کہا جاتا۔

۸۔ عربی میں فاعل کا مقام فعل کے بعد بلا فصل ہے۔ اس کے بعد مفعول کا مقام ہے۔ اگرچہ اس ترتیب کا قائم رکھنا ہمیشہ ضروری نہیں کبھی فعل وفاعل کے درمیان کوئی فاصل بھی آسکتا ہے: قرء الیوم علیٌّ کتابا۔ کبھی مفعول کو فاعل پر بلکہ فعل پر بھی مقدم کر دیتے ہیں: قرء کتابا علیٌّ۔ کتابا قرء علیٌّ۔ لیکن فاعل کو فعل پر مقدم نہیں کر سکتے۔ مقدم کریں تو فاعل نہیں بلکہ مبتدا کہلائے گا۔

فاعل کو کہاں مقدّم کرنا واجب ہے اور کہاں مؤخّر کرنا؟

۹۔ ذیل کی صورتوں میں فاعل کو مفعول پر مقدم رکھنا واجب ہے:-

(۱) جبکہ فاعل اور مفعول دونوں کے دونوں ظاہری اعراب سے معرّیٰ ہوں اور دونوں میں فاعل اور مفعول ہونے کی صلاحیت ہو پھر امتیاز کا کوئی قرینہ بھی نہ ہو: اکرم یحیٰی عیسیٰ (یحیٰی نے عیسیٰ کی تعظیم کی)۔ اگر عیسیٰ کو مقدّم کر دیں تو اسی کو فاعل سمجھا جائے گا اور متکلم کا مقصد فوت ہو جائیگا۔ البتہ اَکَلَ یَحْیَی الْکُمَّثْرٰی (یحیٰی نے امرود کھایا) جیسی مثالوں میں فاعل کو مؤخر کرنا جائز ہے۔ کیونکہ کُمَّثْرٰی کوئی ایسی چیز نہیں جو یحیٰی کو کھا جائے۔

(۲) جبکہ مفعول اِلّا یا اس کے ہم معنی لفظ کے بعد واقع ہو: ما اکرم

---

[1] اِسْتَأْجَرَ (۱۔) نوکر رکھنا۔ مزدوری پر لگانا۔ کرایہ سے لینا۔ [2] جمع ہے غلام کی۔ یعنی نوجوان لڑکا۔

نہیں کی)۔ الّا علیًّا اکرم زیدٌ علیؓ (زید نے علیؓ کے سوا کسی کی تعظیم نہیں کی)، اگر مفعول کو مقدّم کر دیں اور کہیں ما اکرم علیًّا الّا زیدٌ۔ (زید کے سوا علی کی کسی نے تعظیم نہیں کی)، تو مطلب ہی فوت ہو جائے گا۔ انّما بھی حصر کے معنے دیتا ہے: انّما اکرم زیدٌ علیًّا (زید نے صرف علی کو تعظیم دی)، یہی معنی پہلے جملے کے ہیں اس میں بھی فاعل کا مقدّم کرنا واجب ہے ورنہ مطلب بدل جائے گا۔

(۱۰) ذیل کی صورتوں میں فاعل کو مفعول سے مؤخر کرنا واجب ہے:۔

(۱) جبکہ فاعل کے ساتھ مفعول کی طرف لوٹنے والی ضمیر لگی ہو:

اکرم خالدًا قومُہ[1]۔ اس مثال میں قوم فاعل ہے۔ اس کے ساتھ ہٗ کی ضمیر ہے جو خالدًا (مفعول) کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اگر قومُہ خالدًا کہیں تو اضمار قبل الذکر (ذکر سے پہلے ضمیر پھیر دینا) لازم آئیگا۔ اور یہ بات عربی زبان میں عمومًا معیوب مانی جاتی ہے۔

تنبیہ:۔ تم نے اوپر پڑھا ہے کہ ترتیب میں درحقیقت فعل کے بعد فاعل کا رتبہ ہے اور اس کے بعد مفعول کا۔ چاہے بظاہر مفعول کو مقدم ہی کر دیں لیکن رتبے میں تو فاعل کے بعد ہی سمجھا جائیگا۔ پس مذکورہ مثال میں قومُہ کو مقدم کریں تو ہٗ کی ضمیر ایک ایسے اسم کی طرف لوٹیگی جو لفظًا ورتبتًا ضمیر سے مؤخر ہے۔ اور یہ جائز نہیں۔ البتہ اگر مفعول کے ساتھ فاعل کی ضمیر لگی ہو تو اضمار قبل الذکر جائز ہوگا۔ اکرم قومَہٗ خالدٌ[2] کہہ سکتے

[1] خالد کو اس کی قوم نے عزت دی۔ [2] خالد نے اپنی قوم کی عزت کی۔

ہیں کیونکہ خالد اگرچہ لفظاً ضمیر کے بعد آیا ہے لیکن فاعل ہونے کی حیثیت
سے وہ رُتبۃً مقدم ہے ؛

(۲) جبکہ فاعل اِلَّا کے بعد واقع ہو مثلاً اکرم عَلیًّا اِلّا زیدٌ یا غیرُ
زیدٍ اس موقع پر فاعل کو مقدم کرنے سے مطلب بگڑ جائے گا ؛

(۳) یا مفعول فعل کے ساتھ متصل ہو تو مجبوراً فاعل کو مؤخر کرنا ہی
پڑیگا: ضَرَبَكَ زَیدٌ ۔ اس مثال میں (كَ) مفعول ہے جو فعل سے متصل ہے ؛

۱۱ تم نے درس ۱۷ میں پڑھا ہے کہ بعض افعال کے مفعول دو اور تین بھی
آتے ہیں۔ مگر ان کے مجہول کا نائب الفاعل جو مرفوع ہوتا ہے وہ ایک ہی
ہوگا۔ بقیہ مفعول بدستور منصوب رہیں گے؛ عَلِمَ زَیدٌ حامِدًا غَنِیًّا (زید نے
حامد کو غنی سمجھا) اس کو مجہول بنائیں تو کہیں گے عُلِمَ حامِدٌ غَنِیًّا

تنبیہ ۲۔ تم نے سبق ۱۴، ۱۵ اور ۲۵ میں فعل معروف کو مجہول
بنانیکا طریقہ پڑھ لیا ہے۔ بوقت ضرورت اس کے مطابق مجہول بنالیا کرو

۱۲ مصدر اور بعض اسماء مشتقہ (دیکھو سبق ۲۲) کا بھی فاعل
و مفعول آیا کرتا ہے۔ اور وہ بھی فعل کی طرح فاعل کو رفع اور مفعول کو
نصب دیتے ہیں : جاءَ السَّابِقُ فَرَسُهُ فَرَسَ زَیدٍ (وہ آیا جس کا گھوڑا زید کے گھوڑے
سے آگے بڑھ گیا) اس مثال میں پہلا فرسُ السَّابِق کا فاعل ہے۔ اور دوسرا
مفعول ہے۔ یہاں اَلْ اسم موصول ہے پس السَّابِق کا مطلب اَلَّذِیْ سَبَقَ

ہے (دیکھو سبق ۴۲-۶)

مصدر اور اسماء مشتقہ کا تفصیلی بیان اگلے سبقوں میں آئیگا۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۹

اِبْتَلٰی (ے۔ و) مبتلا ہونا۔ آزمانا	بَیْضَۃٌ (ج بَیْضٌ) انڈا
اِسْتَرَقَ (۱۰) نکال لینا۔ اچک لینا	بِیْعَۃٌ (ج بِیَعٌ) گرجا۔ عیسائیوں کا معبد
اَلْہٰی (ا۔ و) غفلت میں ڈالنا۔	بَغْتَۃً اچانک
جَرَّ (ن) کھینچنا۔ کسی اسم کو زیر دینا۔	جِلْدٌ (جُلُوْدٌ) کھال
حَضَنَ (ض) انڈے سینا بچہ سنبھالنا	حِیْنٌ (ج اَحْیَانٌ) وقت
رَاوَدَ (۳) برائی کی رغبت دینا	زُمْرَۃٌ (ج زُمَرٌ) ٹولی۔ گروہ
رَاوَدَ عن نفسہ کسی کے ساتھ بری خواہش کا ارادہ کرنا	سَاحِرٌ (ج سَحَرَۃٌ) جادوگر
قَطَعَ (عن ن) تعلق کاٹ دینا	سَاحَۃٌ میدان۔ صحن
لَامَ (ن و) ملامت کرنا	شَحْمٌ (ج شُحُوْمٌ) چربی۔
مَزَّقَ (۲) نوچ پھاڑ کر ٹکڑے کر دینا۔	شَمْعٌ (ج شَمَعَاتٌ) موم بتی۔ چراغ
وَثَبَ (یَثِبُ) حملہ کرنا چھلانگ مارنا	صَحِیْحٌ (ج اَصِحَّاءُ) تندرست
ھَدَمَ (ض) ڈھا دینا	صَوْمَعَۃٌ (ج صَوَامِعُ) عیسائیوں کی خانقاہ
اَعْرَابِیٌّ (ج اَعْرَابٌ) دیہاتی	طَائِرٌ (ج طَیْرٌ اور طُیُوْرٌ) پرندہ
بَعْرٌ مینگنی	عَرَّافٌ بڑا پہچاننے والا۔ چالاک آدمی

فَأْرَةٌ (ج فِئْرَانٌ) چوہا۔ چوہیا	لَبِسَ لباس
فَرْخٌ (ج أفْرَاخٌ) اور فُرُوخٌ۔ چوزہ۔ پرندے کا بچہ	مُبَاغَتَةٌ (۳۔ مصدر ہی) اچانک حملہ کرنا
فَرِيسٌ یا فَرِيسَةٌ (ج فَرَائِسُ) وہ جانور جسے شیر یا کوئی درندہ شکار کرے	نَعْلٌ (ج نِعَالٌ) جوتا
فَتًى (ج فِتْيَانٌ) جوان غلام	وَبَرٌ (أوْبَارٌ) اونٹ وغیرہ کے موٹے بال
	وَقُودٌ ایندھن

مشق نمبر ۵۸

تنبیہ۔ ذیل کے جملوں میں فاعل ظاہر اور مضمر کو پہچانو اور فعل و فاعل کی مطابقت و عدم مطابقت کے مواقع میں غور کرو۔ نیز دیکھو کہ فاعل کس جگہ وجوباً مقدم اور کس جگہ وجوباً مؤخر ہے۔

(۱) جاء یا جاءت أحبّتي وجلسوا عندي ليسئلوا عن أحوال السّفر (۲) ولو انتفع المتكبّرون حينا يسقطون أخيرًا (۳) لا يعرف یا لا تعرف الأصحّاءُ قيمةَ الصّحّة حتّى يُبتلوا بالمرض (۴) جاء یا جاءت نسوةُ القريةِ يشتكين غفلةَ الحكومة عن تعليم أولادهنّ وصحّتهم (۵) تحضن الطّيرُ بيضَها و تحفظ یا يحفظن فروخها (۶) أحسن إلى أقاربك ولو قطعوا عنك (۷) الأمراء يسافرون في الطّيّارات بتمام الرّاحة وهي تطير بهم وتوصلهم إلى منازلهم سريعًا مع السّلامة۔ وتتقطّع المسافةَ الفقراءُ يمشون بأرجلهم حينا ويسافرون بالقطار أو السّفينة

حِيْنًا ويَبلغُوْنَ منازلهم بتمام المُشقّة۔ مع هٰذا نرى المساكين ينسون
المشقّة اذا بلغوا منازلهم ويحمدون الله بخلاف الامراء فانّهم ما داموا
في الطيارة يذكرون الله خوفا من الموت ولمّا نزلوا منها ينسون ما اعطاهم
ربّهم من نعمائه لا يشكرون الله بل يشتكون التّعب ثم يشتغلون
في اللّهو واللّعب فلا تكن منهم ايّها المسلم العاقل بل كن شاكرا
على ما اعطاك ربّك من نعمة الحياة والصحّة والايمان۔

مشق من القرآن نمبر ۸۹

(۱) قال نسوةٌ في المدينة امرأتُ العزيز تراود فتٰها عن نفسه (۲) قالت
فذٰلكنّ الّذي لمتُنّنِي فيه (۳) قالت الاعراب اٰمنّا قل لم تؤمنوا
ولٰكن قولوا اسلمنا ولمّا يدخل الايمانُ في قلوبكم (۴) اذا جاءك
المنافقون قالوا نشهد انّك لرسول الله والله يعلم انّك لرسوله
والله يشهد انّ المنافقين لكاذبون (۵) اذا جاءك المؤمنٰتُ يبايعنك
على ان لا يشركن بالله (۶) يا ايّها الّذين اٰمنوا لا تلهكم اموالكم
ولا اولادكم عن ذكر الله (۷) اُلقي السّحرةُ ساجدين۔
(۸) وسيق الّذين اتّقوا ربّهم الى الجنّة زمرا (۹) ولولا دفع الله
النّاس بعضهم ببعضٍ لهدّمت صوامعُ وبيعٌ وصلواتٌ ومساجد يذكر فيها
اسم الله كثيرا (۱۰) واذ ابتلى ابراهيم ربّه بكلمٰتٍ فاتمّهنّ

مشق　　اُردو سے عربی بناؤ　　نمبر ۹

کہا جاتا ہے کہ (اِنَّ) شیر کو اتنی طاقت بخشی گئی ہے کہ وہ ایک ضرب (ضربۃ) میں بڑے بیل کو مار ڈالتا ہے۔ وہ اکثر (فی الاکثر) رات کو شکار کے لئے اپنے غار سے نکلتا ہے۔ وہ اپنے شکار پر اچانک حملہ کرتا ہے جیسا کہ (کما اَنَّ) بلی چوہیا پہ جھپٹتی ہے۔ اس کی دونوں آنکھیں (ایسی) بنائی گئی ہیں کہ وہ (بِاَنَّہٗ) رات کی تاریکی میں (ایسا ہی) دیکھتا ہے۔ جیسا کہ وہ (کَمَا اَنَّہٗ) دن کی روشنی میں دیکھتا ہے۔ تمام حیوانات اس سے ڈرتے ہیں اسی لئے اسے جانوروں کا بادشاہ کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اس کے شر سے بچائے۔

سوالات نمبر ۱۹

(۱) فاعل اور نائب الفاعل کا اصل مقام کہاں ہے اور مفعول کا کہاں ہے

(۲) اگر فاعل یا نائب الفاعل کو فعل پر مقدم کر دیں تو ترکیب میں اسے کیا کہا جائیگا۔؟

(۳) اکرم زیدٌ عمرًا اور زیدٌ اکرم عمرًا کی تحلیل کرو۔

(۴) فاعل یا نائب الفاعل ظاہر ہو تو فاعل کے اختلاف سے فعل میں کیا تغیر ہوگا اور مُضْمَر ہو تو کیا تغیر ہوگا ؟

(۵) جمع مذکر سالم کے ساتھ فعل کا کیا صیغہ ہوگا اور جمع مؤنث سالم کے ساتھ فعل کا کیا صیغہ ہوگا۔؟

(۶) فاعل کو مفعول پر کہاں مقدم رکھنا واجب ہے اور کہاں مؤخر کرنا واجب ہے؟

(۷) جن فعل متعدی کے دو یا تین مفعول آتے ہیں ان کو مجہول بنا دیا جائے تو کتنے نائب الفاعل کو رفع دیا جائیگا۔؟

(۸) ذیل کے جملوں میں فعل معروف کو مجہول بناؤ اور فاعل کو حذف کرکے مفعول کو نائب الفاعل بناؤ:۔

۱ یخدع العرّافون الجهلاءَ ویستنزفون اموالهم۔

۲ یستخدم[۵۸] الانسانُ الخیلَ لجرّ العربات ومباغتة العدوّ فی ساحة القتال

۳ یأکل العرب لحم الجمل ویصنعون من وبره الملبوسَ ومن جلده النّعالَ ومن شحمه الشمع ومن بعره الوقودَ

۴ أعطینا السائل درهمین

۵ أعطیت اخاك کتابًا

۶ رزقکم الله علمًا نافعًا

[۵۸] اِسْتَخْدَمَ (۱۰) خدمت لینا، کام میں لگانا۔

الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْخَمْسُوْنَ

المرفوعات (۲) اَلْمُبْتَدَءُ (۲) اَلْخَبَرُ

۱۔ تم پڑھ چکے ہو کہ جملۂ اسمیہ کے پہلے جزو کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں اور دونوں حالت رفعی میں رہتے ہیں (دیکھو سبق ۶)

تنبیہ :- لیکن مبتدا یا خبر کو نصب دینے والا کوئی عامل جملۂ اسمیہ پر داخل ہو تو انہیں نصب دیا جائے گا: اِنَّ الْاَرْضَ مُدَوَّرَةٌ۔ کَانَ خَالِدٌ شُجَاعًا۔

۲۔ مبتدا مفرد[1] بھی ہوتا ہے مرکب ناقص (مرکب توصیفی اور مرکب اضافی) بھی ہوتا ہے۔ مگر جملہ یا شبہ جملہ (یعنی ظرف یا جار مجرور) نہیں ہو سکتا۔

۳۔ خبر کی جگہ اسم مفرد بھی آ سکتا ہے، مرکب ناقص، مرکب تام یعنی جملہ بھی اور شبہ جملہ بھی۔ دیکھو نیچے کی مثالیں:-

اَلْوَلَدُ طَيِّبٌ مبتدا اور خبر دونوں مفرد ہیں	زَيْنَبُ ذَاتُ جَمَالٍ خبر مرکب اضافی ہے
اَلْوَلَدُ الْمُطِيعُ طَيِّبٌ مبتدا مرکب توصیفی ہے	اَلْمُجْتَهِدُ يَفُوزُ خبر فعل ہو جو جملۂ فعلیہ ہے۔
كِتَابُ الْوَلَدِ طَيِّبٌ مبتدا مرکب اضافی ہے۔	حَامِدٌ اَبُوْهُ عَالِمٌ[2] خبر جملۂ اسمیہ ہے
زَيْدٌ رَجُلٌ صَالِحٌ خبر مرکب توصیفی ہے	اَلْكِتَابُ فَوْقَ الْمِنْضَدَةِ[3] خبر ظرف ہے۔

[1] یہاں مفرد سے مراد غیر مرکب ہے۔ خواہ واحد ہو خواہ تثنیہ و جمع۔ [2] لفظی معنی ہوں گے۔ حامد اس کا باپ عالم ہے یعنی حامد کا باپ عالم ہے۔ [3] مِنْضَدَۃٌ = میز۔

الدنانیرُ فی الصندوقِ - خبر جار مجرور ہے۔

۴۔ خبر جملہ ہو (خواہ اسمیہ خواہ فعلیہ) تو اس میں ایک ایسی ضمیر ضروری ہے جو مبتدا کی طرف راجع ہو۔ دیکھیے چھٹی مثال میں یفوزُ کے اندر ھُوَ کی ضمیر پوشیدہ ہے جو مبتدا کی طرف لوٹتی ہے اور وہی فاعل ہے۔ اس لئے فعل اور فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہوگیا ہے۔ پھر یہی جملہ فعلیہ خبر واقع ہوا ہے۔ مبتدا (المجتھد) کی

۵۔ اسی طرح ساتویں مثال میں ابوہ عالم میں ضمیر ہے جو مبتدا (زید) کی طرف راجع ہے۔ اَبُوْہُ مضاف اور مضاف الیہ مل کر مبتدا اور عالمٌ خبر۔ یہ جملۂ اسمیہ صغریٰ خبر ہے زید کی، جو کہ جملہ کبریٰ کا مبتدا ہے۔

۶۔ ایک مبتدا کی متعدد خبریں بھی ہو سکتی ہیں: ھوالغفور الودود۔ ذوالعرش المجید۔ اس مثال میں ھو مبتدا ہے باقی چاروں اسم اس کی خبریں ہیں۔

کبھی جملے میں ترتیب وار کئی مبتدا ہوتے ہیں اور اسی ترتیب سے ہر ایک کی خبریں ہوتی ہیں: حامد وخالد وصالح جالس وقائم وراکب (حامد بیٹھا ہے خالد کھڑا ہے اور صالح سوار ہے)۔ اس ترکیب کو لفّ و نشر مرتّب کہا جاتا ہے

کہاں کہاں خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا واجب ہے؟

۷۔ دراصل مبتدا کا مقام خبر سے مقدم ہے مگر ذیل کی صورتوں میں خبر کو مقدم کرنا اور مبتدا کو مؤخر کرنا واجب ہے:-

(۱) جبکہ خبر اسم استفہام ہو: اینَ زیدٌ؟ کیف ابوك۔؟ إن

مثالوں میں اَیْنَ اور کَیْفَ خبر ہیں کیونکہ ان میں ظرفیت کے معنی ہیں اس لئے وہ مبتدا نہیں بن سکتے۔ ان کو مؤخر اس لئے نہیں کر سکتے کہ اسماء استفہام ہمیشہ صدرِ کلام میں (جملے کے شروع میں) آیا کرتے ہیں۔ چاہے مبتدا ہوں چاہے خبر۔

تنبیہ ۲۔ اَیْنَ، اَنّٰی، مَتٰی، اَیَّانَ اور کَیْفَ میں ظرفیت کے معنے ہیں اس لئے وہ ہمیشہ خبر ہوں گے اور مَنْ، ما وغیرہ بقیہ اسماء استفہام ہمیشہ مبتدا ہوں گے۔

(۲) یا مبتدا کے ساتھ ایسی ضمیر متصل ہو جو خبر کے کسی جزو کی طرف راجع ہو: فِی الدَّارِ صَاحِبُهَا (گھر میں اس گھر کا مالک ہے) اس جملے میں "صاحبہا" مبتدا مؤخر ہے اور "فی الدار" خبر مقدم ہے۔ کیونکہ مبتدا کے ساتھ خبر "دار" کی طرف لوٹنے والی ضمیر لگی ہوئی۔ اگر مقدم کریں تو اِضمار قَبلَ الذِّکر لازم آئیگا۔

(۳) جبکہ مبتدا نکرہ ہو اور خبر ظرف یا جار مجرور ہو: عِندِی ثَوبٌ، فِی الدَّارِ رَجُلٌ۔ ان دونوں جملوں میں ثوب اور رجل مبتدا مؤخر ہیں۔

(۴) جبکہ مبتدا پر خبر کا حصر ہو یعنی مبتدا اِلَّا کے بعد واقع ہو: مَا خَاسِرٌ اِلَّا الْکَسْلَانُ (سست کے سوا کوئی خسارہ پانے والا نہیں) مبتدا الکسلان ہے۔ مقدم کر دیں تو مطلب بگڑ جائیگا۔

تنبیہ ۳۔ مبتدا اور خبر کی پہچان یہ ہے کہ جملے میں جس کے بارے میں کچھ کہا جائے

وہ تو مبتدا ہے اور جو کچھ کہا جائے وہ خبر ہے۔ فعل اور ظرف کبھی مبتدا نہیں بن سکتے۔

مشق ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو۔ نمبر ۹۱

اللّٰہ یعلمُ الغیبَ۔ اِنَّ من البیان لَسِحرًا۔ کیف حالُک؟

(اللّٰہ) مبتدا، مرفوع (یَعلمُ) فعل مضارع، اس میں ضمیر مستتر ہے جو مبتدا کی طرف راجع ہے۔ وہی فاعل ہے، (الغیبَ) مفعول بہ منصوب ہے فعل و فاعل اور مفعول ملکر جملۂ فعلیہ ہوکر خبر ہے، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ہوا۔

(اِنَّ) حرف مُشَبَّہ بالفعل ناصب اسم ہے۔ (مِنْ) حرف جرّ (البیانِ) مجرور۔ جار مجرور مل کر خبر مقدم ہے محلاً مرفوع۔ (لَ) حرف تاکید غیر عامل ہے (سِحرًا) مبتدا مؤخر ہے۔ کیونکہ نکرہ ہے اور اس کی خبر مقدم جار مجرور ہے۔ اِنَّ کی وجہ سے مبتدا منصوب ہے۔

مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(کَیفَ) اسم استفہام مبنی ہے، خبر مقدّم ہے۔ اس لئے محلاً مرفوع سمجھا جائیگا۔ (حالُکَ) مضاف اور مضاف الیہ مل کر مبتدا ہے۔ اس لئے مرفوع ہے۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۵۰

أَغْضَبَ (۱) غصہ میں لانا	خَیِّرٌ سخی
آنِیَۃٌ (ج اَوَانٍ) برتن	رَائِحَۃٌ (ج رَوَائِحُ) بُو
إِطْمِئْنَانٌ (۱- مصدر) کھنکھانا	سَتَرَ (ن) ڈھانک دینا۔ چھپا دینا۔ پردہ پوشی کرنا
بَدْرٌ (ج بُدُوْرٌ) ماہِ کامل۔ پورا چاند	سَنَا چمک۔ دمک
بَطَالَۃٌ سستی۔ بیکاری	شُرُوْقٌ طلوع ہونا
تَوْحِیْدَۃُ الْحُسْنِ یکتائے حسن مصری شاعرہ تیموریہ کی بیٹی کا نام ہے۔	کَدٌّ مشقت۔ تکلیف
تَحْرِیْکَۃٌ (۲ مصدر) ہلانا۔ حرکت	لَھْفٌ سخت افسوس
تَحَجَّبَ (۴) حجاب کر لینا۔ چھپ جانا	مَنْطِقٌ گفتگو
تَنَقَّبَ (۴) نقاب ڈال لینا۔ منہ چھپا لینا	مُتَمَرِّدٌ سرکش
تَسْکِیْنَۃٌ (۲- مصدر) سکون۔ ٹھہرنا	مِسْکٌ مُشک
جَفْنٌ (ج اَجْفَانٌ) پلک	وَرٰی مخلوقات

مشق نمبر ۹۲

تنبیہ ۴ ذیل کے جملوں میں مبتدا اور خبر پہچانو اور دیکھو بعض جملوں میں خبر مقدم ہے اس کی وجہ معلوم کرو۔

(۱) المسلم لایخاف الموت (۲) خیرالناس من ینفع الناس (۳) اَلْاٰنِیَۃُ

تُمتحن بالاطنان والانسان بالمنطق (۴) اما فی الکسلان تقتله فان بدایه نابیان العمل (۵) لکل فرعونٍ موسٰی (۶) عند التلمیذ کتابٌ (۷) لی حاجةٌ (۸) اِنّ لی حاجةً (۹) متٰی نصرُ اللهِ (۱۰) اَفِی اللهِ شکٌّ؟ (۱۱) لنا علمٌ وللجهّال مالٌ (۱۲) فی البستان اَزهارُها (۱۳) کلامُ الملوکِ ملوکُ الکلام (۱۴) امّ العیوب البطالة (۱۵) البطالة اُمّ الاختراع (۱۶) حامل المسك لا تخفٰی رائحتُه (۱۷) الجملة المرکبة من الفعل والفاعل تُسمّٰی جملةً فعلیّةً (۱۸) اِنّ مع العُسرِ یُسرًا۔

اشعار

ذیل کے اشعار میں فاعل، نائب الفاعل، مبتدا اور خبر پہچانو

(۱) وللهِ فی کلِّ تحریکةٍ وفی کل تسکینة شاهدٌ
وفی کل شیءٍ له اٰیةٌ تدلّ علی انّه واحدٌ

(۲) سُتِرَ السَّنا وتحجّبت شمس الضُّحٰی وتغیّبت بعد الشروق بُدورُ

(۳) لهفی علی توحیدة الحُسن التی قد غاب عنّی بدرُها المستورُ

(۴)[*] قلبی وجفنی واللسان وخالقی راضٍ وباكٍ، شاکرٌ وغفورٌ

(۵) اِنّ الاکابرَ یحکمون علی الورٰی وعلی الاکابرِ تحکمُ العلماءُ

(۶) یجود علینا الخیّرون بمالِهم ونحن بمال الخیّرین نجودُ

(۷) بقدرِ الکدِّ تُکتسبُ المعالی ومن طلب العُلٰی سهرَ اللیالی

ا؎ یہ تین اشعار اس مشہور مرثیہ کے ہیں جو شاعرہ عقلی سیدہ عائشہ تیموریہ (متولدہ ۱۲۵۶ھ) نے اپنی بیٹی توحیدہ کی وفات پر کہا تھا
[*] پہلے مصرع میں چار مبتدا ہیں دوسرے میں چار خبریں ترتیب وار ہیں۔ اس ترتیب کو لف و نشر مرتب کہتے ہیں۔ ۱۲

سوالات نمبر ۲۰

(۱) مبتدا اور فاعل میں کیا فرق ہے؟

(۲) فاعل اور نائب الفاعل میں کیا فرق ہے؟

(۳) جملے میں مبتدا اور خبر کی شناخت کیسے ہوتی ہے؟

(۴) کون کون سے موقع پر خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا ضروری ہے؟

(۵) فاعل اسم ظاہر ہو تو فاعل کے اختلاف سے فعل میں کیا تغیرات ہوں گے؟

(۶) ذیل کے جملوں میں فاعل و نائب الفاعل کو مبتدا سے اور مبتدا کو فاعل یا نائب الفاعل سے تبدیل کرو۔

يُعْرَفُ الانسان بالمنطق[۳]

لا ينفع العلم بغير العملِ

لا يُكْرِمُ البخلاءُ ولا يُهانُ الاسخياءُ

حضرتِ الشهودُ وشهدوا بالحقِّ

الحديد يوجد في المعدِن مخلوطاً بالترابِ

أُعْطِيَ السائلانِ دينارينِ

الأحمق لا يجد لذّة الحكمة

(۷) ذیل کے جملوں میں مبتدا کو جمع بناؤ۔ اور حسب قاعدہ خبر کو مبتدا کے مطابق بناؤ۔

أين المنزلُ؟

ما اسم ولدك؟

المرأة الصالحة تسُرُّ زوجَها

الولد الذي يُحسِن القراءة فله الجزاء

في الدار راجدودٌ صاحبُها وعلى الشجرة ثمرها

الابن الفاقد[۱] الادبِ عارٌ[۲] لابيه

(۸) پانچ جملے ایسے بناؤ جن میں خبر جملہ ہو اور پانچ میں شبہ جملہ ہو اور پانچ جملے ایسے بناؤ۔ جن میں خبر کا مقدم کرنا واجب ہوتا ہے۔

---

۱ بے ادب۔ ۲ عار کی جمع مکرر اعیار ہے۔ یعنی عیب۔ ۳ گفتگو

الدَّرسُ السِّتُّونَ

المنصوبات

(۱) المفعول بہ

۱۔ مفعول بہ (جو عام طور پر محض مفعول کہلاتا ہے) وہ اسم ہے۔ جس پر فاعل کا فعل (کام) واقع ہو۔

۲۔ اکثر مُتعدّی افعال کا ایک ہی مفعول آتا ہے۔ بعض کے دو دو اور بعض کے تین تین مفعول بہ آتے ہیں۔ عَلِمَ، حَسِبَ، وَجَدَ، جَعَلَ، اِتَّخَذَ کے دو دو مفعول آتے ہیں اور اَعْلَمَ کے تین: عَلِمَ حامدٌ علیًّا عالمًا اَعْلَمَ حامدٌ محمودًا علیًّا عالمًا (حامد نے محمود کو علی کو عالم بتایا یعنی محمود کو خبر دی کہ علی عالم ہے)

۳۔ مفعول بہ کے لئے فعل میں کوئی تغیّر نہیں ہوتا: یُکْرِمُ زیدٌ اُمَّہٗ واباہ واَخَوَیْہِ وعمّاتِہٖ والاقربینَ۔

۴۔ مفعول بہ اسم ظاہر بھی ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثال میں لکھا گیا اور اسم ضمیر بھی ہوتا ہے: اَرْشَدَنِیَ العلمُ وایّاکَ وایّاھُم۔ اس میں پہلا مفعول ضمیر متکلم منصوب متصل ہے، دوسرا اور تیسرا ضمیر منصوب منفصل۔

۵۔ تم پڑھ چکے ہو کہ دراصل مفعول کی جگہ فاعل کے بعد ہے۔ اگرچہ تقدیم بھی جائز ہے لیکن جب فاعل اور مفعول میں التباس (مشابہت) ہو اور شناخت کا

کوئی قرینہ بھی نہ ہو تو مفعول کو مؤخر ہی رکھنا چاہئے۔ (دیکھو سبق ۵۸ - ۱۰)

۶۔ ذیل کی صورتوں میں مفعول کا مقدم کرنا واجب ہے:۔

(۱) جبکہ فاعل کے ساتھ ایسی ضمیر لگی ہو جو مفعول کی طرف راجع ہو: أكرمَ الأستاذَ تلميذُه ۔

(۲) جبکہ مفعول کی ضمیر فعل کے ساتھ متصل ہو: أكرمَني الأميرُ ۔

(۳) جبکہ فاعل پر حصر کیا جائے: إِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِن عِبَادِهِ العُلَمَاءُ (اللہ کے بندوں میں اللہ سے صرف علم والے ہی ڈرتے ہیں) اس مفہوم کو اس طرح بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔ لا يخشى اللهَ من عباده إلّا العلماءُ۔

(۴) جبکہ مفعول ایسا لفظ ہو جس کے لئے کلام کی صدارت ضروری ہو۔ اور وہ اسماء استفہام، اسماء شرط اور کم خبریہ ہیں: مَنْ رَأَيْتَ؟ ما تُرِيدُ؟ ما تَفْعَلْ مِنْ خَيْرٍ تُجْزَ بِهِ (دیکھو سبق ۵۶ - ۲) كم كتاباً قرأتَ؟ كم كتابٍ قرأتُ (اس میں کم خبریہ ہے)۔

اس صورت میں مفعول کو صدارت کلام کیلئے فعل پر بھی مقدم کرنا پڑتا ہے:۔

۷۔ ذیل کے تین مقاموں میں صرف مفعول بہ مذکور ہوتا ہے اور فعل وفاعل دونوں مقدر رہتے ہیں:۔

تحذیر

(۱) تحذیر (ڈرانا بچانا) کے موقع پر: اَلْكَسَلَ اَلْكَسَلَ (سستی سے

سستی سے یعنی سستی سے پرہیز کر) گویا در اصل اِحْذَرِ الْکَسَلَ۔ پس اِحْذَرْ جو کہ فعل با فاعل ہے یہاں مقدر ہے۔ اس صورت میں مفعول کو مکرر لانا پڑتا ہے۔ اسی طرح اِیَّاکَ وَالْکَسَلَ (اپنے آپ کو اور سستی کو یعنی اپنے آپ کو سستی سے دور رکھ اور سستی کو اپنے سے دور رکھ۔ گویا اصل میں احذر نفسک من الکسلِ وَالْکَسَلَ مِنْکَ۔ اِحْذَرْ کی جگہ اِتَّقِ یا اَبْعِدْ (دور کر) بھی مقدر سمجھ سکتے ہیں۔

اِغْرَاءٌ

(۲) اِغْرَاء (اکسانا) کے موقع پر: اَلْاِجْتِهَادَ اَلْاِجْتِهَادَ (کوشش کوشش کو یعنی کوشش کو لازم بنالو) گویا در اصل اَلْزِمِ الْاِجْتِهَادَ ہے۔ اسی طرح اَلْمُرُوْءَۃَ وَالنَّجْدَۃَ (مروت اور شرافت کو لازم پکڑو) یہاں بھی اِلْزَمْ جو کہ فعل یا فاعل ہے مقدر ہے۔

اِخْتِصَاصٌ

(۳) اختصاص (مخصوص کرنا، مراد لینا) نَحْنُ مَعَاشِرَ[1] الْاَنْبِیَاءِ لَا نَرِثُ وَلَا نُوْرَثُ (ہم یعنی پیغمبر لوگ نہ [کسی کے] وارث ہوتے ہیں نہ ہمارے مال و متاع کا کوئی وارث ہوتا ہے) اس جگہ لفظ اَخُصُّ[2] یا اَعْنِیْ[3] کو مقدر مان لیا جاتا ہے۔ اور لفظ "مَعَاشِرَ" کو اس کا مفعول سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح نَحْنُ الْعَرَبَ نَحْنُ الْمُسْلِمِیْنَ وغیرہ کہا جائے گا۔

---

[1] مَعْشَرٌ (ج مَعَاشِرُ) گروہ جماعت۔ [2] میں مخصوص کرتا ہوں۔ [3] میں مراد لیتا ہوں۔

۸۔ مذکورہ تینوں مقامات تو قیاسی ہیں جن کے قیاس پر بہتیری مثالیں بنائی جا سکتی ہیں۔ ان کے علاوہ چند مقامات سماعی ہیں جن میں فعل و فاعل کو حذف کر کے صرف مفعول بہ بولا جاتا ہے۔ کسی آنے والے کے خیر مقدم کے وقت صاحب خانہ کہتا ہے اَهْلاً وَسَهْلاً وَمَرْحَبًا = اَتَيْتَ اَهْلاً[1] وَوَطِئْتَ سَهْلاً وَصَادَفْتَ مَرْحَبًا، اِمْرَءً[2] وَنَفْسَهٗ (= اُتْرُكِ امْرَءً وَنَفْسَهٗ) غُفْرَانَكَ[3] رَبَّنَا = نَطْلُبُ غُفْرَانَكَ)۔

اِشْتِغَالُ الْفِعْلِ

۹۔ بعض جملوں میں مفعول کا ذکر فعل سے پہلے ہو جاتا ہے۔ اور اس کی جگہ فعل کے بعد ایک ضمیر ہوتی ہے جو اس مفعول کی طرف لوٹتی ہے: اَلْكِتَابَ قَرَأْتُهٗ۔ ایسے جملوں میں اسم مقدم کو مَشْغُوْلٌ عَنْهُ (جس کی طرف سے بے پروائی کی گئی ہو) کہتے ہیں۔ کیونکہ فعل کو ایک مفعول (ضمیر مفعول) مل جانے سے وہ مفعول مقدم سے بے پروا ہو جاتا ہے۔

تنبیہ ۱۔ یہ مسئلہ مفعول مقدم کا نہیں ہے بلکہ مذکورہ مثال میں فعل کا مفعول تو وہ ضمیر ہے جو اس کے ساتھ لگی ہوئی ہے یہی وجہ ہے کہ اس اسم کی اعرابی حالتیں مختلف ہو گئی ہیں۔

---

[1] آپ اپنے اہل میں یعنی اپنوں میں آئے اور نرم اور آسان راستہ طے کیا اور کشادہ مقام حاصل کر لیا یعنی بلا تکلف بآرام تشریف رکھئے۔ [2] مرد کو اور اس کے نفس کو چھوڑ دو۔ یعنی اسے اس کی حالت پر چھوڑ دو۔ [3] غُفْرَانٌ مصدر ہے یعنی بخشش۔ یعنی ہم تیری بخشش چاہتے ہیں۔

اسم کے اعراب کی تین صورتیں ہیں :-

۱- ایسے اسم کو نصب دینا ضروری ہے :

(۱) جب وہ ایسے لفظ کے بعد واقع ہو جس کے بعد ہمیشہ فعل آیا کرتا ہے۔ جیسے کَلِماتُ الشرط اور حروف التحضیض (دیکھو سبق ۵۰-۶) تو اس اسم کو نصب دینا ضروری ہے : اِنِ الْعِلْمَ حَصَّلْتَهُ نَفَعَكَ، (اگر تو علم حاصل کرے تو وہ تجھے نفع دے گا)، هَلَّا وَلَدَكَ تُعَلِّمُهُ (تو اپنے لڑکے کو کیوں تعلیم نہیں دیتا)

(۲) اور جب وہ اسم حرف نفی (ما اور لا) یا حرف استفہام (أ اور هَلْ) کے بعد واقع ہو تو اسے نصب پڑھنا بہتر ہے۔ لازم نہیں : ما زیدًا لَقِیتُهُ ولا عمرًا رأیتُهُ - هَلِ الرجلینِ تَعْرِفُهُما[1]؟ مذکورہ مثالوں میں اسم مشغولٌ عنہ کو رفع پڑھنا بھی جائز ہے مگر بہتر نہیں۔

(۳) جب وہ اسم "إذا" الفُجائیّة (بمعنی ناگہاں) کے بعد واقع ہو۔ اس کو رفع دینا لازم ہے : دَخَلْتُ البیتَ فَإذا الغُلامُ یُوَبِّخُهُ أبی[2]۔

اسی طرح جب وہ کلمات الشرط، اسماء موصولہ، لام الابتداء، ما نافیہ یا حروف مُشبّہ بالفعل کے قبل واقع ہو، تو اس پر رفع لازم ہے : العِلْمُ إن خَدَمْتَهُ رَفَعَكَ[3]، الولدُ الذی رأیتَهُ ذکیٌّ۔

(۴) مذکورہ مواقع کے سوا باقی صورتوں میں رفع اور نصب دونوں

---

[1] کیا تو ان دو مردوں کو پہچانتا ہے؟ [2] میں گھر میں داخل ہوا تو ناگہاں (کیا دیکھتا ہوں) کہ غلام کو میرا باپ دھمکا رہا ہے۔ [3] اگر تو علم کی خدمت کرے گا تو وہ تجھے بلند کر دے گا۔

جائز ہیں: الکتبُ النافعۃُ اقرأھا دائمًا

۱۱- جب اسم منشغول عنہ کو نصب پڑھا جائے تو ترکیب میں اسے فعل مقدر کا مفعول بناتے ہیں اور اس اسم کے بعد جو فعل واقع ہوا ہے اسے فعل مقدر کا مفسِّر (تفسیر کرنیوالا) کہتے ہیں۔ اور جب اس اسم کو رفع پڑھا جائے تو ترکیب میں اسے مبتدا کہتے ہیں ۔ اور باقی جملہ کو اس کی خبر بناتے ہیں چنانچہ ذیل کے جملوں کی تحلیل سے تم سمجھ لوگے :-

مشق نمبر ۹۳

(۱) اِنِ العِلمَ حَصَّلتَہٗ نَفَعَکَ　(۲) اَلعِلمُ اِن حَصَّلتَہٗ نَفَعَکَ

پہلی مثال میں نصب لازم ہے اور دوسری میں رفع

(اِن) حرف شرط (العلمَ) مفعول بہ ہے فعل مقدّر (حَصَّلتَ) کا، جس کی تفسیر وہ فعل ظاہر کرتا ہے جو اس کے بعد واقع ہے۔ اب یہ فعل فاعل و مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مفسَّر ہے۔

(حَصَّلتَ) فعل با فاعل (ہٗ) مفعول بہ، محلاً منصوب۔ جملہ فعلیہ ہو کر تفسیر یعنی مُفسِّر ہے پہلے جملے کا۔ مُفَسَّر اور مُفسِّر دونوں جملے مل کر شرط ہے۔

(نَفَعَ) فعل ماضی واحد غائب اس میں ضمیر مُستَتِر ہے جو علم کی طرف راجع ہے۔ وہی فاعل ہے۔

(ك) مفعول بہ، محلاً منصوب۔ فعل و فاعل اور مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا ہے۔

شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو گیا۔

(العِلْمُ)		مبتدأ مرفوع	مبتدا اور
(اِنْ حَصَّلْتَهُ) جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہے۔	شرط اور جزا مل کر		خبر مل کر جملہ
(نَفَعَكَ) فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا	خبر محلاً مرفوع		اسمیہ ہوا

سلسلة الالفاظ نمبر ۱۵

أَقْبَلَ (ا) سامنے آنا۔ متوجہ ہونا

أَنَارَ (ا۔د) روشن کرنا

إِفْرَاطٌ (۱ مصدر) کسی کام میں حد سے بڑھ جانا

تَفْرِيطٌ (۲۔ مصدر) کوتاہی کرنا

بِضَاعَةٌ (ج بَضَائِعُ) مال تجارت۔ پونجی

جَلَبَ اور اِسْتَجْلَبَ کھینچنا۔ حاصل کرنا

جَائِعٌ (ج جِيَاعٌ) بھوکا

جَلِيسٌ (ج جُلَسَاءُ) ہمنشین

دِيْوَانٌ (ج دَوَاوِينُ) اشعار کا مجموعہ۔ کچہری۔

زَبُونٌ (ج زَبَائِنُ) جدید محاورے میں گاہک اور خریدار کو کہتے ہیں۔

شَاهِقٌ بہت اونچا

عُرْيَانٌ (ج عُرَاةٌ) ننگا

قَهَرَ (ف) دبا دُوالنا۔ غصہ کرنا

كَسَا (ن۔و) پہنانا

لُقَطَةٌ پڑی پائی ہوئی چیز

اَلْمُتَنَبِّيْ مدعی نبوت۔ عرب کے ایک مشہور شاعر کا تخلص ہے۔

نَهَرَ (ف) جھڑکنا	مَحَا (ن۔و) مٹانا مَخْزَنٌ (ج مَخَازِنُ) گودام دکان

مشق نمبر ۹۴

ذیل کی مثالوں میں دیکھو کونسی جگہ مفعول مقدم ہے اور اس کی وجہ معلوم کرو۔ یہ بھی پہچانو کہ کس جگہ جوازاً مقدم ہے اور کہاں وجوباً۔ کون سی مثالوں میں فعل اور فاعل دونوں محذوف ہیں۔ کس جگہ کونسا فعل محذوف ہے۔

(۱) كَافَأَنَا أَخَانَا الصغيرُ (۲) كَافَأْنَا أخونا الكبيرُ (۳) ما دعى موسٰى عيسٰى (۴) بَنَى المحراب زَكَرِيَّا (۵) اَلْقَى العصا موسٰى (۶) اكرمَ اخى ابى (۷) قرء كتابى صديقى (۸) اىَّ رجلٍ لقيتَ ؟ (۹) كم رُمَّانَةً اَكَلْتَ ؟ (۱۰) كم تُفَّاحةٍ اَكَلْتُ (۱۱) مَنْ علَّمتَ وَمِمَّنْ تعلَّمتَ ؟ (۱۲) أَصَاحِبًا لا عيبَ فيه تريد؟[۱] [مصراع] (۱۳) فَاَمَّا اليَتِيْمَ فلا تقهر ۝ واَمَّا السَّائِلَ فلا تَنْهَرْ (۱۴) مَا تُقَدِّمُوا لانفسكم من خيرٍ تجدوه عند الله (۱۵) اِيَّاكُمْ والشِّقاقَ (۱۶) اِيَّاكَ وجليسَ السُّوءِ (۱۷) اَلْاِتِّحَادَ الْاِتِّحَادَ (۱۸) الطريقَ الطريقَ (۱۹) اللهَ اللهَ عِبادَ اللهِ [يا عباد الله]

مشق نمبر ۹۵

ذیل میں اشتغال کی مثالیں ہیں۔ ان میں غور کرو کس جگہ نصب

[۱] ہمزۂ استفہام ہے ۔

واجب ہے اور کس جگہ رفع واجب ہے۔ اور کہاں دونوں جائز ہیں؟

(۲۰) هل ديوان المتنبي قرأته؟ (۲۱) حيثما الحق وجدتموه فعظموه (۲۲) لا الافراط أريده ولا التفريط أبتغيه والاعتدال هو مذهبي (۲۳) الناس تغرهم الدنيا فيهلكون (۲۴) أبوك يا اباك اعرفه فقد كان رجلا صالحا (۲۵) الجائع أطعموه والعريان أكسوه (۲۶) اللقطة حيثما وجدتموه وجب عليكم ردها الى صاحبها (۲۷) الكتاب الذي نقرؤه نافع جدا (۲۸) البضائع الجيدة هل استجلبتها المخزنك حتى تشتهر بين التجار ويكثر عليك اقبال الزبائن؟ (۲۹) [شعر]

وأين الوعد قلت لها فقالت　　كلام الليل يمحوه النهار

مشق نمبر ۹۶

(۱) کونسی کتاب تم نے خریدی؟ (۲) کتنے روپے تم نے مزدور کو دیئے (۳) تم نے بمبئی میں کیا دیکھا اور کس سے ملاقات کی؟ (۴) میرے باپ نے میرے بھائی کو بلایا (۵) تم جو کچھ کرو اس کی جزا پاؤگے [اس کا معاوضہ تمہیں دیا جائیگا] (۶) صرف علم اور عمل ہی آدمی کو کامیاب بناتے ہیں۔ (۷) حامد جہاں کہیں مل جائے اسے میرے پاس بھیج دو۔ میں اسے ایک عمدہ گھڑی دونگا (۸) لیکن بچوں کو تو نہ جھڑکا کرو۔ اور جانوروں کو بے سبب ستایا کرو۔

مشق نمبر ۹۷

ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

خرج صباح الجمعة أخوان للتفرج الى الضاحية واخذا معهما اختهما رقية۔ فدخلوا فی بستان فرأوا هناك اشجارا شاهقة وازهارا طيبة الرائحة واثمارا مختلفة الالوان والاشكال۔ فطمعت البنت فی تفاحة ناضجة وارادت ان تقطفها۔ فصاح اخوها ایّاكِ والتمر یا رقیة۔ لا تمسّی شیئا من الازهار والاثمار دون[2] اجازة البستانیّ۔ انّما یسرق الاثمار الاولاد الشّرار۔ فلا نکن منهم ولنکن من الکرام۔ فان طابت لك ثمرة فاشتریها ولا تسرقی۔ فثلثة من التفاح اشترتها رقیّة بستّ آنات وباقة[1] من الورد بآنة امّا اخواها فاشتریا ثمانی رمّانات بروبیة واحدة۔ ثمّ خرجوا علی شاطئ النّهر وتفرّجوا واغتسلوا وسبحوا فی الماء وسُرّوا مسرّة عظیمة۔ ثمّ رجعوا الی بیتهم وقصّوا علی امّهم فتبسّمت وفرحت علی قصّة الاثمار۔

---

[1] باقة = گلدستہ ۔ [2] دُونَ سِوا۔

الدَّرْسُ الحَادِيْ وَالسِّتُّوْنَ

(۲) المفعول المطلق (۳) والمفعول له

۱- كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا۔ ضُرِبَ السَّارِقُ ضَرْبًا شَدِيْدًا۔ سِرْتُ سَيْرَ الْبَرِيْدِ۔ دَقَّتِ السَّاعَةُ دَقَّتَيْنِ۔

۲- اوپر کی مثالیں دیکھ کر تم سمجھ گئے ہو گے تکلیماً، ضرباً شدیداً اور دَقَّتَيْنِ میں سے ہر ایک مفعول مطلق ہے۔ کیونکہ تم نے حصہ سوم سبق ۳۴ میں پڑھا ہے کہ اگر کسی فعل کے بعد اسی فعل کا مصدر لایا جائے جس سے اس فعل کی تاکید یا نوعیت اور کیفیت یا تعداد مقصود ہو تو اس مصدر کو مفعول مطلق کہتے ہیں اور وہ منصوب ہوتا ہے۔

۳- پہلی مثال سے تاکید، دوسری اور تیسری سے نوعیت اور کیفیت اور چوتھی سے تعداد معلوم ہوتی ہے۔

۴- نوعیت صفة سے بھی بتلائی جاتی ہے اور اضافة سے بھی دیکھو اوپر کی مثالیں۔

۵- جب مفعول مطلق صرف تاکید کے لئے لانا ہو تو اس کا مرادف لفظ بھی بول سکتے ہیں: قام الخطیبُ وقوفاً، جلست قعوداً

---

۱ اللہ نے موسی سے کلام کیا کلام کرنا۔ ۲ چور کو سخت مار ماری گئی۔ ۳ میں چلا قاصد کی چال۔ ۴ گھڑی نے بجائے دو گھنٹے۔ ۵ قیام اور وقوف مترادف ہیں اسی طرح جلوس اور

۶۔ کبھی مصدر کسی اسم صفۃ کا مضاف الیہ واقع ہوتا ہے اور مضاف کو نصب دیا جاتا ہے: خَاطَبَ اَفْصَحَ خِطَابٍ (خطاب مصدر ہے۔ خَاطَبَ کا)۔

۷۔ لفظ کُلٌّ اور بَعْضٌ، نیز صفۃ اور اسم عدد، مفعول مطلق کے قائم مقام ہو کر منصوب ہوتے ہیں: مَالَ کُلَّ المَیْلِ[1]، تَأَثَّرَ بَعْضَ التَّأَثُّرِ[2] أُذکُرُوا اللهَ کثیرًا (= ذکرًا کثیرًا) جُلِدَ السارقُ عشرًا (= جَلْدَةً عَشْرًا یا عشرَ جَلَدَاتٍ)

دیکھو مَیْل مصدر ہے مَالَ کا مگر وہ مضاف الیہ ہونے سے مجرور ہے اور کُلٌّ مضاف ہے اور مصدر کی بجائے اس کو نصب دیا گیا ہے۔ اسی طرح باقی مثالوں کو سمجھ سکتے ہو۔

۸۔ عربی میں بہت سی مثالیں ایسی ملتی ہیں جہاں صرف مفعول مطلق مذکور ہوتا ہے اور جملہ کا باقی حصہ محذوف ہوتا ہے: ※هَنِیئًا لَکَ (هَنَأَ هَنِیئًا) عَجَبًا لَکَ (= عَجِبْتُ عَجَبًا لکَ) شُکْرًا لَکَ (= اشکرُ لکَ شکرًا لکَ) رَعْیًا[3] (= رَعَاکَ اللهُ رعیًا)، سَمْعًا وطاعةً (= اسمعوا سمعًا وأطیعوا طاعةً) أَیْضًا (= آضَ[4] ایضًا) بڑے کی پکار کے جواب میں چھوٹا کہتا ہے۔ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ۔ لَبَّیْکَ کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ وہ اصل میں اَلَبُّ لَکَ

[1] مائل ہوا پورا مائل ہونا یعنی پوری طرح مائل ہوگیا۔ [2] کسی قدر متاثر ہوا یعنی کچھ اثر قبول کر لیا۔ [3] رَعَی یَرْعَی رَعْیًا حفاظت کرنا۔ چرنا۔ [4] آضَ یَئِیضُ اَیْضًا لوٹنا۔ دوبارہ وہی کام کرنا۔ اسی مناسبت سے "بھی" "پھر وہی" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

※ تجھے خوشگوار ہو۔ مبارک ہو۔

اِلْبَابَیْنِ ہے۔ فعل حذف کر دیا گیا اور اِلْبَابَیْنِ کو ضمیر مخاطب کَ کی طرف مضاف کر دیا گیا۔ اضافت کی وجہ سے تثنیہ کا نون ساقط ہو گیا۔ اِلْبَابَیْکَ ہو گیا۔ پھر اس میں تخفیف کر کے لَبَّیْکَ کہہ دیا گیا۔ معنی ہیں۔ میں آپ کی خدمت کے لئے (ایک ہی بار نہیں) دو بار یعنی کئی بار حاضر ہوں۔ اسی طرح سَعْدَیْکَ دراصل اُسْعِدُکَ اِسْعَادَیْنِ ہے یعنی میں آپ کی مدد (ایک بار نہیں بلکہ) دو بار کرنے کو حاضر ہوں۔ اس کو بھی اِسْعَادَیْکَ سے مخفف کر کے سَعْدَیْکَ بنا لیا گیا۔

تنبیہ ۱- اردو میں مفعول مطلق کا استعمال کم ہوتا ہے۔ اس لئے عربی عبارت کے ترجمے میں ہر جگہ مفعول مطلق کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

المفعول لہ یا لاجلہ

۹- المفعول لہ یا المفعول لاجلہ (یعنی جس کیلئے یا جس سبب سے کام کیا گیا ہو) اس کا بیان حصہ سوم سبق ۴۳ میں ہو چکا ہے

مفعول لہ بھی ایک مصدر ہوتا ہے۔ مگر جملے میں اس کا استعمال کسی کام کا سبب بتلانے کے لئے ہوتا ہے: قُمْتُ اِکْرَامًا لِلْاُسْتَاذِ، ضَرَبْتُ الْوَلَدَ تَادِیبًا ان جملوں میں اکرام اور تادیب مفعول لہ کہلاتے ہیں۔ مگر مصدر پر لام جارہ لگا دیں تو اسے مفعول لہ نہیں بلکہ جار مجرور

کہینگے: ضربتُ الولد للتّادیب - ذیل کی تین مثالوں کا فرق اچھی طرح سمجھ لو:-

أَدَّبْتُ	وَلَدِي	تأديبًا	ضربتُ	ولدي	تأديبًا
فعل بافاعل	مفعول بہ	مفعول مطلق	فعل بافاعل	مفعول بہ	مفعول لہ

أَدَّبْتُ	ولدي	للتّأديب
فعل بافاعل	مفعول بہ	جارمجرور متعلق فعل

دیکھو لفظ تأدیب پہلے جملے میں مفعول مطلق ہے دوسرے میں مفعول لہ اور تیسرے میں مجرور متعلق فعل ہے۔ تینوں جملۂ فعلیہ ہیں ؛

سلسلۃ الالفاظ نمبر ٥٢

أَبٌّ چارہ - گھاس وغیرہ	ثِقَةٌ (وَثِقَ يَثِقُ کا مصدر ہے) اعتماد کرنا - بھروسہ کرنا -
اِبْتِغَاءٌ (٧ - ی - مصدر) چاہنا	جَائِزَةٌ انعام
أَخْذٌ (مصدر ہے) پکڑنا - گرفت	جَزُوعٌ بے صبر - آزردہ
اِكْتِشَافٌ (٧) کھوج لگانا - معلوم کرلینا	خَشْيَةٌ (ض - ی - مصدر) خوف، ڈرنا
إِمْلَاقٌ (١) مفلسی	شُعَاعٌ (أَشِعَّةٌ) شعاع - کرن
تَجَرَّعَ گھونٹ گھونٹ پینا	شِرْكَةٌ یا شَرِكَةٌ کمپنی - ساجھا
تَدْخِينٌ (٢) تمباکو پینا - دھونی دینا -	شَهْمٌ ہوشیار - تیز فہم - سردار
تَشْجِيعٌ (٢) حوصلہ افزائی کرنا -	شِيمَةٌ (ج شِيَمٌ) خصلت - فطرت.
تَعَمَّدَ (٣) دیدہ دانستہ کرنا	

صَاحِبٌ مصاحب۔ دوست۔ آقا	کَادَ (یَکِیْدُ) تدبیر وحیلہ کرنا۔ داؤں چلنا
صَبٌّ (ن۔ مصدر) گرانا۔ انڈیلنا	مَتَاعٌ (ج اَمْتِعَۃٌ) فائدہ۔ اسباب
صِلَۃٌ (ج صِلَاتٌ) انعام میں جل	مُتَمَرِّدٌ سرکش
طَبْعٌ (ج طِبَاعٌ) طبیعت	مَرْضَاۃٌ مرضی۔ رضامندی
عَاقَبَ سزا دینا۔ پیچھا کرنا	مُقْتَدِرٌ صاحب اقتدار۔ قدرت والا
عَصْرٌ (ج عُصُوْرٌ۔ اَعْصَارٌ) زمانہ	مُقَاسَاۃٌ (۳۔ مصدر) تکلیف اٹھانا
عُنْوَانٌ۔ پتہ۔ نشان	نَعَمٌ (ج اَنْعَامٌ) چوپائے۔ پالتو جانور
غُلْبٌ (جمع ہے غَلْبَاءُ کی) گھنے	نَعْمَۃٌ آسودگی
قَضْبٌ اونچا شاخدار درخت۔ بانس	نَکَالٌ عذاب۔ سزا
قلم الحِسَابَاتِ۔ حساب کا دفتر	هَجَرَ (ن) جدا ہونا۔ چھوڑ دینا

مشق نمبر ۹۰

تنبیہ۔ ذیل کی مشق میں مفعول مطلق اور مفعول لہ کو پہچانو۔

(۱) لقد سَرَّنی سروراً عظیما کمالُ صِحّۃِ ابنك بعدَ مقاساۃِ مرضٍ شدید (۲) اشکرك شکراً قلبیاً من اِرسالك لی عنوانَ صاحبك (۳) یَضُرُّ التدخین مُستعمِلیہ اِضراراً بلیغاً فاذا شئتَ السلامۃَ من مضارّہٖ فاترکہ ترکاً ابدیاً (۴) اکتشف العلماءُ فی ھذا العصر اکتشافاتٍ کثیرۃً (۵) نأکُلُ فی النہا

أَكْلَتَيْنِ مَا عدا اكلة الصّباح (۶) اذا اكرمت اللئيم بعض الاكرام ظنّ انّك فی احتياجٍ اليه (۷) وقف أعرابیٌّ بين يَدَیِ المَلِك فخاطبه افصحَ خطابٍ فاعجبه وَامَرله بِصِلَةٍ

(۸) ينبغی ان نصبر كُلَّ الصبر علی حوادث الايام (۹) يُعطی الاولاد الناجحون فی العلم جائزةً تشجيعا لهم علی تحصيل العلم (۱۰) عيّنَتْ شركةُ السكّة الحديديّة احدَ شُركائها رئيسا علی قلم الحسابات اعتمادا علی خبرته وثقةً بامانته ونشاطه (۱۱) يعاقَبُ القاتل المتعمِّد بالقتل مُجازاةً علی اِثمِه وعِبرةً لامثاله (۱۲) تُشْعَلُ القناديل ليلاً فی المُدُن اِنارةً للشّوارع وهداية للمارّين (۱۳) كلّما[1] يدعونی اَبِیْ "يا سَعِيْدُ" اقول "لبّيك وسعديك يا سيّدی" واقوم لِامتثال امره قيامَ الخادم الوفیّ[2]

(۱۴) نصبرا جميلا يا بُنَیَّ ولا تكن ✤ جزوعا فَاِنّ الصبرَ من شيمة الشّمّ

(۱۵) هنيئًا لِاَربابِ النعيم نعيمُها ✤ وللعاشقِ المسكين ما يتجرّعُ

مشق　　　من القرآن　　　نمبر ۹۹

(۱) اِنّا فتحنا لك فتحًا مبينا (۲) اِنّهم يكيدون كيدًا واَكيدُ كيدًا (۳) واصْبِرْ علی ما يقولون وَاهْجُرْهم هجرًا جميلا وذرنی

---

[1] كُلّما = جب كبھی ✤ [2] وفیّ = وفادار ✤ [3] ما عدا = سوا۔ اس کے بعد اسم منصوب

والمکذبین اولی النعمۃ ومهلهم قلیلا (۴) فلینظر الانسان
الی طعامه انا صببنا الماء صبا ثم شققنا الارض شقا فانبتنا
فیها حبا وعنبا وقضبا وزیتونا ونخلا وحدائق غلبا وفاکهة وابا
متاعا لکم ولانعامکم (۵) ولا تقتلوا اولادکم خشیة املاق نحن
نرزقهم وایاکم (۶) ومن یفعل ذلک ابتغاء مرضات الله
فسوف نؤتیه اجرا عظیما (۷) والسارق والسارقة فاقطعوا
ایدیهما جزاء بما کسبا نکالا من الله (۸) فاخذنٰهم اخذ
عزیز مقتدر (۹)

مكتوبٌ من تلميذٍ الى اختهِ الكبيرة ذاتِ الثَّروة[1] يطلب منها بعضَ ما يلزمه[2]

اختى المحترمة زينةَ السيدات

السّلام عليكِ ورحمة الله وبركاته. جميلُ صُنعكِ[3] معى قد عوّدني[13] ان ألجأ[4] اليكِ فى جميع امورى. وانّى اَرانى اليوم فى حاجةٍ الى شراء[5] بعضِ اشياءَ تلزمُني فى المدرسة فقصدتُكِ راجيًا من مكارمكِ اَن ترسلي اِلَيَّ لدى[6] اوّلِ فرصةٍ ما تسمحُ[7] به نفسكِ من النّقود لاَقضيَ بها حاجتي واَحفظَ الباقيَ تحت يدِ اللّزوم[8]، وبذلك يزداد شكري لفضلكِ وتتضاعف محبّتي لكِ　　دُمتِ لاخيكِ

اخوكِ المطيع

حامد

تنبیہ۔ اس خط کا جواب اگلے سبق کے آخر میں دیکھو۔

---

[1] صاحبِ ثروت۔ مالدار۔ [2] لَزِمَ (س) لازم ہونا۔ ضروری ہونا۔ کسی کے ساتھ لگے رہنا۔ [3] جَمِیلُ صُنعِكِ تیرا اچھا سلوک۔ [4] لَجَأَ (ف) التجا کرنا۔ [5] شِراءٌ خریدنا خرید و فروخت۔ [6] لَدَى پاس۔ بوقت۔ [7] سَمَحَ بِهٖ اجازت دینا۔ مناسب جاننا۔ [8] تَحتَ يَدِ اللُّزُوم ضرورت کے ہاتھ کے نیچے یعنی ضروری کاموں کے لئے۔ [13] مجھے عادی بنا دیا ہے

سوالات نمبر ۲۱

(۱) منصوبات کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۲) مفعول بہٖ کی تعریف کرو۔

(۳) مفعول کی وجہ سے فعل میں کیا تغیرات ہوتے ہیں۔؟

(۴) کون کون سی صورتوں میں مفعول بہٖ پر فاعل کا مقدم کرنا ضروری ہے؟

(۵) کون کون سی صورتوں میں فاعل پر مفعول بہٖ کا مقدم ہونا ضروری ہے؟

(۶) اشتغال الفعل سے کیا مراد ہے؟

(۷) اسم مشغولٌ عنہ کے اعراب کی مختلف صورتیں بیان کرو۔

(۸) مفعول مطلق کی تعریف کیا ہے؟

(۹) مفعول مطلق کے قائم مقام کون کون سے الفاظ ہوتے ہیں؟

(۱۰) بارہ جملے مرتب کرو جن میں سے چار میں مفعول مطلق تاکید کے لئے ہو، چار میں کیفیت اور نوع کے لئے ہو۔ اور چار میں عدد بتانے کے لئے ہو۔

(۱۱) ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:۔

سَجَدَ الْمُصَلِّی سَجْدَتَیْنِ، یَمِیْلُ الصَّالِحُ اِلَی الفضیلۃ کُلَّ الْمَیْلِ

(۱۲) مفعول لہ کی تعریف کرو۔

(۱۳) دس جملے بناؤ جن میں ذیل کے مصادر بطور مفعول لہ استعمال کئے گئے ہوں

رَغْبَةً فی العلمِ، طَلَبًا لِلْغِنٰی، ثِقَةً، تَوَكُّلًا عَلَى اللهِ، مُكَافَاةً، تَعْلِيْمًا، احترامًا، اِعَانَةً، اِفَادَةً

(۱۴) ذیل کے جملوں کی ترکیب کرو:۔

یَتَصَدَّقُوْنَ اِبْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللهِ

نُتَاجِرُ اَمَلًا بِالرِّبْحِ ۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِي وَالسِّتُّونَ

(۴) المفعول فیہ (۵) المفعول مَعَہ

۱۔ قرأتُ الدَّرس صباحًا اَمَامَ المعلّمِ

تم نے سبق ۳۴ میں پڑھا ہے کہ جو اسم کام کا وقت یا کام کی جگہ بتلانے کے لئے بولا جائے اُسے مفعول فیہ یا ظرف کہا جاتا ہے۔ اس لئے تم کہہ سکتے ہو کہ اوپر کے جملے میں صباحًا اور اَمَامَ یہ دونوں مفعول فیہ یا ظرف ہیں، کیونکہ پہلا لفظ وقت بتاتا ہے اور دوسرا جگہ۔ یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ پہلا ظرف زمان ہے اور دوسرا ظرف مکان :-

۲۔ ظرف زمان اور مکان کے بہتیرے الفاظ تو پچھلے سبقوں میں متفرق طور سے اور ضمنی طریق سے تم نے پڑھ لئے ہیں۔ یہاں پر اکثر اسماء ظرف اکٹھا لکھ دیئے جاتے ہیں :-

ظرف زمان۔ ثانیہ (سکنڈ)، دقیقۃ (منٹ)، ساعۃ (گھنٹہ)، یوم، اُسبوع، سَنَۃ، عام (سال)، قَرْن (صدی)، دَھْر (زمانہ ہمیشہ)، حِین[1]، بُکرَۃ (صبح سویرے)، اَصِیل (شام)، صباح، مَساء لیل، نہار، اَبَدًا (ہمیشہ) وغیرہ :-

ترکیب میں ظرف زمان پر حرف جر داخل نہ ہو تو ہمیشہ وہ منصوب

[1] حِین (جو اَحْیَان) وقت

ہوگا۔ اور مضاف نہ ہو تو آخر میں تنوین آتی ہے = اُذْکُرُوا اللّٰہَ بُکْرَۃً وَّاَصِیلاً
مگر ظرف مکان میں سے وہی الفاظ منصوب ہوں گے جو مُبْہَم (غیر معین)
ہوں:۔ فَوْقَ، تَحْتَ، اَمَامَ، قُدَّامَ (آگے، سامنے)، خَلْفَ (پیچھے)، وَرَاءَ (پیچھے)
قَبْلَ (پہلے)، قُبَیْلَ (ذرا پہلے)، بَعْدَ، بُعَیْدَ (ذرا پیچھے)، اِزَاءَ (مقابل) حِذَاءَ
(مقابل) تِلْقَاءَ (طرف) تُجَاہَ (طرف، مقابل)، مَعَ (ساتھ)، عِنْدَ، لَدُنْ (پاس)
لَدٰی (پاس)، بَیْنَ (درمیان)، بَیْنَ یَدَیْ (سامنے۔ آگے)، یَمِیْنًا (دائیں طرف)
شِمَالًا (بائیں طرف) یَسَارًا (بائیں طرف)، شَرْقًا، غَرْبًا، جَنُوبًا، شَمَالًا، مِیْلًا،
فَرْسَخًا (تین میل) بَرِیْدًا (تقریباً بارہ میل کا ٹپہ، ڈاک، قاصد):-

تنبیہ ۱۔ عِنْدَ اور لَدُنْ ہم معنی ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ عند اشیا
اور معانی اور حاضر اور غائب سب کے لئے بول سکتے ہیں۔ مگر لَدُنْ صرف
حاضر اشیاء کے لئے کہا جاتا ہے۔ مثلاً ھذا القول عندی صواب
کہہ سکتے ہیں۔ لَدُنِّیْ صَوَابٌ نہیں کہا جاتا۔ اسی طرح عندی کتاب
اسوقت بھی کہہ سکتے ہیں جبکہ کتاب تمہارے پاس حاضر نہ ہو۔ بلکہ تمہارے
گھر پر یا اور کہیں ہو مگر لَدُنِّیْ کتاب اسی وقت کہہ سکتے ہیں جبکہ کتاب
تمہارے پاس موجود ہو۔ لَدٰی اور عِنْدَ میں بھی یہی فرق ہے:
تنبیہ ۲۔ لَدُنْ اور لَدٰی کے ساتھ ضمیریں مِنْ اور عَلٰی کی طرح

لہ شَمال فتحہ شین سے = اتر کی جہت اور شِمال کسرہ شین سے = بایاں ہاتھ یا بائیں طرف:
لَدُنْ اور لَدٰی پر کوئی اعراب نہیں آئیگا: ※ وَرَاءَ کبھی آگے اور سوا کے معنی میں آتا ہے

ملائی جائینگی : لَدُنْہُ سے لَدُنِّیْ اور لَدُنَّا تک - اور لَدَیْہِ سے لَدَیَّ اور لَدَیْنَا تک - (دیکھو سبق ۱۱-۴) ؎

۳- مذکورہ اسماء ظرف میں سے آخر کے دس الفاظ کے سوا باقی سب الفاظ ہمیشہ اضافت کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔

کبھی یمین، یسار، شِمال اور جہات اربعہ بھی اضافت کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں : فَوْقَ الْجَبَلِ، تَحْتَ الشَّجَرَةِ، جَلَسْتُ یَسَارَہٗ ۔ اَلبَاکِسْتَانُ مُتَّصِلٌ شَرْقَ الْهِنْدِ وَغَرْبَهَا (پاکستان ہند کے شرق و مغرب سے متصل ہے)

۴- ظروف کے ساتھ لام تعریف اور حروف جارہ بھی لگائے جاتے ہیں یمین اور شِمال کے ساتھ اکثر عن لگایا جاتا ہے۔ باقی کے ساتھ عموماً مِنْ لگتا ہے اور جہات کے ساتھ زیادہ تر فِی لگاتے ہیں : عَنِ الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ[1]، تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ، البحر فی غَرْبِ الهند ؎

۵- وہ ظروف مکان جو معین اور محدود جگہ بتاتے ہوں : دار، بَیْت، مسجد، مدرسة، مکّة وغیرہ عموماً فِی کے بعد واقع ہو کر مجرور ہوا کرتے ہیں : صَلَّیْتُ فِی المسجدِ، سکنتُ فی مکّةَ[2]۔

مگر دَخَلَ، نَزَلَ اور سَکَنَ کے بعد مذکورہ اسماء ظروف اکثر بغیر فِی کے بولے جاتے اور منصوب ہوتے ہیں : دخلتُ المسجدَ، نزلتُ قریةً، سکنتُ مَکَّةَ ؎

[1] بیٹھا ہوا　[2] مکۃ غیر منصرف ہے۔ اسلئے حالت جری میں فتحہ دیا گیا ہے ؎

۶۔ بعض اسماء ظرف "مبنی" ہیں :۔

الف) قَطُّ (کبھی) زمانہ ماضی کے لئے۔ عَوْضُ (ہرگز کبھی) زمانہ مستقبل کے لئے یہ دونوں ظرف زمان ہیں، اور ضمہ پر مبنی ہیں : ماشَرِبتُ الخمرَ قَطُّ وَلاَ اَشْرَبُهَا عَوْضُ ؛

ب) حَيْثُ (جہاں، جبکہ، اس لئے کہ) یہ ظرف مکان ہے اور زمان کے لئے بھی آتا ہے۔ ضمہ پر مبنی ہے۔ یہ لفظ جملہ کی طرف مضاف ہوا کرتا ہے : ثُمَّ اَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ ؛ نیچے حاشیہ بھی دیکھو۔[1]

ج) قبل، بعد دراصل مُعْرب ہیں لیکن جب ان کا مضاف الیہ حذف کر دیا جائے تو وہ ضمہ پر مبنی ہو جاتے ہیں: لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ۔ یعنی قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَبَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ

لاغیرُ بھی جب مقطوع الاضافۃ ہو تو ضمہ پر مبنی ہوتا ہے اگرچہ یہ ظرف نہیں ہے : انا أكُلُ الفواكِهَ لاغيرُ = لا اكلُ غيرَها ؛

تنبیہ ۳۔ بعض اوقات بَعْدُ کے معنی "اب تک" ہوتے ہیں :

لَمْ يُقْضَ الْاَمْرُ بَعْدُ (اب تک معاملہ کا فیصلہ نہیں کیا گیا) ؛

د) هٰهُنَا (یہاں)، هُنَاكَ اور هُنَالِكَ (وہاں۔ اُسوقت) ثَمَّ یا ثَمَّةَ (وہاں۔ اُس طرف)۔ یہ الفاظ اسماء اشارہ ہیں اور ظرفیت کے معنی بھی

[1] افاض من المکان چل پڑنا۔ یعنی پھر تم چل پڑو جہاں سے سب لوگ چل پڑے ہیں۔ اس مثال میں حیث اپنے مابعد کے جملے کی طرف مضاف ہے ؛

[2] حیث مبنی چونکہ اکثر مستعمل ہے اس وقت اسکے بعد آنّ مفتوحہ لایا جاتا ہے : حیث اَنّہٗ جاهلٌ لم اُخاطِبْهُ،

لئے ہوئے ہیں اس لئے اسماءِ ظرف بھی ہیں اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ . مَنْ
جَالِسٌ هُنَاكَ ؟ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ . فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ

تنبیہ ۴ - مِنْ ثَمَّ "اسی لئے یا اسی وجہ سے" کے معنی میں مستعمل
ہوتا ہے: الخمر تُزِيْلُ الْعَقْلَ وَمِنْ ثَمَّ حُرِّمَتْ فِی الْاِسْلَامِ

۵) اَيْنَ[1]، اَنّٰى[2]، اَيَّانَ[3] اور مَتٰى[4] یہ الفاظ استفہام کے لئے بھی آتے ہیں (دیکھو سبق ۱۳) شرط کے لئے بھی آتے ہیں (دیکھو سبق ۵۶) اور ظرفیت کے معنے بھی لئے ہوتے ہیں اس لئے اسماءِ ظرف میں بھی شمار ہوتے ہیں۔ اَيْنَ ظرف مکان ہے۔ اَنّٰى زمان اور مکان دونوں کے لئے آتا ہے۔ اَيَّانَ اور مَتٰى زمان کے لئے آتے ہیں، کبھی این اور متٰی کے ساتھ مَا بڑھا کر اَيْنَمَا اور مَتٰى مَا کہا جاتا ہے۔

تنبیہ ۵ - اَيَّانَ اور مَتٰى کے معنی ایک ہیں لیکن اَيَّانَ سے زیادہ
اہم بات کا سوال کیا جاتا ہے: اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ؟ جزا سزا کا دن
کب ہے؟) اَيَّانَ ذَاهِبٌ اَنْتَ نہیں کہیں گے۔

۶) کُلَّمَا (جب کبھی)، رَيْثَمَا (ذرا دیر۔ جب تک)، طَالَمَا (عرصہ دراز سے۔ اکثر اوقات)، قَلَّمَا (بہت کم۔ بعض اوقات) یہ الفاظ بھی ظرف زمان ہو جاتے ہیں: کُلَّمَا اَوْقَدُوْا نَارًا لِلْحَرْبِ اَطْفَأَهَا اللّٰهُ (جب کبھی وہ [کافر]

[1] کہاں۔ جہاں [2] کہاں سے۔ جہاں۔ جب [3] کب جب [4] کب جب

لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اسے بجھا دیتا ہے) وقفَ الغلام ريثما صلّينا (لڑکا اتنی دیر کھڑا رہا کہ ہم نے نماز پڑھ لی) طالما كُنّا ننتظرك (عرصہ دراز سے ہم آپ کا انتظار کر رہے تھے) قلّما رأيناه (ہم نے اسے بہت کم دیکھا ہے) ۔

(ن) إذا شرطیہ (جب) إذْ (جب)، ظرف زمان ہیں۔ إذا عموماً زمانۂ مستقبل کے لئے آتا ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو: اذا السماءُ انشقّت (جب آسمان پھٹ جائیگا)، اور إذْ اکثر زمانۂ ماضی کے لئے آتا ہے اگرچہ مضارع پر داخل ہو: وَاِذْ يرفعُ ابراهيمُ القواعدَ من البيت واسمٰعيلُ۔ (اور جب ابراہیم اور اسمٰعیل بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے)۔

تنبیہ ۵۔ اذا شرطیہ کے بعد ہمیشہ فعل آتا ہے اور إذْ کے بعد فعل بھی آسکتا ہے اور اسم بھی: إذْ هُمَا فِي الْغَارِ[1] مگر إذا فجائیہ کے بعد ہمیشہ اسم ہی آئیگا: طلعتُ الجبلَ وإذا اسدٌ نائمٌ[2] فی الغار کبھی إذْ بھی مفاجاۃ کے لئے آتا ہے۔[3]

تنبیہ ۶۔ قرآن مجید میں جہاں کہیں آیت کے شروع میں إذْ آیا ہے۔ وہاں أذكُرْ یا أذكُرُوا کو مقدر مان لیا جاتا ہے: واذ يرفع کے معنی کئے جاتے ہیں "یاد کرو جبکہ ابراہیمؑ الخ"۔

تنبیہ ۷۔ إذْ کے معنے "اس لئے" بھی ہوسکتے ہیں: أُكْرِمتُهُ

[1] جس وقت وہ دونوں غار میں تھے۔ [2] إذا بمعنی اذا وقت مفاجاۃ (ناگہاں) کے معنے میں آتا ہے۔ [2] پہاڑ پر چڑھا تو ناگہاں (دیکھتا ہوں) ایک شیر غار میں سویا ہوا ہے۔ [3] تب میں نے اسکی تعظیم اسلئے کی کہ وہ ایک نیک آدمی ہے۔ [3] إذْ فجائیہ کے بعد فعل بھی آسکتا ہے: بینما انا جالسٌ اذ جاء زیدٌ۔

اذھو رَجُلٌ صالحٌ یعنی لِاَنَّہٗ: ایسے اِذْ کا شمار حروف میں ہوگا۔

۷۔ یَوْمَ اور حِیْنَ جب اِذْ کی طرف مضاف ہوں تو کہیں گے یَوْمَئِذٍ یَوْمَ اِذٍ (اس روز جس روز)، حِیْنَئِذٍ (اس وقت جس وقت) اسی طرح وَقْتَئِذٍ بھی کہتے ہیں۔ ان لفظوں میں اِذْ کے بعد ایک جملہ تھا جسے حذف کرکے اس کے عوض میں تنوین لگا دی گئی ہے۔ اصل میں یوں ہے یَوْمَ اِذْ کَانَ کَذَا (جس روز ایسا ہوا تھا)۔

تنبیہ ۸۔ یَوْمَ اِذٍ کو یَوْمَئِذٍ، حِیْنَ اِذٍ کو حِیْنَئِذٍ اور وَقْتَ اِذٍ کو وَقْتَئِذٍ کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔

۸۔ مندرجہ ذیل الفاظ مفعول فیہ (ظرف) کے قائم مقام ہو کر منصوب ہوتے ہیں:۔

مصدر، کم، اسم عدد، اسم اشارہ اور وہ الفاظ جو کل اور جزو پر دلالت کریں: جِئْتُ طُلُوْعَ الشَّمْسِ (میں آفتاب نکلنے کے وقت آیا) کَمْ لَبِثْتَ؟ (= کم یومًا یا کم سَنَةً لَبِثْتَ؟) لَبِثْتُ اَرْبَعَةَ اَيَّامٍ وَقَفْتُ هٰذِهِ النَّاحِيَةَ[1]، مَشَيْتُ كُلَّ النَّهَارِ يا طُوْلَ النَّهَارِ و رُبْعَ اللَّيْلِ۔

تنبیہ ۹۔ دوسری مثال میں کَمْ اور چوتھی میں اسم اشارہ محلاً منصوب ہوں گے کیونکہ مبنی ہیں۔ ان پر لفظی اعراب نہیں آسکتا۔

[1] نَاحِيَةٌ (ج نَوَاحٍ) جانب۔

المفعول معہٗ

۹- جو اسم واو معیّت (دیکھو سبق ۵۱ - ۷) کے بعد واقع ہوا سے مفعول معہ کہا جاتا ہے اور وہ منصوب ہوتا ہے: سرتُ والشارعَ (میں سڑک کے ساتھ ساتھ چلا گیا)، سافرتُ واخاكَ (میں نے تیرے بھائی کے ساتھ ساتھ سفر کیا) سلمنا علیہ واباہٗ (ہم نے اس پر مع اس کے باپ کے سلام کیا)۔

۱۰- واو کے بعد نصب اسی ترکیب میں پڑھا جائے گا جبکہ وہاں عطف جائز نہ ہو۔ مذکورہ تینوں مثالوں میں عطف نہیں ہو سکتا۔ پہلی مثال میں اگر واو عطف مانا جائے تو معنی ہوں گے "میں نے اور سڑک نے سیر کی" یہ ایک مہمل بات ہو جائیگی۔ دوسری مثال میں اس لئے عطف جائز نہیں کہ ضمیر مرفوع متصل پر بلا کسی فاصلہ کے عطف جائز نہیں البتہ اگر کہیں سافرت انا واخوك تو یہاں واو عطف ہوگا۔ واو معیت نہ ہوگا، تیسری مثال میں اس لئے کہ ضمیر مجرور پر عطف اسی حالت میں جائز ہوگا جبکہ معطوف پر بھی حرف جر کا اعادہ کیا جائے۔ مثلاً جب کہیں گے سلمنا علیہ وعلیٰ ابیہ تو واو عطف ہوگا نہ واو معیّت (جیسا کہ عطف کے بیان میں سبق ۶۷ میں پڑھوگے)۔

بعض ترکیبوں میں واو عطف اور واو معیّت دونوں جائز ہو سکتے ہیں: قدِمَ الامیرُ وجُندُہٗ یا وجُندَہٗ۔

۱۱- اس جملے کی تحلیل کرو: دخلتُ المدرسةَ وَاَخاكَ یومَ الاربعاءِ[1]

(دَخَلْتُ) فعل با فاعل (المدرسة) ظرف مکان۔ مفعول فیہ ہے اسلئے منصوب ہے۔ (وَ) واو معیّت مبنی بر فتحہ۔ (اخا) مفعول معہ ہے اس لئے منصوب ہے (ك) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، محلاً مجرور۔ (یوم الاربعاء) ظرف زمان۔ مفعول فیہ۔ سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

[1] میں مدرسہ میں تیرے بھائی کے ساتھ بدھ کے روز داخل ہوا۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۵

اِرْتَدَّ (۷) واپس پھرنا۔ دین سے پھر جانا	خَرِیْطَةٌ مِخَارِطَةٌ نقشہ (ج خرائط)
اَرْضَعَ (۱) دودھ پلانا	دُبُرٌ (ج اَدْبَارٌ) پیٹھ۔ چوتڑ۔ پیچھے
اَسْرٰی (اِی) رات کے وقت سیر کرنا	رَضَاعَةٌ دودھ پلانا
بِ۔ کے ساتھ) سیر کروانا	شَبَکَةٌ (ج شَبَابِكُ) جال
اٰلٰی (یُوْلِی) قسم کھانا۔ عہد کر لینا۔	عَامِلٌ (ج عَمَلَةٌ) کام کرنے والا۔ مزدور حاکم
بَارَكَ (۳) برکت دینا	قَضّٰی (۲) پورا کرنا مقصد کا
بَأْسٌ خوف۔ مضائقہ	لَعِبُ الصَّوْلَجَانِ کرکٹ کا کھیل
تَفَرَّعَ (۴) شاخ در شاخ ہونا	المسجد الحرام حرمت والی مسجد یعنی خانہ کعبہ
حَبَّبَ (۲) محبوب بنا دینا۔ پسندیدہ بنا دینا	المسجد الاقصٰی بیت المقدس کی مسجد
حَیَّةٌ (ج حَیَّاتٌ) سانپ	مَأْرَبٌ (ج مَآرِبُ) مقصد غرض

مشق نمبر ۱۵۶

ذیل کی مثالوں میں مفعول فیہ پہچانو۔ ظرف زمان و ظرف مکان کو دیکھو کہاں منصوب ہیں؟ آخر میں چند مثالیں مفعول معہ کی ہیں۔

(۱) اذا اردت ان تعرف الجهاتِ الاربعَ فاستقبِلْ جهةَ طلوعِ الشمس، فما كان امامَكَ فهو الشرق وما كان خلفَكَ فهو الغربُ والى يمينِكَ الجنوبُ والى يسارِكَ الشمالُ (۲) ترى خليجَ البنغالِ

فی الخارطة شرقَ الهند وبحرالعرب فی غربها (۳) ترٰی السّکک الحدیدیّة فی الخریطة کالشّبکة متفرّعة شرقًا وغربًا وجنوبًا وشمالًا (۴) یشتغل العَمَلَةُ طولَ النّهار ویعودون الی غیاب الشمس وینهضون قُبَیْلَ طلوع الشمس ثمّ یذهبون ثانیًا الی اعمالهم (۵) قُرْبَ الحیّة تمرٌ وقربَ العقرب لا [المثل] (۶) کلُّ بیتَ الیهودیّ ونمرُ بیتَ النصرانیّ [مثل] (۷) اللّهم احفظنی بین یدیّ ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی ومن تحتی (۸) کن وجارکَ متوافقین (۹) مالکَ ایّها التّاجر والمباحثَ الفلسفیة؟ (۱۰) کیف حالُکَ والحوادثَ؟ (۱۱) مالکَ وایّاه؟ (۱۲) اَما تقیمین واخاکِ؟

اشعار[۳]

وَلِیْ وَطَنٌ اٰلَیْتُ اَنْ لَا اَبِیْعَهٗ　　وَاَنْ لَا اَرٰی غیرِی لَهُ الدَّهْرَ[۱] مَالِکًا[۲]

وَحَبَّبَ اَوْطَانَ الرِّجَالِ اِلَیْهِمْ　　مَاٰرِبُ* قَضّٰهَا الشَّبَابُ[۳] هُنَالِکَا[۴]

فعل　مفعول　　فاعل　یہ جملہ صفت ہے فاعل کی

اَحْسِنْ اِلَی النَّاسِ تَسْتَعْبِدْ قُلُوْبَهُمْ　　فَطَالَمَا اسْتَعْبَدَ الْاِنْسَانَ اِحْسَانٌ

[۱] الدهر مفعول فیہ ہے اسلئے منصوب ہے یعنی کبھی بھی۔ [۲] یہ مالکًا وقف کی وجہ سے کی آواز نکالی جاتی ہے۔ [۳] جوانی۔ [۴] هنالکا = هنالک الف زائد ہے۔ پہلے دو شعر ابن الرومی المتوفی ۲۸۳ھ کے ہیں۔ اور تیسرا ابوالفتح البُستی ۴۰۰ھ کا ہے۔

* مٰاٰرِبُ جمع مَاْرَبٌ کی یعنی مقصد۔ آرزو۔ خواہش۔

مشق　　نمبر ۶ ۹

مِنَ القراٰن

(۱) یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم (۲) سُبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بٰرکنا حولہٗ (۳) قال کم لبثت؟ قال لبثتُ یوماً او بعض یوم (۴) والوالدٰت یُرضعن اولادھنّ حولین کاملین (۵) یاقوم ادخلوا الارض المقدّسۃ التی کتب اللہ لکم ولا ترتدّوا علی ادبارکم (۶) قالوا یا موسیٰ انّا لن ندخلھا ابداً ما داموا فیھا فاذھب انت وربُّک فقاتلا انّا ھٰھنا قاعدون (۷) واذا لقوا الذین اٰمنوا قالوا اٰمنّا واذا خلوا الی شیٰطینھم قالوا انّا معکم انّما نحن مستھزءون

مشق　　عربی میں ترجمہ کرو　　نمبر ۷ ۹

(۱) جب تم نقشہ میں چاروں طرفین پہچاننا چاہو تو نقشہ سامنے رکھو، پس جو [جہت] اوپر کو ہوگی وہ شمال ہوگی اور جو نیچے ہوگی وہ جنوب اور جو داہنی طرف ہے وہ مشرق اور جو بائیں طرف ہے وہ مغرب ہے (۲) ہندوستان کے نقشہ میں کلکتہ مشرق میں اور کراچی مغرب میں اور کوہ ہمالیہ کا سلسلہ شمال میں اور سیلون جنوب میں ہے۔ (۳) میرے گھر کے شمال میں بازار ہے اور جنوب میں مدرسہ ہے۔ اور مشرق میں سڑک ہے۔ اور مغرب میں ایک باغیچہ ہے

ـــــ ـ زیلان

(۴) ہمارا مدرسہ مشرق کی طرف تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے (۵) ہم دن بھر علم حاصل کرنے میں مصروف رہتے ہیں اور نماز عصر کے ذرا بعد کرکٹ کھیلنے چلے جاتے ہیں (۶) اس تصویر میں دیکھ میرے دائیں طرف میرا بھائی بیٹھا ہے اور میرے بائیں جانب میرا چھوٹا بھائی کھڑا ہے اور میرے پیچھے میرا خادم کھڑا ہے (۷) صبح شام ورزش کرنا تیری صحت کے لئے ضروری ہے (۸) میرے دوستو! مسجد میں داخل ہو جاؤ اور عشا کی نماز پڑھو اس کے بعد اپنے گھروں میں چلے آؤ۔ اور رات کے وقت گھر سے باہر نہ نکلو۔

الجواب من اختٍ الى اخيها

اخي الحبيب

وعليك السلام ورحمة الله وبركاته. بينما[1] انا في شوقٍ الى اخبارك وناضر[2] ازهارك اذ[3] وفدت[4] علىّ رسالتك المورخة بكذا التي ابدت ما في قلبك المخلص من حسن الظن الى اختك. يا أُخَيَّ[5] لقد سُرِرتُ على طلبك مني ما انت محتاج اليه. وحيث إنك نشيطٌ في درسك حريصٌ على واجباتك، قد بعثت اليك بكذا وكذا من النقود. واذا[6] بلغني عنك ما يَسُرّني اجزتك باكثر مما تريد.

هذا وارجو الا تؤخر عني رسالتك، حتى اكون دائما على بيّنةٍ[7] من امرك، ارشدك الله الى ما فيه كمالك والسلام اختك راشدة

[1] بینما درمیان اس حالت کے کہ [2] ناضِر تر و تازہ زھر پھول یعنی تیری تر و تازہ صحت و عافیت کی خبریں [3] اذا اس جگہ مفاجاۃ کے لئے ہے [4] وَفَدَ آنا [5] اُخَیَّ اخی کا مصغر ہے یہاں حرف ندا محذوف ہے یعنی اے میرے چھوٹے بھائی [6] اذا شرطیہ ہے جس کے بعد ماضی سے مضارع کے معنی لئے جاتے ہیں [7] بَیِّنَۃ معلومات

سوالات نمبر ۲۲

(۱) مفعول فیہٖ کی تعریف اور اس کے اقسام بیان کرو۔

(۲) کون سی قسم کے اسماءِ ظرف ہیں جو ظرفیت کی بنا پر منصوب ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

(۳) ظرف کے قائم مقام کون سے الفاظ ہو سکتے ہیں؟

(۴) دس جملے مرتب کرو جن میں ذیل کے الفاظ شامل ہوں۔

ذِرَاعَيْنِ، مِيلَيْنِ، جَنُوبًا، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، حَوْلًا كَامِلًا، نِصْفَ النَّهَارِ، اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ

(۵) ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو۔

قُمْتُ نِصْفَ اللَّيْلِ، نِمْتُ بَعْدَ العِشَاءِ اِنْزَاءَ الشُّبَّاكَةِ (کھڑکی)

فوق الاسریر۔

(۶) مفعول معہ کی تعریف کرو۔

(۷) واو کے بعد کون سی صورت میں نصب پڑھنا ضروری ہے۔؟

(۸) ذیل کے جملوں میں کہاں کہاں واو کے بعد نصب پڑھنا ضروری ہے اور کیوں؟

۱. كُلْ مِنْ هٰذَا الطَّعَامِ وَاَخَاكَ
۲. سَافَرْتُ اِلَى الشَّامِ اَنَا وَاَخُوكَ
۳. مَا لَكُمْ وَاِيَّاهُ؟
۴. سَافَرَ اِبْرَاهِيمُ وَخَالِدٌ
۵. سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَاَقَارِبِهِ
سَلِّمْنَا عَلَيْكَ وَعَلٰى عَمِّكَ۔

(۹) مذکورہ جملوں میں سے دو جملوں کی تحلیل کرو یعنی ۱ اور ۵ کی۔

الدرس الثالث والستون

(۶) الحال

۱۔ اُذکروا اللہ قیاماً[1] وقعوداً[2] ۔ شربنا الماءَ صافیاً ۔ کلّم زید عمرًا راکبَین ۔ دخلتُ المسجد ممتلأً من الناس اغتسلتُ فی الحوض مملوءً من الماءِ۔

کیا تم کہہ سکتے ہو کہ مذکورہ جملوں میں قیاماً، قعوداً، صافیاً، راکبَین وغیرہ کس لئے منصوب ہیں؟

ہمیں امید ہے کہ تم جواب دے سکو گے کہ وہ سب الفاظ حال واقع ہوئے ہیں اس لئے منصوب ہیں۔ کیونکہ تم نے (سبق ۱۰-۲- اور سبق ۴۳- ۹ میں) پڑھا ہے کہ جو اسم فاعل یا مفعول یا دونوں کی ہیئت (حالت) بتلائے اسے حال کہا جاتا ہے اور وہ منصوب ہوتا ہے۔

یہاں نئی بات یہ ہے کہ ممتلأً ظرف (مسجد) کی حالت بتلاتا ہے۔ اور مملوءً مجرور (حوض) کی حالت بتلاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حال ظرف کا اور مجرور کا بھی آتا ہے۔

۲۔ صاحب حال کو ذوالحال کہتے ہیں۔ پہلی مثال اُذکروا میں فاعل کی ضمیر یعنی واو بمعنی (انتم) ذوالحال ہے۔ دوسری میں "الماء"

[1] کھڑے کھڑے ۔ [2] بیٹھے بیٹھے ۔

تیسری میں "سَرِیلًا اذ عُمُرو" چوتھی میں "مسجد" اور پانچویں میں ... ذوالحال ہیں ÷

۳۔ جملے میں حال کی شناخت یہ ہے کہ "کس حالت میں" یا "کس طرح" کے جواب میں واقع ہو۔ جیسا اوپر کی مثالوں میں سمجھ سکتے ہو ÷

۴۔ حال، عموماً اسم مشتق اور نکرہ ہوتا ہے۔ اور ذوالحال معرفہ (دیکھو اوپر کی مثالیں) مگر کبھی حال اضافت کی وجہ سے معرفہ بھی ہو جاتا ہے: آمَنْتُ بِاللهِ وَحْدَهٗ[1] اس مثال میں وَحْدَهٗ لفظ جلالہ [= اللہ] کا حال ہے۔ اسی لئے منصوب ہے یہاں لفظ وَحْدَ اضافت کی وجہ سے معرفہ ہو گیا ہے ÷

۵۔ اسم جامد بھی کبھی حال واقع ہو سکتا ہے جبکہ وہ تشبیہ پر دلالت[2] کرے: كَرَّ عَلِيٌّ اَسَدًا[2] یا ترتیب پر دلالت کرے: اُدْخُلُوْا رَجُلًا رَجُلًا[3] یا اسم عدد ہو: جَاءُوْا مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ[4]: یا نرخ بتلائے: بِيْعَ الزَّيْتُ رِطْلًا بِدِرْهَمٍ[5] یا وہ موصوف ہو: اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا[6] یا جانبین کے معاملہ پر دلالت کرے: بِعْتُ الْقَمْحَ يَدًا بِيَدٍ[7]:

---

[1] میں ایمان لایا اللہ پر کہ وہ ایک اکیلا (خدا) ہے ÷ [2] علی شیر کی حالت میں (شیر کی طرح ٹوٹ پڑا) یعنی دوبارہ حملہ کر دیا ÷ [3] اندر آؤ ایک ایک آدمی ÷ [4] وہ آئے دو دو تین تین چار چار ہو کر ÷ [5] تیل فی رطل ایک درم میں بیچا گیا ÷ [6] ہم نے اس (کتاب) کو قرآن عربی کی صورت میں نازل فرمایا ÷ [7] میں نے گیہوں ہاتھوں ہاتھ (نقد نقد) بیچے ÷

۶۔ جملہ (اسمیہ ہو یا فعلیہ) بھی حال واقع ہوتا ہے۔ اس وقت حال اور ذو الحال کے درمیان ایک رابط (جوڑنے والے) کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ رابط واو حالیہ ہوتا ہے: اُطْلُبِ العِلْمَ وَانت فَتیً یا ضمیر غائب: جاءَ رشید یَضْحَكُ[1] یا دونوں: جاءَ رشیدٌ وھو یَضْحَكُ (دیکھو سبق ۴۳-۱۱)

تنبیہ ا۔ اگر جاءَ رجلٌ یَضْحَكُ کہیں تو ترکیب میں یَضْحَكُ (جملہ فعلیہ ہو کر) رجل کی صفۃ ہوگا اسے حال نہیں کہا جائیگا۔ کیونکہ رجل نکرہ ہے اور جملہ بھی نکرہ مانا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں ذو الحال معرفہ نہ ہو تو اسے موصوف کہیں گے۔ مگر ترکیب کے بدلنے سے معنی میں کوئی خاص فرق نہ ہوگا:

۷۔ حال متعدد بھی ہوتے ہیں: رجع موسیٰ الیٰ قومہٖ غضبان[1] اَسِفًا:

۸۔ قرینہ ہو تو حال کے ماقبل کا جملہ حذف کر دیتے ہیں۔ چنانچہ جب کوئی سفر کو روانہ ہوتا ہے تو کہتے ہیں سالِمًا غانِمًا یعنی اِذْهَبْ سَالِمًا وَارْجِعْ غانِمًا (سلامتی میں جا اور نفع حاصل کرتا ہوا واپس آ):

---

[1] یضحك صیغہ واحد غائب ہے۔ اس میں ضمیر غائب (ھُوَ) مستتر رہتی ہے۔ اس جملہ میں وہی رابط ہے:

مشق نمبر ۹

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:۔

(۱) اٰتَیْنَاہُ الحُکْمَ صَبِیًّا[1] (۲) جَآءُوْا اَبَاھُمْ عِشَآءً یَّبْکُوْنَ[2]

(اٰتَیْنَا) فعل بافاعل (ہٗ) مفعول بہ، ذوالحال، (الحکم) دوسرا مفعول (صَبِیًّا) حال ہے پہلے مفعول کا۔ سب مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

(جَآءُوْا) فعل بافاعل۔ اس میں واو ضمیر فاعل ہے وہی ذوالحال ہے۔
(اَبَاھُمْ) مضاف و مضاف الیہ مل کر مفعول بہ
(عِشَآءً) مفعول فیہ
(یَبْکُوْنَ) فعل و فاعل مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر حال ہے اس میں ضمیر رابط ہے۔
پہلا فعل اپنے فاعل و مفعول وغیرہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۵۴

اٰذٰی (یُؤْذِیْ) ایذا دینا	حَلَقَ (ن) سر منڈانا
تَبَسَّمَ (ہ) مسکرانا	فِجَّۃٌ کچا
تَرَصَّدَ (ہ) انتظار کرنا ناگواریات کا	قَصَّرَ (ت) کوتاہ کرنا۔ سر کے بال کتروانا
جُنُبٌ جس شخص کو نہانے کی حاجت ہو۔	قَلَّبَ (ت) الٹ پلٹ کرنا۔ مُسْرَجٌ زین کسا ہوا

[1] ہم نے اسے بچپن کی حالت میں حکم یعنی پیغمبری دیدی۔ [2] وہ آئے اپنے باپ کے پاس عشا کے وقت روتے ہوئے۔

مشق نمبر ۹۹

تنبیہ ۲۔ ذیل کے جملوں میں حال اور ذو الحال اور ان کے اقسام پہچانو:

(۱) اذا اجتهد الطالبُ صغيرًا ساد كبيرًا (۲) عِشْ عزيزًا اومُتْ كريمًا (۳) ولّى العدوُّ مُدْبِرًا (۴) لا تأكل الفواكه فجّةً ولا الطعام حارًّا (۵) ركبنا الفرس مُسْرَجًا (۶) قلّبنا الكتاب صفحةً صفحةً وقرأناه بابًا بابًا (۷) السُّعَداء يشاهدون الله في الجنة وجهًا الى وجهٍ (۸) اصطفّ التلامذة اربعةً اربعةً (۹) يموت التّقيّ وقلبُه مُطْمَئِنٌّ والسعادة تنتظره ويموت الشّقي وضميره يُعَذِّبُه والشّقاوة تترصّده (۱۰) لا تخرج لَيْلًا وَحْدَكَ (۱۱) رَضِيتُ بالله ربًّا وبالاسلام دِينًا وبمحمّدٍ رسولًا (صلى الله عليه وسلم)

اشعار

انت الذى وَلَدَتْكَ اُمُّكَ باكيًا ✤ والنّاس حولك يضحكون سرورا

فاحرِصْ على عملٍ تكون اذا بَكَوْا ✤ في يومِ موتِكَ ضاحكًا مسرورا

مشق نمبر ۱۰۰

من القرآن

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَانْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى

تعلموا ما تقولون ولا جُنُبًا (۲) تراهم رُكَّعًا سُجَّدًا يبتغون فضلًا من الله ورضوانًا (۳) لَتَدْخُلُنَّ المسجدَ الحرام إن شاء الله آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكم ومُقَصِّرِينَ لا تخافون (۴) فتبسَّم ضاحكًا من قولها (۵) وإذا قاموا إلى الصلوة قاموا كُسَالى يُرَاءُونَ النَّاسَ (۶) اِهْبِطُوا[1] بعضُكم لبعضٍ عدوٌّ (۷) ماكان الله لِيُعَذِّبَهم وأنت فيهم وما كان الله معذِّبَهم وهم يستغفرون (۸) وإذ قال لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وهو يَعِظُهٗ يا بُنَيَّ لا تُشْرِكْ بِاللهِ إنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عظيم (۹) فما لهم عن التذكرة مُعْرِضِينَ؟ (۱۰) وإذ قال موسٰى لقومه يٰقومِ لِمَ تُؤْذُونَنِي وقد تعلمون أنّي رسولُ الله إليكم (۱۱) ولا تَمُوتُنَّ إلّا وأنتم مسلمون (۱۲) وإذ قال عيسى ابن مريم يا بني إسرائيل إنّي رسول الله إليكم مصدِّقًا لما بين يديَّ من التوراة ومبشّرًا برسولٍ يأتي من بعدي اسمُهٗ أحمدُ[2]۔

مشق عربی میں ترجمہ کرو نمبر ۱۰۱

(۱) لڑکے جب چھوٹے پن کی حالت میں محنت کرتے ہیں تو بڑے پن میں سردار ہوتے ہیں (۲) گرم گرم چائے مت پی کیونکہ وہ دانتوں کے لئے مضر ہے (۳) میں مدرسہ میں داخل ہوا حالانکہ (جبکہ) میری کلاس میں سب لڑکے حاضر

---

[1] هَبَطَ (ض) اترجانا۔ [2] حضرت محمد کا دوسرا نام احمد بھی ہے۔

ہو چکے تھے (۴) میں اور میرا باپ مسجد میں آئے جبکہ خطیب منبر پر کھڑا ہو کر خطبہ دے رہا تھا (۵) منافق نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو سست اور ریاکار ہو کر کھڑا رہتا ہے۔ (۶) میرے بھائی تم مدرسہ ہرگز نہ چھوڑو مگر اس حال میں کہ تم علوم دینی اور عقلی میں کامل ہو جاؤ (۷) میں نے اس کتاب کا ایک ایک ورق الٹا اور ایک ایک باب پڑھ ڈالا (۸) اے شریف عورت تو مجھے کیوں ایذا دیتی ہے حالانکہ تو جانتی ہے کہ میں تیری بھلائی کا طالب ہوں (۹) اللہ تعالیٰ کسی بندے کو عذاب نہیں دیتا جبکہ وہ مغفرت چاہتا ہو۔

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ

(۷) التَّمْيِيْز

(۱) اشتريت رِطلًا سمنًا　　(۴) عندي عشرون فرسًا

(۲) زكوة الفطر صاعٌ[1] شعيرًا[2]　　(۵) على التمرة مثلها زُبدًا[3]

(۳) بعت عشرة ذراعٍ حريرًا　　(۶) ما في السماء قدر راحةٍ[4] سحابًا

۰۱۱۰۱۱۰

(۱) اِمتلأ الإناءُ لبنًا　　(۳) خيرُ الناس أحسنُهم خُلُقًا

(۲) طاب المكانُ هواءً　　(۴) أنا أكثرُ منك مالًا

---

[1] صاعٌ پائلی کی مانند ایک پیمانہ ہے۔ [2] شعیر = جو۔ [3] زُبْدٌ مکھن۔ [4] راحۃ = ہتھیلی۔

۱۔ تم کہہ سکتے ہو کہ مذکورہ دس مثالوں کے آخر میں جو اسم منصوب ہیں، قواعدِ نحو کی اصطلاح میں ان میں سے ہر ایک کو تمییز یا مُمَیِّز کہا جائے گا۔

کیونکہ تم نے حصہ سوم (سبق ۴۳-۱۲) میں پڑھ لیا ہے کہ جو اسم کسی مُبہَم معنی والے اسم سے یا جملے کے معنی سے اِبہام کو دور کر کے مطلب کو صاف کر دے اُسے تمییز یا مُمَیِّز کہتے ہیں۔ تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ جس اسم یا معنی سے اِبہام دور کیا جائے اُسے مُمَیَّز کہتے ہیں۔

۲۔ پہلے گروہ کی چھ مثالوں میں مُمَیَّز مختلف مقداروں کے نام ہیں چنانچہ (رِطْلٌ) وزن کی ایک مقدار ہے۔ (صاعٌ) کَیل (= ماپ) کی ایک مقدار ہے (ذِراعٌ) مِساحت (= پیمایش) کی ایک مقدار ہے (عِشرون) ایک عدد ہے (مثل) اور (قدر) کسی قسم کی مخصوص مقدار کے نام تو نہیں ہیں مگر اپنے مضاف الیہ سے مل کر ایک اندازہ (قیاس) بتلاتے ہیں الغرض مذکورہ تمام اسموں میں ابہام پایا جاتا ہے، جو تمییز کے بغیر دور نہیں ہو سکتا۔ دوسرے گروہ کی چار مثالوں میں کوئی اسم مبہم تو نہیں نظر آتا، بلکہ خود جملوں کے معانی میں ابہام پایا جاتا ہے: امتلأ الاناء ایک جملہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ برتن بھر گیا۔ مگر یہ نہیں معلوم ہوتا کس چیز سے بھرا پانی سے؟ دودھ سے؟ یا کسی اور چیز سے بھرا؟ جب کہا گیا لَبَنًا تو مطلب

کی تعیین ہوگئی ۔

۳- کبھی اسم غیر مقدار کی بھی تمییز آتی ہے جبکہ اس میں ابہام پایا جائے: خَاتَمٌ فِضَّةً (ایک انگوٹھی چاندی کی)۔

۴- یہ بھی یاد رکھو کہ مُمَیَّز ہمیشہ اسم تام ہوتا ہے۔ یعنی ایسا اسم جس پر تنوین آئی ہو یا اس کے ساتھ تثنیہ یا جمع کا نون لگا ہو یا مضاف ہو، مگر معرّف باللّام کو اسم تام نہیں کہتے ہیں۔

۵- مُمَیِّز بھی نکرہ ہی ہوتا ہے۔ مگر جب اس پر مِن داخل ہو تو معرّف باللّام ہو سکتا ہے: رِطْلٌ مِن لَبَنٍ یا مِن اللَّبَنِ ۔

۶- وزن، کَیْل اور مِساحۃ کی تمییز اکثر منصوب ہوتی ہے۔ کبھی اضافۃ سے یا مِن لگانے سے مجرور بھی ہوتی ہے۔ دیکھو نیچے کی مثالیں:

شَرِبْتُ رِطْلًا لَبَنًا ۔ رِطْلَ لَبَنٍ ۔ رِطْلًا مِنَ اللَّبَنِ یا مِن لَبَنٍ
اِشْتَرَيْتُ كَيْسًا قَمْحًا ۔ كِيْسَ قَمْحٍ ۔ كِيْسًا مِنَ الْقَمْحِ یا مِن قَمْحٍ
عِنْدِي فَدَّانٌ أَرْضًا ۔ فَدَّانُ أَرْضٍ ۔ فَدَّانٌ مِنَ الْأَرْضِ یا مِن أَرْضٍ

۷- عدد کی تمییز کا مفصل بیان سبق ۴۴، اور ۴۵ میں لکھا جا چکا ہے۔

۸- تمییز کی شناخت یہ ہے کہ "کیا چیز" یا "کس چیز میں سے" یا "کس حیثیت سے" یا "کس لحاظ سے" کے جواب میں واقع ہو۔

[1] کِیْسٌ (ج اَکْیَاسٌ) تھیلا۔ بوری ۔ [2] پیمائش کی ایک مقدار ہے جو چار سو مربع بالش کے برابر ہے۔

* خَاتَمٌ انگوٹھی۔ مہر۔ اس لفظ میں بھی ابہام ہے یعنی معلوم نہیں انگوٹھی چاندی کی یا سونے کی یا کسی اور چیز کی۔

کِنَایَاتُ الْعَدَدِ

۹ - کَمْ (کئی، بہتیرے)، کَاَیِّنْ (بہتیرے)، کَذَا (ایسا ایسا، اتنا اتنا)، ان الفاظ سے غیر معین عدد کا کنایہ (اشارہ) معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے ان کو اسماء کنایہ کہتے ہیں اور یہ مبنی ہوتے ہیں۔ ان الفاظ میں بھی ابہام ہے جس کو دور کرنے کے لئے مُمَیِّز کی ضرورت پڑتی ہے۔

تمہیں معلوم ہے کَمْ استفہامیہ کی تمیز منصوب اور مفرد ہوتی ہے: کَمْ کِتَابًا قَرَأْتَ؟ اور کَمْ خبریہ کی مجرور ہوتی ہے، کبھی مفرد: کَمْ کِتَابٍ قَرَأْتُ کبھی جمع: کَمْ کُتُبٍ قَرَأْتُ (دیکھو سبق ۱۳-۶-۷)۔

جبکہ کَمْ استفہامیہ خود ہی حالت جری میں ہو۔ اس وقت اس کی تمییز بھی حالت جری میں ہو سکتی ہے: بِکَمْ دِرْهَمٍ اِشْتَرَیْتَ[1]؟ اگرچہ بِکَمْ دِرْهَمًا بھی کہہ سکتے ہیں۔

کَاَیِّنْ کی تمییز پر ہمیشہ مِنْ آیا کرتا ہے اس لئے وہ مجرور ہی ہو سکتی ہے: وَکَاَیِّنْ مِنْ نَبِیٍّ قَاتَلَ مَعَهٗ رِبِّیُّوْنَ کَثِیْرٌ[2]۔

کَذَا کی تمییز مفرد اور منصوب ہوتی ہے: اَنْفَقْتُ کَذَا دِرْهَمًا[3] عِنْدِیْ کَذَا دِیْنَارًا، اِشْتَرَیْتُ الْکِتَابَ بِکَذَا رُبِّیَّةً۔

کَذَا اکثر مکرر بولا جاتا ہے: اَنْفَقْتُ کَذَا وَکَذَا دِرْهَمًا۔ کَمْ اور کَاَیِّنْ

---

[1] کتنے درم میں تو نے خریدا۔ اس جملہ میں (ب) کی وجہ سے کَمْ حالت جری میں ہے۔ [2] بہت سے پیغمبر ہو چکے جن کی ہمراہی میں بہتیرے اللہ والوں نے لڑائیاں لڑی ہیں۔ [3] میں نے اتنے اتنے درم خرچ کئے۔

ہمیشہ صدرِ کلام میں واقع ہوتے ہیں، کذا کے لئے یہ ضروری نہیں ؛

تنبیہ ۱۔ کذا سے صرف عدد کی طرف کنایہ نہیں ہوتا بلکہ کام یا بات چیت کی طرف بھی ہوتا ہے: فَعَلَ یا قَالَ زَیدٌ کذا وکذا (زید نے ایسا ایسا کیا یا کہا)، مگر اس مطلب کے لئے اکثر کَیْتَ وَ ذَیْتَ بھی بولتے ہیں: فَعَلَ یا قَالَ زَیدٌ کیت وذَیْتَ ؛

تنبیہ ۲۔ کم خبریہ اور کَأَیِّنْ سے کثیر کا کنایہ ہوتا ہے۔ اور کذا سے قلیل کا ؛

مشق نمبر ۱۰۲

ذیل کی مثالوں میں وزن، کیل، مساحت اور عدد کی اور جملے کی تمیزیں پہچانو ؛

(۱) مثقالٌ ذهبًا ارفعُ قیمةً من ثلٰثةَ ارطالٍ نُحاسًا (۲) زکوٰة الفطرِ صاعٌ شعیرًا او نصفُ صاعٍ قمحًا (۳) زرعتُ فدّانًا ارزًّا (۴) خمسةُ اَمدادٍ قمحًا جیّدًا یبلغ ثمنُها ثنتی عشرةَ قِرشًا (۵) شربتُ فنجانَ قهوةٍ ورطلَی لبنٍ (۶) اللّیمونُ البرتقالُ من الذّ الفواکه طعمًا واحسنِها منظرًا واطولِها بقاءً (۷) اِشرب فنجانًا قهوةً بعد الطعام ولا تشربنّ خمرًا ابدًا فانّها اقلّ نفعًا واکثرُ ضررًا واکبرُ اثمًا (۸) جرّةٌ ماءً تکفی یومًا الشربِ عیلةٍ

له جَرَّةٌ مٹکا۔ ۲ه عَیْلَةٌ کنبہ ؛

صغیرۃ (۹) الانسان اعدل الحیوانِ مزاجاً واکملہ اَفعالًا والطفُہ حِسًّا (۱۰) صَحَا[1] الجوُّ فما ترٰی فیہ قدرَ راحۃٍ[2] سحابًا (۱۱) عندی ذِراعان حریرًا وثلٰثۃ اَذرُعٍ ثوبًا من الصُّوف (۱۲) فاضَ[3] قلب الوالد سرورًا لمّا بلغہ اَنّ اولادہ ناجحون (۱۳) طاب رئیس المدرسۃ نفسًا اذا رأی التلامذۃَ ناجحین (۱۴) خیر الاعمال اَحْمَدُھا عاقِبَۃً[4] واکثرھا فائدۃً۔

(۱۵) بُنَیَّ اقتدٰی بالکتاب العزیز　　فزِدتُ سرورًا وزادا بتِہاجًا[5]

فما قال لی اُفٍّ فی عمرہ　　لِکونی ابًا ولکونی سِراجًا[6]

مشق من القرآن نمبر ۱۰۳

(۱) فاللّٰہ خیرٌ حافظًا وھو ارحم الرّاحمین (۲) فجّرنا[7] الارض عُیونًا (۳) لا تدرُونَ[8] اَیُّھم اَقربُ لکم نفعًا (۴) اِنّ الّذین یأکلون اموال الیتامٰی ظُلمًا اِنّما یأکلون فی بُطونھم نارًا وسَیَصْلَوْنَ[9] سعیرًا[10] (۵) قل ھل نُنَبِّئُکُم بالاَخسَرِین اَعمالًا الّذین ضَلَّ[11]

---

[1] صَحَا یَصْحُو نمبر صاف ہو جانا۔ نشہ اتر جانا [2] راحۃ ہتھیلی [3] فاض یفیض پُر ہو کر ابل پڑنا [4] انجام۔ نتیجہ [5] ابتہاج خوشی [6] سراج چراغ کو بھی کہتے ہیں اور اس شاعر کا تخلص بھی ہے جس نے یہ رباعی کہی ہے۔ ماں باپ کو اُف کہنا قرآن میں منع آیا ہے۔ چراغ کو اُف کریں تو بجھ جائیگا۔ شاعر کہتا ہے میں باپ بھی ہوں اور چراغ بھی ہوں اس لئے میرے بیٹے نے مجھے کبھی اُف تک نہیں کہا [7] فجّر (ت) شگاف ڈالنا۔ زمین میں پانی کے راستے کھول دینا [8] دَرٰی یَدرِی جاننا [9] صَلِیَ یَصْلٰی۔ جھلسنا جلنا [10] سعیر دہکتی ہوئی آگ۔ دوزخ [11] بھٹک جانا۔ کھو جانا

سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا[1]
(۶) فسيعلمون من هو شرٌّ مكانًا واضعف جُندًا (۷) وَلَلْاٰخِرَةُ
اَكْبَرُ دَرَجَاتٍ واكبر تفضيلًا[6] (۸) يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ
مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا[2] عند الله ان تقولوا ما لا تَفْعَلُوْنَ ۝
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِي سَبِيْلِهٖ صَفًّا[3] كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ
مَّرْصُوْصٌ (۹) قُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا (۱۰) وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ
عَتَتْ[4] عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنَاهَا حِسَابًا* شَدِيْدًا
وَعَذَّبْنَاهَا عَذَابًا* نُّكْرًا[5] ۝

مشق　　عربی میں ترجمہ کرو　　نمبر ۱۰۴

(۱) ہم نے ایک تولہ سونا ایک سو روپے میں خریدا (۲) آج کل بمبئی میں ایک من عمدہ گیہوں پندرہ روپے میں مل جاتے ہیں (۳) ابھی میں نے دو پیالی کافی پی ہے (۴) دو رطل گھی چھ رطل گوشت کے لئے کافی ہے (۵) محمود عمر کے لحاظ سے خالد سے چھوٹا ہے لیکن علم کے لحاظ سے اس سے بڑا ہے (۶) اونٹ جسامت، فرمانبرداری اور قناعت کے لحاظ سے سب جانوروں میں زیادہ مشہور ہے (۷) ہندوستان اور پاکستان میں مزہ اور خوشبو اور رنگ کے لحاظ سے آم [اَنْبَة] بہت ہی مشہور میوہ ہے (۸) میں نے جب

[1] صُنْعٌ کام۔ کاریگری ؛ [2] مَقْتٌ۔ سخت ناراضی ؛ [3] صَفًّا اس جگہ حال ہے۔ تمییز نہیں ؛ [4] عتا یَعْتُوْ (عُتُوٌّ) سرکشی کرنا ؛ [5] نکرا بہت ناگوار ؛ [6] فیجان

* یہ الفاظ تمییز نہیں بلکہ مفعول مطلق ہیں ؛

تمہارے چھوٹے بھائی کی کامیابی کی خبر سنی تو میرا دل خوشی سے بھر گیا (۹) بڑا وہ ہے جو علم و عقل میں بڑا ہو (۱۰) یہ گھر طول میں [طولاً] بیس گز ہے اور عرض میں پندرہ گز ہے؛

مشق ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو نمبر ۱۰۵

(۱) بِعْتُ مَنَّيْنِ سُكَّرًا (۲) خيرُ النّاس اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا [الحديث]

(بِعْتُ) فعل یا فاعل (مَنَّيْنِ) مفعول بہ ہے اس لئے منصوب ہے۔ تثنیہ ہے اس لئے اس کا نصب ـَيْنِ سے آیا ہے مُمَیَّز ہے (سُكَّرًا) تمییز ہے اس لئے منصوب ہے۔ سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا؛

(خَيْرُ) اسم صفۃ ہے اسم تفضیل کے معنی میں بھی آتا ہے (دیکھو سبق ۲۴-۶) مبتدا ہے اس لئے مرفوع ہے۔ مضاف ہے (الناس) مضاف الیہ مجرور۔ (اَحْسَنُ) اسم تفضیل ہے خبر ہے۔ اس لئے مرفوع ہے۔ (هُمْ) ضمیر مجرور مضاف الیہ۔ چونکہ اس جملہ میں ابہام ہے اسلئے (خُلُقًا) تمییز ہے اور منصوب ہے۔ اب مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا؛

مشق نمبر ۱۰۶

تنبیہ اب سے اکثر مشقوں کا عنوان عربی زبان میں لکھا جائیگا؛

اَكْمِلِ الْجُمَلَ الْآتِيَةَ بِوَضْعِ اَلْفَاظِ التَّمْيِيْزِ الْمُنَاسِبَةِ فِي الْاَمَاكِنِ الْخَالِيَةِ[1]

[1] خالی مقامات میں تمییز کے لئے مناسب الفاظ رکھ کر آنے والے (ذیل کے) جملوں کو پورا کردو؛

(۱) الفِضَّۃ اَرفعُ ..... من النُّحاسِ

(۲) اَلکُمَّثریٰ اَلَذُّ مِن التُّفّاحِ .....

(۳) الانبیاء اَصدَقُ الناسِ ......

(۴) الشمس اکبر ..... من القمرِ واَسطَعُ

(۵) دخلت حدیقۃ الحَیَوانات وشاهدت ما فیها من صنوف الحَیوانِ فوجدت الزَّرافۃَ اَطولَها ..... والطاؤس اَجملَها ...... والفیلَ اَضخمَها ..... والاسدَ اَشدَّها .....

مشق نمبر ۱۰۷

اِجعَلْ کُلَّ اسمٍ من الاسماء الاٰتیۃ تمییزًا فی جملۃٍ مناسبۃٍ

سُکَّرًا بَأسًا طُولًا اَخلاقًا رِطلًا هَوَاءٌ

مِنْ بُنٍّ لاعِبًا ثَمَنًا من الکُتُب مِنْ عَسَلٍ تِلمیذٍ

مشق نمبر ۱۰۸

غَیِّرِ التمییزَ فی الجُمَلِ الاٰتیۃِ مِن صُوْرَتِہِ التی جاء علیها الیٰ کلِّ صورۃٍ اُخرٰی مُمکِنَۃٍ لہٗ، وَرَاعِ ما یَستَدْعِیہِ ذلک من التغییر فی الممیَّز

لہ آنے والے اسموں میں سے ہر ایک اسم کو مناسب جملے میں تمییز بناؤ۔ ٢ہ آئندہ جملوں میں ہر ایک تمییز کو اس کی اس صورت سے جس پر وہ آئی ہے (یعنی موجودہ صورت سے) دوسری ہر ممکن صورتوں سے بدل دو اس تبدیلی کی وجہ سے ممیّز میں جس تغییر کی صورت پیش آئے اس کو ملحوظ رکھو۔ ٣ہ راعِ امر ہے رَاعیٰ سے مُرَاعیٰ (م) سے یعنی رعایت کر اور ملحوظ رکھ۔ ٤ہ اِستَدعیٰ (۱۰) تقاضا کرنا چاہنا۔

* صِنفٌ (ج صنوف اور اَصناف) قسم۔ عہ طاؤسٌ (ج طواویس) مور

(۱) رأیت البنت تحمل جَرَّةَ ماءٍ (۴) هل اشتریت سَلَّتَيْ عِنَبٍ ؟

(۲) مثقالٌ ذهبًا خیرمن رطل[1] نحاسا (۵) باع التاجر قنطارًا صابونا۔

(۳) اشتریت مِائتَيْ ذِراعٍ کتّانًا[4] (۶) زکاة الفطر نصف صاعٍ بُرًّا

مشق نمبر ۱۰۹

مَیِّزُوا[2] الأعداد المذکورة فی الجُمل الآتیة بمعدودات تُناسبها

(۱) فی السنة اثنا عشر ..... وفی الشهر ثلاثون ..... وفی الیوم اربع وعشرون ....

(۲) طول الطریق مِائةٌ ..... وعرضهُ عشرون ....

(۳) فی المدرسة خمسة وستون ومِائتا ..... وتسعةَ عشرَ .....

(۴) یقطع القطار فی الساعة خمسین ....

(۵) یشتمل المنزل علیٰ بَهْوَيْن[3] ونسع ....

مشق نمبر ۱۱۰

(۱) کوِّن ثلاث جُمَلٍ یکون التمییز فیها منصوبا والممیَّز اسما من اسماء الکیل

(۲) " " " " " " مجرورًا " " " الوزن

(۳) " " " " " " منصوبا " " " المساحة

(۴) " " " " " " جمعا مجرورا " " " العدد

---

[1] سو رطل کا ایک وزن ہے۔ بہت سا مال ؛ [2] یعنی تمیز بیان کرو ؛ [3] بَہْوٌ (ج اَبْهَاءٌ - بُهُوٌّ) مکان کے سامنے آنے جانے والوں کے لئے جو جگہ بنائی جائے ؛ [4] کتان پٹ سن سے بنا ہوا کپڑا

(۱) کوّن ثلاث جُمَلٍ یکون التمییز فیہا مفرداً منصوباً والممیز اسماً من اسماء العدد
(۲) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 مجروراً 〃 〃 〃 〃
(۳) 〃 〃 〃 〃 الممیز ملحوظاً فی الجملہ

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالسِّتُّوْنَ

(۸) اَلْمُسْتَثْنٰی بِاِلَّا (اِلَّا کے ذریعے اِسْتِثْنَا کیا ہوا)

۱۔ حصہ سوم سبق ۴۳۔ ۸ میں مستثنیٰ بہ اِلَّا کا بیان پڑھ لیا ہے
یہاں اس کے متعلق کچھ اور معلومات لکھی جاتی ہیں:-

۲۔ استثنا کے لغوی معنی ہیں کئی چیزوں میں سے ایک یا کئی چیز کو الگ کر دینا۔
نحو کی اصطلاح میں استثنا سے یہ مراد ہے کہ حرفِ استثنا کے ماقبل کے جملے میں جو حکم اثبات یا نفی کا ہو اس حکم سے مابعد کو خارج کر دینا یعنی یہ تبلانا کہ مابعد کا حکم ماقبل کے خلاف ہے: اکلت الفواکہ الّا عنبا (میں نے سب میوے کھائے مگر انگور یعنی انگور نہیں کھائے)۔ ما اکلت الفواکہ الّا عنبا (میں نے میوے نہیں کھائے مگر انگور یعنی انگور کھائے)۔

۳۔ مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں (۱) مستثنیٰ مُتَّصِل جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہو: جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا (۲) مستثنیٰ مُنْقَطِع جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہ ہو: جاءت الافراس الّا حمارًا۔

تنبیہ ا۔ مستثنیٰ منقطع کا استعمال بہت کم ہوتا ہو۔

۴۔ تم پڑھ چکے ہو کہ مستثنیٰ بِإِلَّا کا شمار منصوبات میں کیا جاتا ہے۔ مگر یہ ہمیشہ منصوب نہیں ہوتا، بلکہ اس کے اعراب کی تین[2] قسمیں ہیں۔

(۱) مستثنیٰ منہ مذکور ہو اور اِلَّا سے پیشتر کلام[1] موجب تامّ ہو، یعنی اس جملے میں نفی اور استفہام نہ ہو۔ یا مستثنیٰ منقطع ہو تو مستثنیٰ کو نصب پڑھا جائیگا، جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں سمجھایا گیا ہے۔

(۲) مستثنیٰ منہ مذکور ہو مگر اِلَّا سے پیشتر کلام غیر مُوجَب (غیر مُثْبَت) ہو تو مستثنیٰ کو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور ماقبل کے اعراب کی متابعت بھی کر سکتے ہیں: لَمْ تَتَفَتَّحِ[2] الازهارُ اِلَّا وَرْدًا۔ بھی کہہ سکتے ہیں اور وَرْدٌ بھی مَاسَلَّمْتُ عَلَى القَادِمِينَ[3] اِلَّا الاوَّلَ یا اِلَّا الاوَّلِ۔

(۳) مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو بلکہ اِلَّا سے پیشتر کلام ناقص ہو، تو حالتِ ترکیبی کے مطابق مستثنیٰ کا اعراب ہوگا۔ وہاں اِلَّا کا کوئی اثر نہ ہوگا: ماجاءَ اِلَّا زيدٌ، مارأيتُ اِلَّا زيدًا، لم اُسافِرْ اِلَّا مَعَ زيدٍ۔ ایسے مستثنیٰ کو مستثنیٰ مُفَرَّغ کہتے ہیں۔

۵۔ اِلَّا کے علاوہ الفاظ استثنا یہ بھی ہیں: غیر، سِوٰی، خلا، عدا، ما خلا، ما عدا اور حاشا ان سب کے معنی ہیں "مگر" یا "سوا"

۶۔ غیر اور سِوٰی اسم ہیں، ان کے بعد مستثنیٰ مضاف الیہ

---

[1] کلام مُوجَب یعنی کلام مثبت۔ اور تامّ یعنی پورا جملہ۔ جملہ میں استفہام ہو تو وہ بھی کلام موجب نہیں رہتا۔
[2] تَفَتَّحَ (ہ) کھلنا۔ کھل جانا۔ [3] قادِمٌ۔ سفر سے آنے والا۔

ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔

خود لفظ غیرُ کا اعراب مستثنٰی بہ الاّ کی مانند تین طور سے ہوگا۔

(۱) اِتَّقَدَتِ المصابیحُ غیرَ واحدٍ

(۲) سَلَّمتُ علی القادمین غیرَ سعیدٍ

---

(۳) ماعادَ المریضَ عائدٌ[1] غیرَ الطبیب یا غیرُ الطبیب

(۴) لانعتمِدُ علیٰ احدٍ غیرَ اللّٰہ یا غیرِ اللّٰہِ

---

(۵) لاینالُ المجدَ غیرُ العاملینَ

(۶) لم یفترِسِ الذِّئبُ غیرَ شاذَّۃٍ[2]

(۷) لانَعتمِدُ علیٰ غیرِ اللّٰہِ

۷۔ خَلاَ اور عَدَا دراصل فعل ماضی ہیں مگر کلامِ عرب میں ان کے بعد اسم کو مجرور بھی پایا گیا ہے اس لئے نحویوں نے ان کو حروفِ جارّہ میں بھی شمار کرلیا ہے۔ حاشا کو حرفِ جرّ بھی مانا جاتا ہے کبھی فعل بھی سمجھا جاتا ہے۔ ان کے بعد مستثنٰی کو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور جرّ بھی مگر مَاخَلا اور مَاعَدَا ہمیشہ فعل ہی رہتے ہیں، ں لئے ان کے

---

[1] عَادَ (ن) عیادت کرنا۔ بیمار پرسی کو جانا۔ لوٹنا۔ [2] گلہ یا ریوڑ سے الگ ہوجانے والی (بھیڑ بکری)۔

بعد مستثنیٰ ہمیشہ مفعول بہ ہوگا اور منصوب ہوگا۔ دیکھو ذیل کی مثالیں:

(۱) قَطَفْتُ الازهارَ خلا الورِدَ یا الوردِ

(۲) زُرْتُ مساجدَ المدینة عدا واحدًا یا واحدٍ۔

(۳) قطعت الاشجار حاشا النخیلَ یا النخیلِ

(۴) قرأت الکتاب ماخلا (یا ماعدا) صفحةً

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۵۵

اِسْتَطَبَّ (۱۰) علاج کرنا	سَيِّءٌ برا
اَعْیٰی (یُعْیِیْ) تھکا دینا۔ عاجز کردینا	صَحِبَ (س) ساتھی ہونا
تَدَارَكَ (٥) تلافی یا اصلاح یا علاج کرنا	ضَلَالٌ (مصدر ض) گمراہی
جَرِیْحٌ (ج جَرْحٰی) زخمی	عَمِهَ (ف) بے راہ بھٹکنا۔ متحیر ہونا
حَاقَ (یَحِیْقُ) گھیر لینا۔ لپیٹ میں لے لینا	غَزَلٌ عورتوں کے متعلق عاشقانہ کلام
خَلَا (یَخْلُوْا) خالی ہونا۔ تنہائی میں ملنا	لَا مُحَالَةَ ضرور
دَاوٰی (۳) علاج کرنا	نَیِّرٌ روشنی دینے والا ستارہ
دَاءٌ (ج اَدْوَاءٌ) مرض بیماری	نَیِّرَانِ چاند سورج

مشق نمبر ۱۱۱

تنبیہ ذیل کی مثالوں میں مستثنیٰ کی قسمیں اور اعراب پہچانو:

(۱) قَدِمَ الجنودُ اِلَّا القائدَ فَاِنَّهُ مشغول فی تَدَارُكِ المَرْضٰی

والجرحی وسیقدم غدًا او بعد الغد (۲) یعیش الناس براحة الا الکسلان وسیّءُ الاخلاق (۳) اِنتبه المسلمون الاّ المنافقین منهم الذین یتخذون الکفّار اولیاء بعد ما هم اظهروا ما فی قلوبهم من العداوة والبغضاء وقتلوا کثیرا من المسلمین ویأبون[1] الاّ استعباد المسلمین وتذلیلهم (۴) صادقتُ کلّ الجیران[2] الاّ المتکبّرین (۵) لم یصحبک عند موتک الاّ عملک (۶) لایقع الحال الاّ نکرةً مشتقّةً الاّ فی بعض الامثلة یکون الحال معرفة واسما جامدا (۷) لم تخل منظومات الشعراء من الغزل سوی دیوان ابن العتاهیة والخنساء (۸) مالی انیسٌ سوی الکتاب (۹) ما ساد الاّ ذو العزم المجدُّ المجیرُ المؤثِر وصاحبُ العلم والعقل وما ذلّ الاّ الجاهلُ الکسلانُ البخیلُ ابنُ الغرضِ (۱۰) لا یأکُلُ مالکَ الاّ تقیٌّ ولا تأکلُ الاّ مالَ تقیٍّ (۱۱) لن اتّبع غیرَ الحقّ ولن اخشی غیرَ الله

ا شعار

لکلّ داءٍ دواءٌ یُستطبُّ به ... الاّ الحماقة اعیت من یداویها

الاکلُّ شیءٍ ما خلا الله باطلٌ ... وکلُّ نعیمٍ لا محالةَ زائلٌ

[1] اَبی یأبی انکار کرنا۔ (تمام باتوں سے انکار کرتے ہیں سوا مسلمانوں کے غلام بنانے اور انھیں ذلیل کرنے کے یعنی وہ مسلمانوں کو غلام بنانے کے سوا کچھ نہیں چاہتے)

[2] جمع ہے جارٌ کی یعنی پڑوسی۔

مشق　　　من القرآن　　　نمبر ۱۱۲

(۱) وَاِذْ قلنا لِلْمَلٰئِکَةِ اسجدوا لِاٰدم فَسَجَدُوْا اِلَّآ اِبْلِیْسَ (۲) ما هٰذِهِ الحیٰوةُ الدُّنْیَا اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ (۳) لَا یَحِیْقُ المکرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ (۴) فما وجدنا فیها غیرَ بیتٍ مِّنَ المُسْلِمِیْنَ (۵) فماذا بعدَ الحقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ (۶) لَا یَعْلَمُ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ (۷) هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ؛

مشق　　　اردو سے عربی بناؤ　　　نمبر ۱۱۳

(۱) سب لڑکے کامیاب ہوگئے مگر سست لڑکا (۲) مسلمان عورتیں حجاب کے ساتھ نکلتی ہیں مگر خالدہ (۳) میں نے ان پھلوں میں سے کچھ نہ لیا مگر ایک نارنگی (۴) مسلم کسی سے نہیں ڈرتا مگر اللہ سے (۵) میں نے سب سے دوستی کی مگر متکبر سے (۶) ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں کرتے (۷) آج ہمارے مدرسہ میں سب لڑکے حاضر ہیں مگر محمود (۸) سب لڑکیاں کامیاب ہوئیں مگر ایک سست لڑکی جس نے اپنے اوقات کھیل کود میں ضائع کردیئے تھے (۹) اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام مسلمان بیدار ہوچکے ہیں اور سمجھ گئے ہیں کہ ایمانِ محکم، عملِ صالح اور باہمی اتحاد کے سوا نہ دنیا میں فلاح ہے نہ آخرت میں مگر بعض اشرار اب تک موجود ہیں جو[1] ملک میں فتنہ و فساد کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور دشمنانِ اسلام کی مدد کررہے ہیں ؛

[1] اَلَّذِیْنَ یَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ الْفِتْنَةَ وَالْفَسَادَ ؛

مشق نمبر ۱۱۴

اَكْمِلِ الْجُمَلَ الْآتِيَةَ بِوَضْعِ الْمُسْتَثْنٰى بِاِلَّا فِى الْاَمَاكِنِ الْخَالِيَةِ[1] وَاَشْكِلْهُ[2] وَبَيِّنْ مَا يَجُوْزُ وَجْهَانِ فِىْ اِعْرَابِهٖ

(۱) قَدِمَ الْحَاجُّ ..... (۵) صَامَ الْغُلَامُ رَمَضَانَ ....

(۲) قَرَأْتُ الْكِتَابَ .... (۶) لَمْ يُسَلِّمْ اَخُوْكَ عَلٰى اَحَدٍ ....

(۳) لَمْ يَنْجَحْ اَحَدٌ .... (۷) لَا يَنْفَعُ الْاِنْسَانَ ....

(۴) لَا تَنْمُو[3] الثَّرْوَةُ .... (۸) اَكَلْتُ الْفَوَاكِهَ ....

اِسْتَثْنِ[4] بِغَيْرٍ من الْجُمَلِ الْآتِيَةِ وَاَشْكِلِ الْمُسْتَثْنٰى وَاَدَاةَ[5] الْاِسْتِثْنَاءِ

(۹) مَا قَطَعْتُ الْاَزْهَارَ .... (۱۲) لَمْ يَصِدِ الصَّيَّادُ ....

(۱۰) لَا يَبْقٰى لِلْاِنْسَانِ بَعْدَ الْمَوْتِ .... (۱۳) حَضَرَ الْوَلِيْمَةَ[6] جَمِيْعُ الْاَصْدِقَاءِ ....

(۱۱) تَصْدَأُ[7] الْمَعَادِنُ ...... (۱۴) عَلَا الْجُنُوْدُ ......

---

[1] خالی جگہوں میں مستثنیٰ بہ اِلّا رکھ کر آئندہ جملوں کو کامل کر دو اور اعراب لگاؤ اور جس مقام میں دو صورتیں اعراب کی جائز ہیں اس کی تفصیل لکھو۔ [2] تَشَكَّلَ (ن) اور اَشْكَلَ اعراب لگانا۔ [3] نَمَا يَنْمُوْ بڑھنا، ترقی کرنا۔ [4] ذیل کے جملوں میں لفظ غیر کے ذریعہ استثنا کر دیعنی کسی مستثنیٰ پر غیر لگا کر خالی جگہ کو پُر کر دو اور مستثنیٰ اور لفظ استثنا یعنی غیر کو اعراب لگاؤ۔ [5] اَدَاةٌ (ج اَدَوَاتٌ) حرف، لفظ، آلہ۔ [6] ولیمہ خوشی کا کھانا۔ [7] صَدِئَ (ف) زنگ کھانا۔

أَتْمِمِ الجُمَلَ الآتِيَةَ بِوَضْعِ المحذوف منها في الأماكن الخالية

(۱۵) ... على غير نفسك . (۱۸) .... غيرا للّبن

(۱۶) .... الا قليلًا (۱۹) .... ما عدا قائلهم

(۱۷) .... إلّا العاملون (۲۰) .... خلا اثنين

مشق ۱۱۵

اجعل[1] كلّ اسم من الأسماء الآتية مستثنًى منه في جملة مفيدة

الأبواب التُّجّار المُدُن الأشجار البقول[2]

الأنهار التلاميذ الطيور الليل المُسافرون

مشق نمبر ۱۱۶

(۱) كَوِّنْ ثلاث جُمَلٍ يكون المستثنى بإلّا في كلٍّ منها واجبًا نصبُهُ ؛ (تین جملے ایسے بناؤ کہ ہر ایک میں مستثنیٰ بہ الا واجب النصب ہو)

(۲) كَوِّنْ ثلاث جُمَلٍ يكون المستثنى بإلّا في كلٍّ مِنْهَا يجوز صورتين في الإعراب ؛

(۳)[3] كَوِّنْ ثلاث جُمَلٍ يكون المستثنى بإلّا في كلّ منها مُعْرَبًا على حسب ما يقتضيه موقِعُهُ في الجملة ؛

[1] آنے والے (یعنی نیچے لکھے ہوئے) اسموں میں سے ہر ایک اسم کو کسی جملہ میں مستثنیٰ منہ بناؤ ؛ [2] بُقُولٌ جمع بَقْلٌ کی = سبزی (کھانے کی) ؛ [3] تین جملے ایسے بناؤ کہ ہر ایک میں مستثنیٰ بہ إلّا کو وہ اعراب دیا گیا ہو جو جملے میں اس کے اقتضا کے مطابق ہو ؛

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالسِّتُّوْنَ

(۹) اَلْمُنَادٰی

۱۔ حصہ سوم سبق ۴۳ میں تم نے منادٰی کا مختصر بیان پڑھ لیا ہے۔ کہ منادٰی بھی منصوبات میں شامل ہے لیکن وہ حالت نصبی میں اسی وقت ہوتا ہے جبکہ وہ مضاف ہو، خواہ واحد ہو یا تثنیہ یا جمع: یَا سَاكِنَ الْهِنْدِ، یا سَاكِنِيْ مَكَّةَ، یا سَاكِنِي الْمَدِيْنَةِ یا وہ مُشَابِہ بِالْمُضَافِ ہو یا طَالِعًا جَبَلًا (اے پہاڑ کے چڑھنے والے) یا نکرہ غیر متصودہ ہو: یَا رَجُلًا خُذْ بِيَدِيْ (اے آدمی میرا ہاتھ تھام لے)

تنبیہ ۱۔ طَالِعًا مضاف تو نہیں ہے لیکن معنی میں طَالِعَ الْجَبَلِ کے ہے اس لئے اسے مشابہ بالمضاف کہا جاتا ہے۔ یَا رَجُلًا میں کوئی مخصوص آدمی مراد نہیں ہے جیسے اندھا بغیر دیکھے سوچے پکار کرتا ہے۔

۲۔ اگر منادٰی مُفْرَد یعنی مضاف نہ ہو تو وہ حالت رفعی پر مبنی سمجھا جائیگا۔ پھر وہ واحد ہو یا تثنیہ یا جمع: یَا مُحَمَّدُ، یَا رَجُلُ یَا رَجُلَانِ۔ یَا مُسْلِمُوْنَ۔

تنبیہ ۲۔ لفظ مفرد کے تین معنی ہوتے ہیں (۱) واحد (۲) غیر مرکب (۳) غیر مضاف۔ یہاں تیسرے معنی کے لئے آیا ہے۔

۳۔ زَیْدُ ابْنُ عَمْرٍو جیسی ترکیب جب منادیٰ ہو تو اس میں کئی باتیں خاص توجہ کے قابل ہوتی ہیں (۱) زید کو فتحہ بھی پڑھ سکتے ہیں اور ضمہ بھی لیکن فتحہ بہتر ہے : یَا زَیْدَ بْنَ عَمْرٍو اور یا زَیْدُ بْنَ عَمْرٍو (۲) اس میں لفظ ابن اگرچہ زید کی صفت ہے لیکن اس کو فتحہ ہی پڑھا جائیگا۔ کیونکہ وہ مضاف ہے (۳) ایسی مثالوں میں لفظ ابن کا همزة الوصل کتابت سے بھی ساقط ہو جائیگا۔

۴۔ کبھی حرف ندا حذف بھی کر دیا جاتا ہے : یُوْسُفُ[1] اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا۔ یَا رَبِّیْ کو صرف رَبِّ کہتے ہیں : رَبِّ اغْفِرْ لِیْ۔

۵۔ تم نے سبق ۱۱-۵ میں پڑھا ہے کہ منادیٰ جب معرف باللام ہو تو یا کے بعد لفظ اَیُّهَا یا اَیَّتُهَا بڑھایا جاتا ہے کبھی اسم اشارہ بڑھا دیتے ہیں : یَا اَیُّهَا[2] الرَّسُوْلُ بَلِّغْ، یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ، یَا هٰذَا الرَّجُلُ اٰمِنْ بِاللّٰهِ کبھی یا کے بغیر ہی کہتے ہیں : اَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ۔

مگر لفظ جلالہ یعنی لفظ اللہ کو اگرچہ معرف باللام سمجھا جاتا ہے لیکن اس پر بلا واسطہ حرف ندا لگا کر یَا اَللّٰهُ کہتے ہیں۔ اسکی جگہ عموماً اَللّٰهُمَّ بھی کہتے ہیں۔

۶۔ منادیٰ یائے متکلم (ی) کی طرف مضاف ہو تو اسکو کئی طرح سے بولتے ہیں : یا غلامِی، یا غُلَامِیَ، یا غلامِ، یا غُلَامَا، یا غلامَاہ، یا اَبِیْ اور اُمِّیْ میں یہ صورتیں بھی جائز ہیں : یا اَبَتِ، یا اَمَتَ، یا اَبَتَا۔ یا اُمَّتِ، یا اُمَّتَ اور یا اُمَّتَا۔

۷۔ اُمِّیْ اور عَمِّیْ کی طرف لفظ ابن مضاف ہو تو کہہ سکتے ہیں۔ یَا بْنَ اُمَّ (اے میری ماں کے بیٹے) یَا ابْنَ عَمَّ۔ یہ صورت کسی اور لفظ میں

---

[1] اے یوسف تم اس بات سے منہ موڑ لو۔ [2] اے پیغمبر (ہمارا پیغام) پہنچا دو۔

جائز نہیں ہے ؛

۵۔ تم نے سبق ۳) تنبیہ، میں پڑھا ہے کہ منادیٰ کے بعد ایک جملہ آتا ہے جسے جواب ندا کہتے ہیں۔ منادیٰ اور جواب ندا مل کر جملہ انشائیہ ہوتا ہے (دیکھو اس کی ترکیب کے لئے سبق ۴۳ صفحہ ۲۱۶/۳)۔

ترخیم

۶۔ کبھی تخفیف کے لئے منادیٰ کے آخر کا حرف گرا دیتے ہیں:
یَامَالِكُ سے یَامَالِ یَامَالُ۔ اَفَاطِمَةُ سے اَفَاطِمَ یا اَفَاطِمُ کہا جاتا ہے
اس عمل کو ترخیم کہتے ہیں اور ایسے مُنادیٰ کو منادیٰ مُرَخَّم ؛

تنبیہ ۲۔ سبق ۳۹(۵) میں لکھا جا چکا ہے کہ حروف ندا پانچ ہیں۔ یَا، اَیَا، ھَیَا، اَیْ اور أَ۔ ان میں سے یَا قریب و بعید دونوں کے لئے اَیْ اور أَ قریب کے لئے؛ اَیَا اور ھَیَا بعید کے لئے آتا ہے ؛

نُدْبَہ

۷۔ میّت کو غم سے پکارنے کو نُدْبَہ کہتے ہیں اور جسے پکارا جائے اُسے مندوب کہا جاتا ہے۔ مندوب پر اکثر یَا کی بجائے وَا لگایا جاتا ہے اور آخر میں الف اور ہ بڑھا کر پکارتے ہیں: وَا اُمَّاہ، وَا بِنْتَاہ (اے میری بیٹی)۔

توابعُ المنادیٰ

۴۔ منادیٰ مبنی (جو کہ مضموم ہوتا ہے) کے بعد کوئی اسم اس کی صفت واقع ہو تو دیکھا جائے کہ اگر وہ مضاف ہے اور اَل سے خالی ہے تو اس کو نصب پڑھنا واجب ہے: یاخالدُ صاحِبَ الشَّجَاعةِ، یا سَعِیدُ بْنَ خالِدٍ اور اگر وہ معرّف باللّام ہو خواہ مضاف خواہ مفرد تو اس پر نصب بھی جائز ہے اور رفع بھی: یا رشیدُ الکریمَ الأبِ (اے شریف باپ والے رشید) یا رشیدُ الظَّرِیفُ (اے خوش طبع رشید)۔

منادیٰ پر جو اسم معطوف ہو اس کا اعراب منادیٰ کی مانند ہوگا لیکن معطوف پر اَل لگا ہو تو نصب اور رفع دونوں جائز ہیں: یا عبدَ اللهِ وَأَمَتَهُ[1]، یا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ[2]۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۵۶

اَبْتَشَرَ (ا) خوشخبری پانا۔ خوشخبری دینا	تَغَانَى تَغَانِيًا باہم بے نیاز ہو جانا
اِسْفَارٌ (مصدر) صبح کا اُجالا کھل جانا	تَكَلَّفَ تَكَلُّفًا تکلیف برداشت کرنا
أَفْتَى (ا۔ و) فتوٰی دینا	جَدٌّ عزت، رتبہ، مال و دولت، دادا۔ نانا
بَغِيٌّ بدکار عورت، باغی	خَلَفٌ پیچھے رہنے والا۔ جانشین، بیٹا
تَدَلَّلَ (۴) ناز و انداز سے چلنا، اِترانا	دَنَا يَدْنُو دُنُوًّا قریب ہونا۔

[1] اے اللہ کے بندے اور اس کی بندی۔ [2] اے پہاڑو اور پرندو! اس (داؤد علیہ السلام) کے ساتھ (تسبیح و تہلیل میں) جوابی بن جاؤ یعنی تم بھی اسکا ساتھ دو۔ اَوِّبِی امر حاضر مونث کا صیغہ ہے کیونکہ جبال غیر عاقل کی جمع ہے۔ اسی طرح طیر بھی۔

رَعْیٌ (ف) رعایت کرنا، چرانا	لِحْیَۃٌ (ج لِحًی اور لُحًی) داڑھی
رَفَثٌ گالی گلوج، ہمبستری	اِمْرَءُ سَوْءٍ بُرا مرد
سَمِیْنٌ (ج سِمَانٌ) فربہ، موٹا	مَهْلًا (در اصل اِمْهَلْ مَهْلًا) ٹھہر جا چھوڑ دے (یہ مفعول مطلق ہے)
مونث سَمِیْنَۃٌ کی جمع بھی سِمَانٌ ہے	نَأَی یَنْأَی نَأْیًا دور ہونا
سُنْبُلَۃٌ (ج سَنَابِلُ) خوشہ	نَاءٍ (اسم فاعل ہے) دور ہونے والا
صَفْوٌ صاف دلی۔ صفائی۔ اخلاص	نَجَاۃٌ (ن و) نجات پانا
ظَلَامٌ۔ اندھیرا۔ اندھیرا چھا جانا	نَزْعٌ (ض) چھین لینا۔ نکال لینا۔ خالی کرنا
عَنٌّ (ض) پیش آنا۔ آڑے آنا	وِدٌّ دوستی۔ گہرا دوست (مصدر بھی ہے اور
عَجْفَاءُ (ج عِجَافٌ) دُبلی۔ کمزور	اسم الصفۃ بھی ہے) ج اَوْدَادٌ
فَاتِحَۃُ الْکِتَابِ سورۃ الحمد (قرآن کا دیباچہ)	وِدَادٌ دوستی۔ محبت کرنا (مصدر س)
فُسُوْقٌ گناہ کا کام۔ بدکلامی	یَابِسٌ خشک

مشق نمبر ۱۱۷

تنبیہ: ذیل کی مثالوں میں ہر قسم کے منصوبات کی تمیز کرو خصوصاً منادیٰ اور لا لِنَفْیِ الْجِنْسِ کے اسم کو غور سے دیکھو:

(۱) یا عبدَ الرحمنِ احْفَظْ درسَكَ واسْعَ دائمًا اَنْ تكونَ اوّلًا فی فصلِكَ[1] (۲) یا ابا سعیدٍ هلّا تعلّمْ ولدَكَ اللغةَ العربیةَ كی یَسْهُلَ لهٗ فهمُ القرآنِ (۳) ایا ساعیًا فی الخیرِ اَبْشِرْ بالفوزِ

[1] فصل کے معنے جماعت (کلاس) بھی ہوتے ہیں۔

العظیم (۴) هَيَا أخذًا بيدِ الضعيف ستجزي بما يُرضيك (۵) أي زينبُ تعلّمي القرآنَ وعلّميه بناتِكِ وأولادَكِ (۶) أفاطمُ مهلًا بعضَ هذا التدلُّل (۷) يا أيّها الشُّبّان من المسلمين تخلّقوا بأخلاق الرسول واهتدُوا بهَدْيِ الخلفاء الراشدين۔ فإنّكم لَم تكونوا صالحين للسّيادة والحكومة مالم تُحسنوا أخلاقكم (۸) السلامُ عليكَ أيُّها النبيُّ ورحمةُ الله وبركاتُه (۹) لا طاعةَ لمخلوقٍ في معصيةِ الخالق (۱۰) لا صلوةَ إلّا بفاتحةِ الكتاب (۱۱) اللّٰهمّ لا مانعَ لِما أعطيتَ ولا معطيَ لما منعتَ ولا ينفع ذا الجدِّ منك الجدُّ (۱۲)

اشعار

فصبرًا جميلًا معينَ الملكِ إن عنّ حادثٌ[1]   فعاقبةُ الصبرِ الجميلِ جميلُ

ألم ترَ أنّ الليلَ بعدَ ظلامِه   عليه لإسفارِ الصّباحِ دليلُ

إذا المرءُ لا يرعاك إلّا تكلّفًا[2]   فدعه ولا تُكثر عليه التأسُّفا[*]

إذا المرء لم يكن صفوًا لِوداد طبيعةً   فلا خيرَ في ودٍّ يجيءُ تكلّفا

فإن تَدْنُ منّي تَدْنُ منكَ مودّتي[3]   وإن تنْأَ عنّي تلقَني عنكَ نائيًا

---

[1] معین الملک منادیٰ ہے، حرفِ ندا محذوف ہے، دراصل یا معینَ الملک ہے۔ یہ اشعار طغرائی المتوفی ۵۱۴ھ کے ہیں معین الملک کو تسلی دے رہا ہے۔ [2] یہ اشعار امام شافعیؒ کے ہیں۔ [3] پہلا تَدْنُ، دَنَا یَدْنُو سے مضارع واحد مذکر حاضر اور دوسرا تَدْنُ واحد مونث غائب ہے۔ دونوں حالتِ جزمی میں ہیں اس لئے آخر کا حرفِ علت گرا دیا گیا ہے۔ [*] ماظر فیہ ہے یعنی مشکوک ذہنو الف زائد ہے جو ترنم کے لئے بڑھایا گیا ہے۔

كِلَانَا غَنِيٌّ عَنْ اَخِيهِ حَيَاتَهُ[1] وَنَحْنُ اِذَا مِتْنَا اَشَدُّ تَغَانِيًا

مشق من القرآن نمبر ۱۱

(۱) رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (۲) قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ. بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۳) يٰبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ (۴) يٰاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً (۵) قُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ (۶) يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ، وَّسَبْعِ سُنْبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسَاتٍ (۷) يَا اُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا (۸) قَالَ يَا ابْنَ اُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ (۹) قَالَ يَا اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ (۱۰) ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ (۱۱) قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ۔ (۱۲) فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ؞

---

[1] ہم دونوں یعنی میں اور میرا بھائی یعنی دوست اپنی زندگی میں ایک دوسرے سے بے نیاز ہیں اور جب ہم مر جائیں گے تو زیادہ بے نیاز ہو جائیں گے ؞ حَيَاتَهُ مفعول فیہ ہے یعنی فی مدۃ حیاتہ ؞

مشق اردو سے عربی نمبر ۱۱۹

(۱) اے عبدالکریم تم کوشش کیوں نہیں کرتے کہ سالانہ امتحان میں کامیاب ہو جاؤ (۲) اے میرے چچا کے بیٹے! ہر روز صبح سویرے اُٹھ اور میرے ساتھ نماز کو چلا کر (۳) اے حاجی اسمٰعیل کے بیٹو [یا بَنِی الحاجّ اسمٰعیل] تم اپنے نیک باپ کی پیروی کرو اور ان کے ٹھیک جانشین بن جاؤ (۴) نوجوانو! قرآن حکیم کو سمجھو اور اس کی ہدایت پر عمل کرو، اسی میں تمہاری اور تمہاری قوم کی فلاح ہے (۵) اے طالب علم! اگر تو اس کتاب کو پڑھیگا اور یاد رکھیگا تو وہ علمِ صرف و نحو میں تیرے لئے کافی ہو گی (۶) کوئی کتاب قرآن حکیم سے زیادہ مفید نہیں ہے (۷) میرے پاس نہ کوئی کتاب ہے نہ کوئی کاغذ (۸) اللہ کی توحید سے بڑھ کر کوئی وسیلۂ نجات نہیں ہے؛

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالسِّتُّوْن

المَجْرُوْرَات

(۱) المجرور بالحروف (۲) المجرور بالاضافہ

۱۔ کسی اسم کو جَرّ دو ہی صورتوں میں آتا ہے (۱) یا تو وہ کسی حرفِ جارّہ کے بعد واقع ہو: خَاتَمٌ مِن فِضَّةٍ[1] (۲) یا تو وہ مضاف الیہ ہو:

[1] ایک انگوٹھی چاندی سے یعنی چاندی کی انگوٹھی؛

خاتَمُ فِضَّۃٍ (چاندی کی انگوٹھی)؛

۲۔ حروف جارّہ کی تفصیل درس ۴۹ میں لکھی جا چکی ہے۔ اور اضافت کا بیان درس ۷ اور درس ۱۱ میں لکھا جا چکا ہے۔ یہاں اس کے بارے میں کچھ اور ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں:

اقسام الاضافۃ

۳۔ اِضافۃ کی دو قسمیں ہیں (۱) لفظیّۃ (۲) معنویّۃ

اضافۃ لفظیۃ اس ترکیب اضافی میں ہوگی جس میں مضاف اسماء الصفۃ (اسم فاعل، اسم مفعول اور صفۃ مُشَبَّھۃ) میں سے کوئی لفظ ہو: سالِکُ الطریقِ[1]، مقطوعُ الیَدِ[2]، حَسَنُ الوجہ[3] اور اضافۃ مَعْنَوِیَّۃ اس ترکیب میں سمجھی جائیگی جس میں مضاف اسماء الصِّفۃ کے علاوہ کوئی اور اسم ہو: نورُ القمرِ، طریق السّالک وَجہُ الحَسَنِ (یہاں حَسَن خاص نام ہے یعنی حَسَن کا منہ)؛

۴۔ اضافۃ معنویّۃ میں مضاف اَلْ کے بغیر ہی معرفہ بن جاتا ہے اس لئے اس پر اَلْ داخل نہیں ہوسکتا البتہ اضافۃ لفظیّۃ سے مضاف معرفہ نہیں بنتا اس لئے اس میں بوقتِ ضرورت اَلْ داخل ہوسکتا ہے جبکہ وہ تثنیہ یا جمع مذکّر سالم کا صیغہ ہو اور مفرد پر بھی اس وقت داخل ہوسکتا ہے جبکہ اس کا مضاف الیہ معرّف بِاللّام

[1] چلنے والا راہ [2] ہاتھ کا کٹا ہوا یعنی کٹے ہوئے ہاتھ والا [3] منہ کا اچھا یعنی اچھی صورت والا

ہو یا اس کی طرف مضاف ہو۔ اَلْمُتَّبِعُ الْحَقِّ مَنْصُوْرٌ، السَّالِكُ طَرِيْقِ الْبَاطِلِ مَخْذُوْلٌ، الفاتحا بلاد الشام خالدٌ وابو عُبَيْدَةَ (رضی الله عنهما)، السَّاكِنُوْ مَكَّةَ والحُجَّاجُ كُلُّهُمْ اٰمِنُوْنَ اليوم فی عهد السلطان ابن السّعود (ايّده الله بنصره المبين. ما دام مُتَّبِعَ السُّنَّةِ ومُحَافِظَ حرمةِ البلد الامين)

مذکورہ بیان کے مطابق النَّاصِرُ الرَّجُلِ تو کہہ سکتے ہیں مگر النَّاصِرُ زَيْدٍ نہیں کہہ سکتے۔ اگر اس کا موصوف معرفہ ہو تو بجائے النَّاصِرُ زَيْدٍ کے النَّاصِرُ زَيْدًا کہیں گے۔ خالدٌ النَّاصِرُ زَيْدًا (زید کو مدد دینے والا خالد) اس صورت میں زید مضاف الیہ نہیں بلکہ مفعول ہوگا۔ اس کی تفصیل آئندہ درس ۷۰ میں ملے گی۔

تنبیہ ۱- اسم الصّفۃ کی اضافہ کا بیان درس ۲۳ میں بھی لکھا گیا ہے۔ ضرور دوبارہ دیکھ لو۔

۵- یائے متکلم (ی) کی طرف کوئی اسم مفرد مضاف ہو تو ی کو جزم بھی پڑھ سکتے ہیں اور فتحہ بھی: کتابِیْ یا کتابِیَ۔ ایسا لفظ جملہ کے آخر میں واقع ہو تو اس کے ساتھ ہ بھی بڑھا دینا جائز ہے: کِتَابِيَهْ۔ (میری کتاب) حِسَابِيَهْ (میرا حساب)

اگر یائے متکلم کی طرف اسم مقصور یا منقوص (دیکھو درس ۱۰-۸)

لہ محفوظ مامون

مضاف ہو تو اس ی کو فتحہ ہی پڑھا جائیگا: عَصَایَ، قَاضِیَّ (میرا قاضی) یا تثنیہ اور جمع سالم مذکر اس کی طرف مضاف ہو تو بھی فتحہ پڑھنا چاہیے: کتابانِ، کتابَینِ اور مُحِبُّونَ، مُحِبِّینَ کو کتابایَ، کتابَیَّ اور مُحِبُّوْیَ، اور مُحِبِّیَّ کہیں گے۔ قاضُونَ سے قاضُوْیَ قاضِیْنَ سے قاضِیَّ چاروں مثالوں میں اضافت کی وجہ سے نون اعرابی گرا دیا گیا ہے ؛

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۵

اِبْتَذَلَ (۷) حقیر ہونا	ثَبَاتٌ (مصدر ہے) ثابت قدمی
اَحْرَقَ (۱) جلانا	جَزَعٌ سخت پریشانی
اَعْوَزَ (۱) حاجتمند ہونا کسی چیز کی کمی محسوس کرنا	حَاذَرَ (۳) بچتے رہنا۔ چوکنا رہنا۔
اَقْرَنَ (۱) دو چیزوں کو باہم ملا دینا۔	حَدِیْثٌ بات۔ دلی خیالات۔ نیا
اِنْبَسَطَ (۶) پھیل جانا کھل جانا خوش ہونا	حَلَّ (ن) داخل ہونا۔ گرہ کھل جانا۔
اِنْقَبَضَ (۶) سکڑ جانا۔ ناخوش ہونا۔	حَجَّۃٌ (ج حِجَجٌ) برس
اِنْفَرَدَ الگ ہو جانا (۔ لَہٗ) سب کچھ چھوڑ کر کسی کام میں لگ جانا (۔ بِہٖ) یکتا ہو جانا۔	حَمِیْمٌ (ج اَحِمَّاءُ) گہرا دوست۔ رشتہ دار
	خُیِّلَ (اِلَیْہِ) کسی بات کی خیالی تصویر سا آجانا
اِنْکَبَّ (عَلٰی شَیْءٍ) کسی کام میں منہمک ہو جانا	دَخَلٌ ایرا اُپری طور پر
تَحَسَّسَ (۴) تلاش کرنا۔	رَاهِبٌ (ج رُهْبَانٌ) تارک دنیا
تَرَهَّبَ دنیاوی لذت و خواہشات ترک کر دینا	اَلرُّبَا جمع ہے رَبْوَۃٌ کی۔ ٹیلہ۔ اونچی زمین

رَوْحٌ رحمت ۔ مدد ۔ راحت	مُبْتَذَلٌ حقیر چیز ۔ حقیر آدمی
سَكَبَ (ن) انڈیلنا ۔ بہانا ۔	مَسْعَاةٌ کوشش
سُلْطَانٌ (مصدر ہے) غلبہ ۔ حکومت	مُشْمِسٌ سورج نکلا ہوا دن
شَوْطٌ (ج اَشْوَاطٌ) ایک دوڑ کا فاصلہ	مُقْمِرٌ چاندنی رات
شَاوَرَ (۳) باہم مشورہ کرنا	مَلِيٌّ طویل عرصہ مَلِيًّا کافی عرصہ تک
صَاغَ (يَصُوغُ) بنانا ۔ گھڑنا	مَعَاشٌ زندگی ۔ زندگی گذارنے کی جگہ ۔
صَوَّرَ (۲) تصویر بنانا	اسباب زندگی
عَزَاءٌ مصیبت میں ہمدردی کرنا تسلی دینا	نَزَغَ (ف) فساد ڈالنا ۔
عَنَّفَ (س) تشدد کرنا ۔ دباؤ ڈالنا ۔	نَزْغٌ وسوسہ ۔ فاسد خیال
عِيْشَةٌ زندگی ۔	نَسَأَ (ف) تاخیر کرنا ۔ طول دینا
غَابَ (يَغِيبُ غِيَابًا) غائب ہونا ۔	نَكَحَ (ض) نکاح کرنا (۱) نکاح کروا دینا
غَالَى (يُغَالِي بِالشَّيءِ) کسی چیز کو قیمت بڑھا کر خریدنا	نَهَضَ (ف) اٹھنا (باء) اٹھا دینا
غَدَرَ (س) بے وفائی ۔ وعدہ خلافی کرنا	نَوْرٌ (ج اَنْوَارٌ) پھول ۔ سفید پھول
فَطِنَ (ن للامر) معاملہ کو سمجھ جانا	وَجَّهَ اِلَيْهِ کسی کے سامنے کوئی چیز پیش کرنا
قَائِدٌ (ج قُوَّادٌ) سالار لشکر	وُجْهَةٌ توجہ کا مرکز ۔ جانب
لَغَى (يَلْغَى) بیہودہ بکواس کرنا	وَهْدَةٌ (ج وِهَادٌ) گہرا گڑھا
لَقَّى (يُلَقِّي) کسی کو کوئی چیز دے دینا	وَلِيدٌ (ج وِلْدَةٌ اور وِلْدَانٌ) بچہ
	هَا (ج هَاؤُمْ) ہاں یہ لے ۔ ہاں یہ لو

مشق نمبر ۱۲۰

ذیل کی مشق میں مرفوعات، منصوبات و مجرورات پہچانو خصوصاً اضافۃ کی قسموں اور مضاف و مضاف الیہ کی قسموں میں غور کرو:

من القرآن

(۱) وقال الَّذین کفروا لَا تسمعوا لِهٰذَا القرآن والغوا فیه لعلکم تغلبون (۲) ومن احسن قولاً ممن دعا الی الله وعمل صالحًا وقال اِنَّنی من المسلمین ٥ ولا تستوی الحسنةُ ولا السیِّئةُ ط ادفع بالَّتی هی احسن فاذا الَّذی بینك وبینهٗ عداوةٌ کانَّهٗ ولیٌّ حمیمٌ ٥ وما یلقّٰها الّا الَّذین صبروا وما یلقّٰها الّا ذو حظٍّ عظیمٍ ٥ وامّا ینزغنّك من الشَّیطٰن نزغٌ فاستعذ بالله ط انَّهٗ هو السمیع العلیم ٥ (۳) فامّا من اوتی کتٰبهٗ بیمینهٖ فیقول هاؤم اقرءوا کتابیه [کتابی] انّی ظننت انّی ملاقٍ حسابیه ٥ فهو فی عیشةٍ رّاضیةٍ (۴) وامّا من اوتی کتابه بشماله فیقول یٰلیتنی لم اوت کتابیه ٥ ولم ادر ما حسابیه ٥ [= حسابی] یٰلیتها کانت القاضیة ما اغنٰی

لہ یہاں ادا نجا ئیہ ہے یعنی ناگہاں: ۲ حمیم گہرا دوست، گرم پانی: ۳ ھا کی ضمیر حیٰوۃ الدنیا کی طرف راجع ہے: ۴ اقرا: امر۔ دراصل رنما ہے۔ اس میں ما نافیہ ہے دیکھو سبق ۱۴۲) ۵ اے کاش کردہ (دنیا کی زندگی) فیصلہ کن ہوتی یعنی اسی پر خاتمہ ہو جاتا کہ دوبارہ زندہ ہونا پڑتا:

عنّی مالیۃ [= مالی]، ھلک عنّی سُلطانیۃ [= سلطانی] (۵) قال إنّی ارید ان اُنکحک إحدی ابنتیّ ھاتین علی ان تأجرنی ثمانی حِجج (۶) یا بَنِیّ اذھبوا فتحسّسوا من یوسف وأخیہ ولا تیأسوا من روح اللہ۔ إنّہ لا ییأس من روح اللہ إلّا القوم الکٰفرون ۝

مشق نمبر ۱۲۱

کتاب امیر المؤمنین سیّدنا ابوبکر الصدّیق رضی اللہ عنہ الی بعض قوّادہ

اذا سرت فلا تعنف علی اصحابک فی السّیر ولا تُغضب قومک وشاوِرھم فی الامر واستعمل العدل، وباعِد عنک الظّلم والجور فإنّہ ما افلح قوم ظلموا ولا نُصروا علی عدوّھم۔ واذا نُصِرتم فلا تقتلوا ولیدا ولا شیخا ولا امرأۃ ولا طفلا ولا تقربوا نخلا ولا تحرقوا زرعا ولا تقطعوا شجرا مثمرا۔ ولا تغدِروا واذا عاھدتم ولا تنقضوا اذا صالحتم۔ وستمرّون علی قومٍ فی الصّوامع رھبانٍ ترھّبوا للہ فدعوھم وما انفردوا لہ وارتضوہ لِانفسھم، فلا تھدِموا صوامعھم ولا تقتلوھم والسّلام

لہ ان کو اور اس چیز کو جس کے لئے وہ سب سے الگ ہو گئے ہیں اور جس چیز کو انھوں نے اپنے لئے پسند کر رکھا ہے (اپنے حال پر) چھوڑ دو۔

مشق اشعار (للطغرائی ۵۱۴ھ) نمبر ۱۲۲

غالٍ بنفسی عرفانی بقیمتها — فصنتها عن رخیص القدر مبتذلٍ

أعدی عدوّک أدنٰی من وثقت به — فحاذر الناس واصحبهم علی دخلٍ

فی وصف الربیع لابی تمام حبیب بن اوس ۲۳۱ھ

یا صاحبیّ تقصّیا نظریکما — تریا وجوه الارض کیف تصوّر

تریا نهارًا مشمسًا قد زانه — زهر الربٰی فکانّما هو مقمر

أضحت تصوغ بطونها لظهورها — نورًا تکاد له القلوب تنوّر

دنیا معاشٌ للوری حتّٰی اذا — حلّ الربیع فانّما هی منظر

مشق (من ابنة الی امّها بعد وصولها الی المدرسة) نمبر ۱۲۳

سیّدتی الوالدة

سلامٌ وتحیّةٌ طیّبةٌ من ابنتکِ۔ وبعدُ فاخبرکِ انّ قلبی لم یغب عنکِ بغیابی۔ فانّکِ لم تزالی حدیثی ووجهة افکاری۔ یا امّاه لمّا وصلتُ الی المدرسة ضاق صدری واظلمت الدنیا فی عینی حتّٰی خیّل الیّ انّی لن اعود انس بمشاهدتکِ۔

فقطنتْ لحالی المعلّمات فلاطفننی ووجّهن الیّ فوائد

---

۱ ادنٰی بمعنی قریب ۔ ۲ انس یانس (س) انس حاصل کرنا تسکین پانا۔

العلوم والآداب وعرّفتني أنّ البنت لا تكمل تربيتها بدونهما فتذكرتُ أنّه لا تبتغي أُمّي إلّا أن ترانى ابنةً كاملةً تسرّ الناظرين۔ فكان فى هذا وذاك جميلُ العزاءِ والسُّلوانِ فنهضت بى همّتى من وهدة الجزع والأحزان۔ وانبسط قلبي بعد الانقباض۔ فسرتُ بحمد الله شوطًا بعيدًا فى ميدان التعليم والتهذيب۔ ولم يعوزني سوى أدعيتكِ الصالحة حتى تقرن مساعيّ بالنجاح وأكون جديرةً للقائكِ۔ لنسأ الله فى بقائكِ ۔ والسلام

ابنتكِ فلانةُ

الجواب

مشق نمبر ۱۲۴

عزيزتي۔ وعليكِ السلام ورحمة الله وبركاته ۔ قد اتصلت بنا رسالتكِ المؤرخة فى كذا، وبها اطمأنّ قلوبنا بعض الاطمئنان فانّ فراقكِ كان حوّل فرحنا ترحًا وهناءنا عناءً۔ ولاسيّما انا والدتكِ فاني مكثت مليًّا أسكبُ الدموع الغزار آناءَ الليل واطرافَ النهار ولم نزل هكذا حتّى وردت علينا رسالتكِ تصفُ احوالكِ السارّةَ وتبيّنُ ما صرتِ اليه من جميل الصبر والانكباب على اشغالكِ المدرسيّة

له یہ لفظ اختصاص کی وجہ سے منصوب ہے۔ یہ مفعول بہ ہے فعل مقدر أخصُّ یا أعني کا (دیکھو سبق ۶۰-۷ (۳))

عہ سلوان تسلی ؛ عہ یعنی الیسیبے یا فلاں رن میں ؛

نحمد نا اللہ تعالی وسألناه ان یدیم علیك حلۃ العافیۃ ویرزقك حسن الثبات ویبلغك مقصودك فی اقرب الاوقات ویحفظك من جمیع الآفات۔ والسلام

أملك فلانۃ

الدرس الثامن والستون

التوابع

تنبیہ:- اسم کے رفع، نصب اور جر کے مواقع تم اچھی طرح سمجھ چکے، اب وہ مواقع بتائے جاتے ہیں جہاں کوئی اسم اعراب میں اسم سابق کا تابع ہوتا ہے:

۱۔ توابع جمع ہے تابع کی تابع سے مراد وہ لفظ ہے جو حالت اور اعراب میں اپنے سابق کا پیرو ہو۔ سابق کو متبوع کہتے ہیں:

۲۔ تابع کی چار قسمیں ہیں (۱) نعت یعنی صفۃ (۲) توکید (یا تاکید) (۳) بدل (۴) معطوف:

(۱) النعت (الصفۃ)

۳۔ نَعْت یا صفۃ وہ تابع ہے جو متبوع کی ذات کا یا اس کے متعلق کا کوئی وصف بتائے: الرّجلُ الکریمُ (شریف مرد) الرّجلُ الکریمُ أبوہٗ (وہ مرد جس کا باپ شریف ہے) پہلی مثال میں کریم مرد کا وصف بتلاتا ہے

اور دوسری میں اس کے متعلق (باپ) کا۔ مگر ترکیب میں دونوں جگہ الرجل کی صفت کہا جائیگا۔

پہلی قسم کی نعت کو النَّعتُ الحقیقیُّ اور دوسری کو النَّعتُ السَّبَبِیُّ کہتے ہیں۔

۴۔ نعت حقیقی اعراب، تعریف وتنکیر، تذکیر وتانیث، وحدت وتثنیہ وجمع میں اپنے متبوع (منعوت) کے تابع ہوتی ہے جیسا کہ تم نے حصہ اول کے تیسرے، چھٹے اور پانچویں سبق میں پڑھ لیا ہے۔ لیکن نعت سببی صرف اعراب اور تعریف وتنکیر میں منعوت کے مطابق ہوتی ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ منعوت چاہے تثنیہ ہو چاہے جمع یہ نعت ہمیشہ مفرد ہی آتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ نعت تذکیر وتانیث میں بجائے اس کے کہ اپنے منعوت کے مطابق ہو اپنے مابعد کے مطابق ہوا کرتی ہے (جیسا کہ درس ۲۳ میں تم پڑھ چکے ہو) ذیل میں اور بھی مثالیں دی جاتی ہیں تاکہ بخوبی سمجھ لو:۔

النعت السببیُّ	(منعوت واحد)	النعت الحقیقی	
جاءَ الرجلُ المهذَّبُ اخوہُ		جاءَ الرجلُ المهذَّبُ	مذکر
حضرتِ السیدۃُ العاقِلُ زوجُها		حضرتِ السیدۃُ العاقلۃُ	مؤنث
تَسَلَّقتُ شجرۃً غلیظًا جِذعُها		تَسَلَّقتُ شجرۃً غلیظۃً	نکرہ
تعلَّمتُ فی المدرسۃِ المعروفِ نظامُها		تعلَّمتُ فی المدرسۃِ العالیۃِ	معرفہ

۱؎ چڑھ جانا۔ ۲؎ غلیظ = موٹا۔ کثیف۔ گاڑھا۔ ۳؎ جِذع (ج جُذوع) تنہ درخت کا۔

النَّعتُ الحقیقی	النَّعتُ السَّببِی
منعوت تثنیہ	
هاتان صورتان جمیلتانِ	هاتانِ صورتانِ جمیلٌ إطارُهما
اشتریتُ بِساطینِ شرقیّینِ	اشتریتُ بساطینِ شرقیّاً نقشُهما
أبصرتُ بطائرینِ غریبینِ	ابصرت بطائرینِ غریبٍ شکلُهما
منعوت جمع	
هؤلاء بناتٌ عاقلاتٌ	هؤلاء بناتٌ عاقلٌ آباءُ هُنّ
عاشرتُ إخواناً موسرِینَ	عاشرتُ إخواناً موسِراً آباءُهم
النعت الحقیقی مُفردةٌ	النعت الحقیقی جملةٌ فعلیةٌ
هذا عملٌ نافعٌ	هذا عملٌ ینفعُ
ابصرتُ رجلاً سابحاً	ابصرتُ رجلاً یسبحُ
نظرتُ الی عینٍ جاریةٍ	نظرتُ الی عینٍ تجری
النعت مُرکّبٌ إضافیٌّ	النعت جملةٌ اسمیةٌ
مضی یومٌ شدیدُ الحرّ	مضی یومٌ حرُّهٗ شدید
أوقدتُ مصباحاً قویَّ النور	اوقدتُ مصباحاً نورُهٗ قویٌّ
نَصیدُ فی بِرکةٍ کثیرةِ السمکِ	نصید فی برکةٍ سمکُها کثیرٌ

[1] اطار: فریم۔ [2] بساط: فرش۔ [3] اَبْصَرَ (ا) دیکھنا۔ کبھی اس کے بعد ب زائدہ کر دیتے ہیں۔ [4] مُوسِرٌ: غنی۔ [5] سَبَحَ (ف) تیرنا۔ [6] صَادَ (یَصِیدُ) شکار کرنا۔ [7] بِرْکَةٌ (ج بِرَکٌ) تالاب، حوض۔ [8] چشمہ۔ [9] اَوْقَدَ (ا) سلگانا۔ جلانا۔

۵۔ پچھلے اسباق میں تم پڑھ چکے ہو کہ صفۃ اور خبر میں بہت کم فرق ہوتا ہے (دیکھو حصہ اول درس ۶، تنبیہ ۱) اسی طرح صفۃ، خبر اور حال میں بھی باہم بہت مشابہت ہوتی ہے۔ یہاں پھر سے ایسی مثالیں لکھی جاتی ہیں جن سے ان تینوں کا امتیاز تم بہ آسانی سمجھ سکو گے۔

خبر	نعت	حال
هٰذا الولدُ ضاحكٌ	هٰذا ولدٌ ضاحِكٌ	جاء الولد ضاحكًا
هٰذا الولدُ يَضْحَكُ	هٰذا ولدٌ يَضْحَكُ	جاء الولد يَضْحَكُ
هٰذا الولد ضاحك اخوه	هٰذا ولدٌ ضاحكٌ اخوه	جاء الولد ضاحكًا اخوه
هاتان الصّورتان جميلٌ مَنْظَرُهُمَا	هاتان صورتان جميلٌ منظرُهُمَا	أَعْجَبَتْنِي هاتانِ الصّورتانِ جميلًا منظرُهما

اب ہر ایک مثال کے فرق میں غور کرو۔ اوپر کی سطر کی پہلی مثال میں هٰذا الولد اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ مل کر مبتدا ہے۔ اب ضاحک جو کہ نکرہ ہے خبر کے سوا کیا ہو سکتا ہے؟ دوسری مثال میں ولد اور ضاحک دونوں نکرہ ہیں۔ اس لئے ظاہر ہے کہ یہ باہم موصوف اور صفت ہی ہو سکتے ہیں۔ تیسری مثال میں الولد معرفہ ہے اور جاءَ کا فاعل ہے۔ اس کے بعد ضاحک نکرہ ہے اس لئے وہ صفت تو ہو نہیں سکتا البتہ حال ہو سکتا ہے۔ کیونکہ فاعل کی حالت بتلاتا ہے اسلئے منصوب ہے۔

اسی طرح دوسری سطر کی پہلی مثال میں یَضْحَكُ اپنی ضمیر مستتر کے ساتھ جملۂ فعلیہ ہو کر خبر ہی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جملہ ہمیشہ نکرہ مانا جاتا ہے پس وہ معرفہ کی صفت کیسے بن سکتا ہے؟ ہاں دوسری مثال میں ولد نکرہ ہے اس لئے یضحك اس کی صفت ہو سکتا ہے۔ اور تیسری مثال میں الولد فاعل ہے اور معرفہ ہے۔ اس لئے یَضْحِكُ جملہ فعلیہ ہو کر فاعل کا حال ہی بن سکتا ہے۔ تیسری اور چوتھی سطروں میں ضاحك اخوہ اور جمیل منظرھما جملۂ اسمیہ ہو کر (دیکھو درس ۲۳-۸) پہلی جگہ خبر ہے، دوسری جگہ صفۃ ہے اور تیسری جگہ حال ہے۔

۴۔ یاد رکھو کہ نعت (صفۃ) کے لئے عموماً اسم مشتق ہی لایا جاتا ہے صرف چند مقامات میں اسم جامد بھی نعت واقع ہوتا ہے = زَیْدُ بْنُ عَمْرٍو، خَالِدُ نِ الْبَرْمَکِیُّ، ھٰذَا الرَّجُلُ، زَیْدٌ ھٰذَا، ابْنُ الْمَلِكِ ھٰذَا، اَبْنَاءُنَا ھٰؤُلَاءِ۔

مذکورہ ہر ایک مثال میں ترکیب کے لحاظ سے دوسرا لفظ پہلے کی صفۃ ہے حالانکہ وہ اسم جامد ہے۔

مشارٌ الیہ (دیکھو درس ۱۲-۲) کو اسم اشارہ کی صفۃ سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح خود اسم اشارہ کو اسم معرفہ کی یا اس کے مضاف کی صفۃ بنایا جا سکتا ہے۔ دیکھو تیسری مثال میں الرَّجُلُ مُشَارٌ الیہ ہے

اسے اسم اشارہ کی صفة سمجھا جاتا ہے۔ چوتھی میں اسم اشارہ اسم عَلَم کی صفة ہے اور پانچویں اور چھٹی میں اسم اشارہ مضاف کی صفة ہے۔

تنبیہ ۲۔ پہلی مثال زَیْدُ بْنُ عَمْرٍو میں یہ تو معلوم ہو چکا کہ زیدٌ موصوف ہے اور اِبْنُ عَمْرٍو اس کی صفة۔ اس میں دو باتیں تمہیں انوکھی نظر آئیں گی پہلی بات یہ کہ زید کی تنوین بلاوجہ حذف کر دی گئی ہے، دوسری یہ کہ اِبْنُ کا ہمزۃ الوصل کتابت سے بھی ساقط کر دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسی ترکیب کا استعمال بکثرت ہوا کرتا ہے۔ اس لئے اس میں یہ تخفیف ضروری سمجھی گئی ہے۔

تنبیہ ۳۔ تمہیں پھر یاد دلایا جاتا ہے کہ جملے نکرہ کے بعد صفة اور معرفہ کے بعد حال سمجھے جاتے ہیں۔ اسے بھولنا نہیں۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۵

اَبْصَرَ (۱) دیکھنا۔ کبھی اس کے بعد ب زائد کرتے ہیں۔	اِطَارٌ (ج اِطَارَاتٌ) فریم۔
اَدِيْمٌ کسی چیز کی سطح۔ چمڑا کمایا ہوا۔	اَطْفَأَ (۱) بجھا دینا۔ افسردہ خاطر کر دینا۔
اَرْشَدَ (۱) راہ بتانا	اَطْرَبَ (۱) خوش کرنا
اِزْدَحَمَ (۷ دراصل اِزْتَحَمَ) بھیڑ ہونا۔	اِقْتَلَعَ (۷) اکھڑ جانا۔ (۱) اکھیڑ دینا
اِزْدِحَامٌ (مصدر) بھیڑ بھاڑ۔	بَاخِرَةٌ۔ دخانی جہاز۔ اگبوٹ
	بِرْكَةٌ (ج بِرَكٌ) تالاب حوض

بِسَاطٌ فرش

بَاسِلٌ جوانمرد۔ بہادر

بَعْثَرَ (رباعی مجرد) پراگندہ کرنا۔ بکھیر دینا۔

بَلَّلَ (۲) تر کر دینا

ثَبَّطَ (۲) پراگندہ کرنا

جَلَبَةٌ شور و غل

حِذَاءٌ (ج اَحْذِيَةٌ) جوتا۔ بوٹ

اَلْحَانِیْ (از حَنیٰ یَحْنُوْ) محبت اور پیار کرنیوالا

حَیٌّ (ج اَحْیَاءٌ) محلہ قبیلہ۔ زندہ

سُیَّاحٌ (جمع ہے سائحٌ کی) سیر و سیاحت کرنیوالے

سَبَحَ (ف) تیرنا

سُکْنیٰ گھر۔ رہنے کی جگہ

شَعْبٌ (ج شُعُوْبٌ) قوم قبیلہ۔ عوام

صَادَ (یَصِیْدُ) شکار کرنا

ضَارَعَ (۳) مشابہ ہونا

ضَوْضَاءُ چیخ۔ پکار۔

عَالَ (یَعُوْلُ) پرورش کرنا۔

غَنَّاءُ (مؤنث ہے اَغَنُّ کا) گھنا۔ گھنی

قَارِسٌ سخت سردی

قُبَّةٌ (ج قِبَابٌ) قبہ گنبد

لَوَّثَ (۲) آلودہ کرنا

لَهَثَ (ف) زبان باہر لٹکا دینا پیاس سے

مَارٌّ (از مَرَّ یَمُرُّ) راستے سے گذرنے والا

مُمْطِرٌ (از اَمْطَرَ) برسانے والا

مُنْعِشٌ (از اَنْعَشَ) تازگی بخشنے والا

مَزْهَرِيَّةٌ یا زَهْرِيَّةٌ گلدان

مُوْسِرٌ (از اَیْسَرَ) غنی۔ خوشحال

مُسْرَجٌ (از اَسْرَجَ) زین کسا ہوا

مُزْدَحَمٌ بھیڑ والی اور گنجان جگہ

نَزَحَ (ف) دور جانا۔ سفر کرنا۔

هَابَ (یَهَابُ) ڈرنا

هِنْدَامٌ وضع قطع۔ لباس۔

مُعْتَدِلٌ۔ درمیانی حالت حد سے زیادہ نہ کم

مشق نمبر ۱۲۵

مَيِّزِ النَّعتَ الحقيقيَّ مِنَ السَّبَبِيِّ في العبارةِ الآتيةِ[1]

القاهرةُ مدينةٌ عظيمةٌ تُضارِعُ كثيراً من المُدُنِ الأوربيّةِ* في جمالِ هواءِها ونقيها۔ وقد زاد سُكّانها في الأيامِ الأخيرةِ زيادةً عظيمةً۔ وفيها كثيرةٌ من الميادينِ الواسعةِ والحدائقِ الغنّاء وإذا طُفتَ في أنحائها وجدتَ قصوراً شامخاً بنيانُها ومساجدَ عاليةً قِبابُها وأحياءً مُتّسِعةً شوارعُها۔ ووجدتَ مصانعَ ومَتاجِرَ وعمّالاً وعُمّالاً۔ وفي كُلِّ شتاءٍ يَنزَحُ إليها السُّيّاحُ المُوسِرونَ من الأقطارِ القارسِ بردُها، فيقيمون ما شاءوا تحتَ سمائِها الصّافي أديمُها ويتمتّعون بهوائِها المُعتدِلِ الجميلِ۔

مشق نمبر ۱۲۶

عَيِّنْ في الجُمَلِ الآتيةِ النُّعوتَ والأخبارَ والأحوالَ[2]

(۱) لا تزوراحداً والسماءُ مُمطِرةٌ حتى لا تدخلَ عليه مُبتَلَّ الثِّيابِ، مُلوَّثَ الحِذاءِ، فإنّ ذلك عيبٌ كبيرٌ۔

(۲) الإمامُ العادلُ كالأبِ الحاني على وَلَدِهِ، يعولُهم صغاراً، ويُرشِدُهم كباراً۔

---

[1] آنے والی عبارت میں نعت حقیقی کو نعت سببی سے الگ کرو یعنی دونوں کو پہچانو۔ [2] آنے والے جملوں میں نعتوں، خبروں اور حالوں کی تعیین کرو یعنی ہر ایک کو پہچانو۔ [3] اس جگہ ما ظرفیہ ہے یعنی جب تک۔

* یورپین۔

(۳) البُرْتُقَالُ فاكهة لذيذٌ طعمُها، طَيِّبَةٌ رائحتها، وهو من فاكهة الشتاء الطويلة البقاء -

(۴) الاماكن الهادئة خير للسكنى من المساكن المملوءة بالجلبة والضوضاء

مشق نمبر ۱۲۷

(ضَعْ فی کل مکانٍ خالٍ نعتًا مناسبًا)[2]

(۱) الهواء ..... مُنعِشٌ للاجسام (۶) الهواء .... يُثَبِّطُ القُوَى البدنية

(۲) الماء ..... مُضِرٌّ شُرْبُهُ (۷) الحذاء ... يَضُرُّ القَدَمَ

(۳) المناظر ... تَشْرَحُ النفوس (۸) يُسَرُّ الاباء بالابناء ....

(۴) الاشجار ... تُظِلُّ المارَّةَ (۹) لاتَسْكُنِ الاماكنَ .....

(۵) يَثِقُ الناس بالتاجر ..... (۱۰) تُكَرِّمُ الشعوبُ رجالَها ....

مشق نمبر ۱۲۸

ضَعْ فی کلّ مکانٍ خالٍ منعوتًا مناسبًا

(۱) ... الباسلون لايهابون الحرب (۴) ظهرت فی السماء ... كثيفة

(۲) الذهب ... نفيس (۵) هَبَّتْ ... واقتلعت الاشجارَ

(۳) ... الكثير يُطغِى صاحبَهُ (۶) نزل من السماء ... غزيرٌ

---

[1] سنگترہ۔

[2] (ذیل کے جملے میں) ہر ایک خالی جگہ میں مناسب نعت رکھو یعنی مناسب لفت سے پُر کرو۔

مشق نمبر ۱۲۹

كَوِّنْ جُمَلاً تكون فيها الاوصافُ الاٰتيةُ نُعُوتًا

كريمةٌ طِباعُهم، باسقةٌ فروعُها، سخيٌّ، مُؤثِّرٌ كلامُه، نظيفةٌ ملابِسُه، حَسَنٌ هِنْدَامُه، سَاطِعٌ نورُه، عالياتٌ

مشق نمبر ۱۳۰

كَوِّنْ جملاً[1] تكون فيها الاوصاف الاٰتية نعوتا سببيّة

عاقل شاهق جميل واسع المسافر المحسن

مشق نمبر ۱۳۱

حَوِّلِ[2] النّعتَ المفردَ الى المثنّى والجمع مذكّرا ومؤنّثا في الجملة الاٰتية

عدوٌّ عاقلٌ خيرٌ من صديقٍ جاهلٍ

حَوِّلِ النعوتَ المفردةَ في الجُمَلِ الاٰتيةِ الى جُمَلٍ وصفيّةٍ

(۱) مررتُ بِحَيٍّ مزدحمٍ بالسُّكّان (۴) سَقَيْتُ كلبًا لاهِثًا

(۲) سمعتُ صوتًا مُطْرِبًا (۵) قليلٌ مُدَبَّرٌ خيرٌ من كثيرٍ مُبَعْثَرٍ

(۳) نالتْ مصرُ منزلةً عاليةً (۶) إِقْبَلْ نُصْحًا نافعًا من اَخٍ مُخْلِصٍ

حَوِّلِ الجُمَلَ الوصفيّةَ الى النعوتِ المفردةِ

[1] ایسے جملے بناؤ جن میں آنے والے (مندرجہ ذیل) اوصاف (اسماء صفة) نعت سببی واقع ہوں۔ [2] حَوِّلْ پھیر دینا

(۱) قابلتُ ولدًا یَصِیحُ (۴) شاهدتُ قطارا سَیْرُہ سریع

(۲) سمعت خطیبا یؤثّر فی سامعیهِ (۵) عَطَفْتُ علیٰ فقیرٍ نَفْسُهُ عفیفةٌ[1]

(۳) اُحِبُّ کلَّ عاملٍ یُتْقِنُ عَمَلَهٗ (۶) رَکِبْتُ باخرةً غُرَفُها جمیلةٌ

حَوِّلِ الاحوالَ الّتی فی الجمل الاٰتیۃ الی النعوت

(۱) جاءت البنتُ تضحکُ (۳) ظهر النورُ ساطعًا

(۲) رَکِبْتُ الحصانَ مُسْرَجًا (۴) ابصرنا البرقَ یلمعُ

غَیِّرْ[2] کُلَّ جملةٍ من الجمل الاٰتیۃ لِتَجْعَلَ الاخبارَ الّتی بها نُعُوتًا

(۱) الحجرۃ نظیفةٌ جُدرانُها (۳) الدرس مفهومٌ مَعْنَاهُ

(۲) الحدیقة ناضرۃٌ اَزهارُها (۴) الزهرۃ ناصِعٌ[3] بَیَاضُها

مشق نمبر ۱۳۲

(۱) کَوِّنْ سِتَّ جُمَلٍ تَشْتَمِلُ کُلٌّ واحدٍ منها علی نعتٍ حقیقیٍّ مَعَ اختلاف النعوت فی التذکیر والتانیث والافراد والتثنیة والجمع۔

(۲) کَوِّنْ سِتَّ جُمَلٍ تشتمل کل واحد منها علی نعت سَبَبِیٍّ مع اختلاف النعوت فی التذکیر والتانیث والافراد والتثنیة والجمع۔

---

[1] عفیفٌ برائی سے بچا ہوا۔ پاکدامن۔ [2] غَیَّرَ (۲) بدل دینا۔ [3] ناصع۔ خوب صاف کھلے رنگ کو کہتے ہیں۔

(۳) کوِّنْ سِتَّ جُمَلٍ یکون النعت فی الثلاث الاُولیٰ منها جُملةً اسمیةً وفی الثلاث الاُخریٰ جملةً فعلیّةً

(۴) کوِّن سِتَّ جمل یکون الحال فی الثلاث الاولیٰ منها جملةً اسمیةً وفی الثلاث الاُخریٰ جملةً فعلیةً

(۵) سَرِکّب[1] سِتَّ جُمَلاتٍ یکون الخبر فی الثلاث الاُولیٰ منها جملةً اسمیةً وفی الثلاث الثانیة جملةً فعلیةً

مشق نمبر ۱۴۳

میرا کمرہ

تنبیہ۔ ذیل کی عبارت کا عربی میں ترجمہ کرو۔ ترکیب میں زیادہ سے زیادہ نعت سببی لانے کی کوشش کرو:-

میرا ایک کمرہ ہے۔ میرا کمرہ تنگ[2] نہیں ہے بلکہ وہ ایک کشادہ اور خوبصورت کمرہ ہے جس کی دیواریں رنگی ہوئی ہیں۔ اور اس کی چھت اونچی[3] ہے اس میں چار کھڑکیاں ہیں جن میں سے ہر ایک کا طول دو گز اور عرض ڈیڑھ گز ہے۔ ہر ایک کھڑکی میں شفاف کانچ کے ٹکڑے لگے ہوئے ہیں۔ تاکہ جب وہ بند کی جائے تو روشنی کو داخل ہونے سے نہ روکے۔ میرے کمرے کا ایک کشادہ دروازہ ہے جس کی بلندی تین گز ہے۔ اس کے دونوں کواڑ[4] بڑے

---

[1] سَرکَّبَ (۲) مرکب کرنا بنانا ٭ [2] تنگ = ضَیِّقٌ ٭ [3] مُرْتَفِعٌ ٭ [4] کواڑ = مِصْرَاعٌ

خوبصورت ہیں۔ میرے کمرے میں ایک بڑی مستطیل میز ہے جس کے چاروں کنارے منقوش ہیں۔ اس پر میں اپنی کتابیں ٹھیک ترتیب سے رکھتا ہوں اور اسی کے پاس بیٹھ کر اپنے اسباق کا مطالعہ کیا کرتا ہوں۔ اور دو کرسیاں ہیں جن کی بناوٹ[1] اور بُناوٹ[2] بیحد[3] خوبصورت ہے۔ ایک خوبصورت پلنگ ہے جس کے پائے[4] منقوش ہیں۔ اس پر ایک ستھرا بچھونا ہے جس کا منظر (بڑا) پُرلطف ہے۔ ایک طرف ایک بڑا آئینہ ہے جس کا فریم[5] سنہری[6] ہے مذکورہ اشیاء کے علاوہ میرے کمرے میں ایک چھوٹی گول میز ہے جس کا منظر دیکھنے والے کو مسرور کر دیتا ہے۔ اس کے بیچوں بیچ کانچ کا ایک نہایت خوبصورت گلدان رکھا رہتا ہے جس کے کنارے سنہری ہیں۔ ہر صبح مالی[7] مختلف رنگ کے خوشبودار پھول لایا کرتا اور اس میں سجاتا[8] ہے۔

لھذا۔ میرا کمرہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گویا جنت کے کمروں میں سے ایک کمرہ ہے جس میں میں بآرام رہتا ہوں اور پُرسکون نیند لیتا ہوں پس اللہ ہی کے لئے حمد ہے اور اسی کے لئے شکر ہے ❊

[1] بَناوٹ = صُنْعٌ ❊ [2] بُناوٹ = نَسْجٌ ❊ [3] بیحد = جِدًّا۔ غایَةً ❊ [4] پلنگ یا کرسی وغیرہ کے پائے کو قائمة (ج قوائم) کہتے ہیں ❊ [5] فریم۔ اِطَارٌ (ج اِطَارَاتٌ) ❊ [6] سنہری = مُذَهَّبَةٌ [7] خوشبودار پھول = رَیْحَانٌ (ج رَیَاحِیْنُ) ❊ [8] سجانا۔ رَتَّبَ۔ زَیَّنَ ❊ [7] اَلْبُسْتَانِيُّ سے گا مشا؟

الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالسِّتُّوْنَ

(۲) اَلتَّوْكِيْدُ يَا التَّأْكِيْدُ

۱- توابع میں دوسرا تابع تاکید ہے جو متبوع کے متعلق سامع کے وہم اور شک کو رفع کرنے کے لئے بولا جاتا ہے۔ ذیل کی مثالیں پڑھو:-

(۱) حَادَثَنِيْ الْوَزِيْرُ نَفْسُهٗ[1]	(۴) اِمْتَلَأَ الْحَوْضُ كُلُّهٗ[4]
(۲) قَابَلْتُ الْوَزِيْرَ عَيْنَهٗ[2]	(۵) قَرَأْتُ الْكِتَابَ كُلَّهٗ
(۳) كَتَبْتُ اِلَى الْوَزِيْرِ نَفْسِهٖ[3]	(۶) فَرَغْتُ مِنَ الْاَعْمَالِ كُلِّهَا[5]
(۷) نَجَحَ الْاَخَوَانِ كِلَاهُمَا[6]	(۱۰) نَجَحَتْ اُخْتَايَ كِلْتَاهُمَا
(۸) عَظِّمِ الْوَالِدَيْنِ كِلَيْهِمَا	(۱۱) اُحِبُّ اُخْتَيَّ كِلْتَيْهِمَا
(۹) سَكَنَّا فِي الْمَنْزِلَيْنِ كِلَيْهِمَا	(۱۲) رَضِيْتُ بِاُخْتَيَّ كِلْتَيْهِمَا[7]
(۱۳) رَاَيْتُ التِّمْسَاحَ التِّمْسَاحَ[8]	(۱۵) لَا! لَا اَخُوْنُ الْعَهْدَ[9]
(۱۴) ظَهَرَ ظَهَرَ الْهِلَالُ	(۱۶) اَنْتَ الْمَلُوْمُ اَنْتَ الْمَلُوْمُ[10]

۲- دیکھو اگر تم نے کہا حَادَثَنِيْ الْوَزِيْرُ تو چونکہ وزراء سے گفتگو کرنا معمولی نہیں ہے اس لئے سامع کو شک ہو سکتا ہے کہ تم سے وزیر کے نائب یا سیکریٹری

---

[1] مجھ سے وزیر نے بذات خود گفتگو کی۔ [2] میں نے خود وزیر سے ملاقات کی۔ [3] میں نے خود وزیر ہی کو لکھا۔ [4] حوض پورا کا پورا بھر گیا۔ [5] میں تمام کاموں سے فارغ ہو گیا۔ [6] دونوں بھائی کامیاب ہو گئے۔ [7] میں اپنی دونوں بہنوں سے بہت خوش ہوں۔ [8] تمساح (دریائی مگرمچھ) مگرمچھ۔ [9] خان (یخون) خیانت بدعہدی کرنا۔ [10] ملوم اسم مفعول از لام یلوم ملامت کیا ہوا۔

وغیرہ نے گفتگو کی ہو گی۔ لیکن تم نے مجازی طور پر وزیر کہہ دیا ہے۔ تم جب کہتے ہو نَفْسُہٗ (خود اس نے) تو سننے والے کا شک دُور ہو کر تمہارے مقصد کی تاکید ہو جاتی ہے۔ اس لئے ایسے الفاظ کو تاکید اور جس کی تاکید کی جائے اُسے مُؤَکَّد کہا جاتا ہے ؛

تنبیہ ۱۔ نَفْسٌ کی جگہ عَیْنٌ بھی بولا جاتا ہے۔ کُلٌّ کی جگہ جَمِیْعٌ بھی آسکتا ہے۔ کِلَا اور کِلْتَا تثنیہ کی تاکید کے لئے مخصوص ہیں۔ یہ سب چھ لفظ ہوئے۔ ان الفاظ کے ساتھ ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو مُؤَکَّد کے موافق ہو۔ دیکھو مذکورہ مثالیں ؛

۳۔ آخری چار مثالوں میں تاکید کی غرض سے لفظوں ہی کو دہرا دیا گیا ہے۔ پہلی مثال میں اسم کو، دوسری میں فعل کو، تیسری میں حرف کو اور چوتھی میں پورے جملہ کو دہرایا گیا ہے ؛

۴۔ جو تاکید لفظوں کے دُہرانے سے حاصل کی جاتی ہے اسے تاکید لفظی کہتے ہیں اور جو تاکید ایسے الفاظ بڑھانے سے حاصل کی جائے جو لفظ میں مؤکّد سے الگ ہیں لیکن معنیٰ میں اس کے موافق ہیں تاکید معنوی کہلاتی ہے۔ پس اوپر کی بارہ مثالوں میں تاکید معنوی ہے اور آخری چار مثالوں میں تاکید لفظی ہے ؛

۵۔ نعت کی مانند تاکید کا اعراب بھی اپنے متبوع کے مطابق

ہوتا ہے :

۶۔ ضمیرِ متصل بارز یا مستتر کی تاکید ضمیر مرفوع منفصل سے کی جاتی ہے۔ خواہ ضمائر مؤکّدہ مرفوعہ ہوں یا منصوبہ ہوں یا مجرورہ۔ دیکھو نیچے کی مثالیں :-

(۱) قُمْتُ انا بالواجبِ[1]	(۴) اُسْرِجُ انا الفرسَ[4]
(۲) ما رأیتُكَ انت احدٌ[2]	(۵) اِفْتَحْ انت النافذۃَ[5]
(۳) سَلَّمْتُ علیہ هُوَ[3]	(۶) فریدٌ قرأ هو الكتابَ[6]

دائیں جانب میں ضمائر متصلہ بارزہ ہیں اور بائیں جانب ضمائر مستترہ ہیں۔ دیکھو دوسری مثال میں مؤکّد تو ضمیر منصوب ہے اور تیسری میں مجرور، لیکن تاکید کے لئے ضمیر مرفوع منفصل ہی لائی گئی ہے۔ ضمائر کی یہ تاکید لفظی تاکید میں شمار ہوگی :

۷۔ اگر ضمیرِ متصل کی تاکید معنوی نفس یا عین سے کرنی ہو تو پہلے ضمیر مرفوع منفصل سے حسب سابق تاکید کر لی جائیگی۔ اس کے بعد نفس یا عین سے تاکید کی جائیگی۔ دیکھو ذیل کی مثالیں :

(۱) قمتُ انا نفسی بالواجب (۲) قاما هما اَنْفُسُهُمَا۔

[1] میں خود ضروری کاموں کی ادائیگی میں لگا رہا : [2] تجھے ہی کسی نے نہیں دیکھا : [3] میں نے اسی کو سلام کیا : [4] میں خود گھوڑے پر زین کستا ہوں : [5] تو ہی کھڑکی کھول دے : [6] فرید نے ہی کتاب پڑھی [7] میں بذاتِ خود ادائے فرائض میں لگا رہا

(۳) جاؤا ھم انفسُھم　　(۵) اِفتَحْ انت نفسُكَ النافذةَ

(۴) اُسْرِجُ انا نفسی الفرسَ　　(۶) فریدٌ قرأھو نفسُه الکتابَ

مذکورہ مثالوں میں نفس کی جگہ عین بھی لگا سکتے ہیں ؛

تنبیہ ۲- یاد رکھو۔ نفس اور عین سے تثنیہ کی تاکید کرنی ہو تو ان کی جمع سے کریں گے : جاء الرجلان اَنْفُسُھُمَا یا اَعْیُنُھُمَا کہیں گے، نَفْسَا ھُمَا نہیں کہیں گے ؛

مشق نمبر ۱۳۴

عَیِّنْ فی العباراتِ الآتیةِ التوکیدَ والمؤکَّدَ واُشْکُلْھما ومَیِّزِ التوکیدَ اللفظیَّ من المعنویِّ

(۱) یُثْنِی[1] النَّاسُ جمیعُھم علی العامِلِ المُجِدِّ[2]

(۲) اَلْمُلْكُ کلُّہ للّٰہ

(۳) کنتَ اَنتَ الرَّقِیبَ[3] علیھم

(۴) تَفَقَّدْتُ[4] انا نفسی اشجارَ البستانِ کلَّھا فوجدتُھا جمیعَھا مُثْمِرَةً[5]

(۵) اَطِعْ والِدَیكَ کِلَیھما واعْطِفْ[6] علی اخوتكَ جمیعِھم

---

[1] اثنیٰ علیہ - تعریف کرنا یعنی کوشش سے کام کرنے والے کی سب لوگ تعریف کرتے ہیں ؛
[3] نگہبان ؛ [2] کام کرنے والا- مزدور ؛ [4] تفقد (۴) جانچنا- تلاشی لینا ؛
[5] مُثْمِرٌ پھلدار ؛ [2] دل لگا کر کام کرنے والا ؛ [6] عَطَفَ (ض علیہ) مہربانی کرنا ؛

(۶) اِیَّاکَ اِیَّاکَ وَالنَّمِیْمَۃَ۔

(۷) عَادَ الرَّسُوْلُ عَیْنُہٗ یَحْمِلُ الْبُشْرٰی (خوشخبری اٹھائے ہوئے یعنی لئے ہوئے)

(۸) رَکِبْتُ الزَّوْرَقَ عَیْنَہٗ مَعَ صَدِیْقَیَّ کِلَیْہِمَا۔

(۹) اَجَلْ، اَجَلْ سَیَلْقَی الْجَانِیْ جَزَاءَہٗ

(۱۰) وَاسَیْتُہٗ اَنَا نَفْسِیْ اَحْتَرِمُہُمَا وَاَسَاءَ اَخَوَاہُ اَنْفُسُہُمَا۔

(۱۱) حَذَارِ حَذَارِ مِنَ الْاِہْمَالِ۔

(۱۲) قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ

(۱۳) اِنَّ الْمُعَلِّمَ وَالطَّبِیْبَ کِلَیْہِمَا ❊ لَا یَنْصَحَانِ اِذَا ہُمَا لَمْ یُکْرَمَا (شعر)

(۱۴) اِذَا کَانَ رَبُّ الدَّارِ بِالدُّفِّ ضَارِبًا ❊ فَشِیْمَۃُ اَہْلِ الدَّارِ کُلِّہِمُ الرَّقْصُ (شعر)

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱۵) فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِکَۃُ کُلُّہُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلَّا اِبْلِیْسَ اَبٰی اَنْ یَّکُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ (۱۶) کَلَّا (ہرگز نہیں) اِذَا دُکَّتِ الْاَرْضُ دَکًّا دَکًّا وَّجَآءَ رَبُّکَ وَالْمَلَکُ صَفًّا صَفًّا (۱۷) وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْہُ عِنْدَ اللّٰہِ ھُوَ خَیْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا (۱۸) فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْہِمْ۔

---

۱ نمیمۃ چغلی ۲ کشتی ۳ مجرم، گنہگار ۴ کراسٹی (۳) غمخواری کرنا ۵ حذار (اسم الفعل ہے) بچ بچ ۶ وقت ضائع کرنا ۷ نَصَحَ (ف) خیر خواہی کرنا، نصیحت کرنا ۸ نگہبان۔

مشق نمبر ۱۳۵

ضع فی کلّ مکان خالٍ توکیدا معنویّا مناسبًا

(۱) ینعت ثمر البستان.....
(۲) ابوه واخوه..... یعطفان علیه
(۳) احفظ عینیك..... من وهج الشمس
(۴) اخوك..... هو الذی نقل الخبر
(۵) العقلاء..... یکرهون الشقاق
(۶) زارنا المدیر.....

ضع فی کلّ مکانٍ خالٍ مؤکّدا مناسبًا

(۱)..... انفسهم لا یحبّونه
(۲)..... کلّهما ناطقة
(۳)..... لا اُنشی سرّ الصدیق
(۴) کلتاهما مُلوّنتان بالمداد
(۵)..... الصدق یافتی
(۶) احسن الی.... کلیهما
(۷) عاوِد المریض..... عینه
(۸) نَنْثنی..... انفسنا علی المجد

کوّن جملا تجیٔ فیها الالفاظ الآتیة مؤکّدة توکیدا معنویا بحیث تقع الالفاظ مرّة مرفوعة ومرّة منصوبة ومرّة مجرورة

الحاکم | المسافرون | البسط الشرقیّة | الفتاة المهذّبة
الجوادان | الشجرتان | الرجال الموسرون | القاضی

صُغ من الجملة «لا ینجح الکسلان» اربعة امثلة لتوکید الاسم والفعل والحرف والجملة توکیدا لفظیا

لہ ترجمہ بتہ اُنْشی (ا) ظاہر کرنا ۔ لہ عاوِدْ بیمار کی خبر لینا ۔ ۃ بحیث اس طرح کہ ۔
ۃ بُسُط جمع ہے بساط کی (فرش) کی ۔ لہ صاغ (ن) گھڑنا ۔ بنانا ۔ صُغ یعنی بنالے گھڑلے ۔

مشق نمبر ۱۳۶

أكِّدْنا في الجمل الآتية من الضمائر المتصلة البارزة أو المستترة توكيداً لفظياً

(۱) اكتبوا .....

(۲) إذهبا ..... الى البستان

(۳) من أنبأكم ..... بهذا؟!

(۴) سأسافر ..... الى لبنان

(۵) رتّبْنَ ..... المائدة

(۶) أتتْنا ..... الأخبارُ

(۷) لَم يُسلِّم عليه ..... أحدٌ

(۸) دَعْ ..... المزاحَ ...

مشق نمبر ۱۳۷

أكِّدْ ضمائر الرفع المتصلة البارزة والمستترة توكيداً معنوياً بالنفس والعين

(۱) إجلِسْ ..... حيثُ أجلِسُ

(۲) عُودُوا[1] ..... المريضَ.

(۳) تعوّدي ..... الحِلْمَ

(۴) أُدْرُسْنَ ..... التدبيرَ المنزليَّ

(۵) اشتريت ..... أثاث المنزل

(۶) اسرِجا ..... الخيل

(۷) خرج محمد وعلد ..... بعد ساعة

(۸) هل سمعتم ..... هذه القصة

مشق نمبر ۱۳۸

(۱) كوِّنْ ثلاث جمل يجيء فيها المثنّى مؤكَّداً بكلا وكلتا بحيث يكون في الأولى مرفوعاً في الثانية منصوباً وفي الثالثة مجروراً[2]

---

[1] عاد يعودُ عیادت کرنا۔ [2] ہم دونوں بعد ذیل کے جملوں میں جو ضمائر متصلہ بارزہ یا ضمائر مستترہ ہیں ان کو تاکید لفظی سے مؤکد کرو۔

(۲) کوّن ثلاث جملٍ تشتمل کلٌّ منها علٰی توکیدٍ بالنفس او العین، ویکون المؤکّد فی الاولی جمعَ مذکرٍ سالماً، وفی الثانیۃ جمعَ مؤنثٍ سالماً، وفی الثالثۃ جمعَ تکسیرٍ۔

(۳) کوّن ثلاث جمل تشتمل کلٌّ منها علٰی توکیدٍ بکلٍّ او جمیع، ویکون المؤکّد فی الاولٰی مفرداً وفی الثانیۃ الجمعَ المذکر السالمَ وفی الثالثۃ الجمعَ المؤنث السالمَ۔

کوّن اربعَ جمل تشتمل کلّ منها علٰی ضمیرٍ رفعٍ مؤکّدٍ بالنفس او العین ویکون الضمیر فی الاولیین متصلاً، وفی الاخیرتین مستتراً۔

أعرِبْ[1] الجملَ الآتیۃ

(۱) نَطَقَتْ یداہ وکلتاھما (۲) ھل زارکَ انتَ وحدکَ الیومَ؟

(نَطَقَتْ)، نَطَقَ فعلٌ ماضٍ مبنیٌّ علی الفتح والتاء علامۃ التانیث (یداہ) یدا فاعلٌ مرفوعٌ بالالف لانّہ مثنًّی، وھو مضاف والضمیر مضاف الیہ مبنیٌّ علی الضمّ فی محلّ جرّ

(کلتاھما) کلتا توکیدٌ للمثنّٰی قبلہ، مرفوعٌ بالالف وھو مضافٌ والضمیر بعدہ مضاف الیہ، مبنیٌّ علی الالف فی محل جرّ۔

---

[1] - أَعْرِبْ اعراب بیان کرتا۔

تنبیہ ۳- عربی میں زیادہ تر اسی طریق سے جملوں کی تحلیل کیا کرتے ہیں:

(هَلْ) حرفُ إستفهامٍ مبنيٌّ على السكون

(زَادَ) فعلٌ ماضٍ مَبنيٌّ على الفتح

(كَ) ضميرٌ منصوبٌ متصلٌ مبنيٌّ على الفتح منصوب محلاً لانّهٗ مفعولٌ به

(أَنْتَ) ضميرٌ مرفوعٌ منفصلٌ مبني على الفتح منصوب محلاً لانّه توكيدٌ تابعٌ للضمير المنصوب۔

(أَحَدٌ) فاعلُ زَادَ، مرفوع۔

(اليوم) ظرفُ زمانٍ منصوبٌ لانّه مفعولٌ فيه لِفِعلِ "زَادَ"

الدَّرسُ السَّبعُونَ

(۳) البَدَلُ

۱- بدل ایک تابع ہے جملہ میں درحقیقت وہی مقصود بالذات ہوتا ہے اس کا متبوع (مُبْدَل مِنْه) تو صرف تمہید کے طور پر بولا جاتا ہے۔ اس کی چار قسمیں ہیں (۱) بَدَلُ الكُلِّ (۲) بَدَلُ البعضِ۔ (۳) بَدَلُ الاِشْتِمَالِ (۴) اور بَدَلُ الغَلَطِ۔ ذیل میں ہر ایک کی مثالیں پڑھو اور غور کرو:-

(۲) بَدَلُ البعض	(۱) بَدَلُ الکُلّ
(۱) قُطِعَتِ الشجرۃُ فروعُہا	(۱) قال الامام علیؓ
(۲) قَضَیتُ الدَّینَ ثُلُثَہٗ	(۲) عاملتُ التاجرَ خلیلاً
(۳) نظرتُ الی السفینۃِ شراعِہا[1]	(۳) ھذا کتابُ اخیکَ حُسَینٍ

(۴) بَدَلُ الغلط	(۳) بَدَلُ الاشتِمال
(۱) قدم الامیرُ الوزیرُ	(۱) تَضَوَّعَ البُستانُ اَرِیجُہٗ[1]
(۲) اَعْطِ السائلَ رغیفاً درہماً	(۲) سمعت الشاعرَ انشادَہٗ
(۳) اشتریتُ الکتابَ بِاَربعۃِ قروشٍ بِریالاتٍ[2]	(۳) عجبت من خالدٍ شجاعتِہٖ

۲۔ مذکورہ تمام مثالوں میں تم یہ ایک بات مشترک پاؤ گے کہ ہر جملے میں پہلا اسم مقصود بالذات نہیں بلکہ دوسرا ہے جسے بدل کہا جاتا ہے۔ دیکھو سب سے پہلی مثال میں اگر صرف قال الامام کہا جائے تو متکلم کا مقصد سمجھ میں نہیں آئیگا۔ البتہ اگر قال علیؓ کہا جائے تو اصل مقصد سمجھ میں آسکتا ہے۔ الامام کہنے سے فائدہ یہ ہوا کہ اصل مقصد سمجھنے سے پہلے ہی مخاطب اس کے سمجھنے کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے۔

بقیہ تمام مثالوں میں غور کرنے سے یہ بات تمہاری سمجھ میں آسکتی ہے۔ البتہ بدل الغلط میں متبوع کو تمہید کے طور پر عمداً نہیں کہا جاتا ہے بلکہ غلطی سے وہ زبان پر آجاتا ہے۔ تصحیح کے لئے اس کا بدل بولا جاتا

[1] ذہین ترخوشبو۔ [2] بادبان۔

ہے۔ جیسا کہ ابھی سمجھو گے +

۳۔ اچھا اب چاروں قسم کی مثالوں کے فرق کو جانچو پہلے بدل الکل کی مثالوں میں غور کرو۔ معلوم ہو گا کہ ان میں تابع عینِ متبوع ہے۔ یعنی علی اسی کو کہا گیا ہے جسے الامام کہا گیا ہے۔ اسی طرح خلیل کلیۃً وہی ہے جسے التاجر کہا گیا ہے۔ اخیك وہی ہے جسے حُسَین کہا گیا ہے پس یہ کُلی کا بدل کل سے ہے اس لئے اسے بدل[1] الکل کہتے ہیں۔

بَدَل البعض کی مثالوں میں غور کرو گے تو معلوم ہو گا کہ ان میں بدل اپنے مُبدَل مِنہ کا ایک جزو ہے کُل نہیں ہے۔ دیکھو پہلی مثال میں فروع شجرۃ کا ایک جزو ہے۔ لہٰذا ایسے بدل کو بدل البعض کہا جاتا ہے۔

بدل الاشتمال کی مثالیں دیکھو معلوم ہو گا کہ بدل اپنے مبدل منہ کا نہ کل ہے نہ جزو، بلکہ اس سے تعلق رکھنے والی ایک چیز ہے۔ دیکھو تَضَوَّعَ البستانُ اَرِیجُہ (باغ مہک اٹھا یعنی اس کی خوشبو) اصل مقصد تو یہ ہے کہ باغ کے پھولوں کی خوشبو مہک اٹھی، جو باغ کا کُل ہے نہ جزو بلکہ ایک تعلق اور شمولیت رکھنے والی چیز ہے۔ باغ کی زمین تو کوئی مہکنے والی چیز نہیں ہے، بطور تمہید کے باغ کا نام لے لیا۔ پس ایسے بدل کو بدل الاشتمال کہنا چاہئے۔

[1] اسے بدل مطابق بھی کہتے ہیں۔

بَدَلُ الغَلَط کی مثالیں پڑھ کر سمجھ سکتے ہو کہ پہلا اسم (مبدل منہ) غلطی سے منہ سے نکل گیا ہے، بدل سے وہ غلطی دور کر دی جاتی ہے: قدِمَ الامیرُ الوزیرُ میں الامیر غلطی سے نکل گیا ہے، مقصد تو قدم الوزیر کہنا تھا۔ اس لئے ایسے بدل کو بدل الغلط کہا جاتا ہے:

۴۔ بدل البعض اور بدل الاشتمال کے ساتھ ایک ضمیر ہونی چاہئے جو متبوع کی طرف عائد ہو۔ جیسا کہ گذشتہ مثالوں سے تم سمجھ سکتے ہو:

۵۔ بدل کبھی نکرہ ہوتا ہے اور مبدل منہ معرفہ اسی طرح اسکے برعکس بھی:

۶۔ مبدل منہ معرفہ ہو اور بدل نکرہ تو بدل کے ساتھ اس کی کوئی صفۃ بھی ہونی چاہئے: لَنَسْفَعًا[1] = لَنَسْفَعَنْ۔ دیکھو سبق ۲۔ تنبیہ ۲ بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ اس مثال میں پہلا النَّاصِيَة مبدل منہ ہے اور دوسرا بدل جو نکرہ موصوفہ ہے:

مشق نمبر ۱۴۰

مَيِّزِ البَدَلَ والمبدلَ منه وعَيِّنْ نوعَ البَدَلِ فِي كُلِّ جُمْلَةٍ آتِيَةٍ

(۱) كَانَتْ أُمُّ المؤمنينَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عنها حُجَّةً فِي رِوَايَةِ الحَدِيثِ۔

(۲) كَانَ أبو حامدٍ الغزاليُّ مِنْ أكابرِ رجالِ الدِّينِ فِي القرنِ الخَامِسِ

---

[1] ہم ضرور (اسکو) پیشانی کے بل کھینچینگے وہ پیشانی جو جھوٹی گنہگار ہے:

من الھجرۃ۔

(۳) تھدّم البِیعۃُ منارتُہ

(۴) ذھب السُّیّاح اکثرُھم لزیارۃ وادی الملوک مقابرِہم

(۵) اعجبَنا المدینۃ اَبنیتُھا وسرّتنا الشوارعُ نظافتُھا

(۶) تمزّق الکتابُ غلافُہ

(۷) قطعنا الکَرْمَ[1] عِنَبَہ واغلقنا البستان بابَہ

من القرآن

(۱) اِھدنا الصّراط المُستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔

(۲) اِنّ المُتّقین فی مقامٍ امینٍ فی جنّاتٍ وعیونٍ (۳) واقیموا الصّلوٰۃ ولاتکونوا من المشرکین من الّذین فرّقوا دینہم وکانوا شِیَعًا[2]۔

(۴) الّا مَن تاب وآمَنَ وعمل صالحًا فاولٰئِک یدخلون الجنّۃ ولا یُظلمون شیئًا جنّاتِ عدنٍ[3] الّتی وَعَدَ الرّحمٰنُ عبادَہ بالغیب

(۵) جزاءً من ربّک عطاءً حسابًا ربِّ السّمٰوات والارض وما بینھما الرّحمٰن ؂

تنبیہ: اس قسم کی مشقوں میں کوئی بات مشکل معلوم ہو تو کلید حصہ چہارم میں اسی نمبر کی مشق دیکھ کر مشکل کو حل کر لیا کرو ؂

[1] کَرْمٌ۔ انگور کا درخت ؂ [2] شِیَعٌ جمع ہے شِیْعَۃٌ کی یعنی فرقہ فرقہ ؂ [3] ہمیشگی کے باغات ؂

مشق نمبر ۱۴۱

ضع بدلًا مناسبًا فی الاماکن الخالیة من الجمل الآتیة

(۱) بعتُ الشجرةَ .... (۵) نفعنا الواعظ ....

(۲) أنعشتنا القریةُ ...... (۶) تمتّعتُ بالبستان ....

(۳) شجانا البلبلُ ...... (۷) تلألأتِ السماءُ ......

(۴) أعجبنا البحرُ .... (۸) لقیتُ الشیخَ ....

مشق نمبر ۱۴۲

ضع مبدلًا منه ملائمًا فی الاماکن الخالیة من الجمل الآتیة

(۱) جفّ ..... مدادہ (۶) أعجبنی ...... فیضانہ

(۲) جفّت ...... مدادها (۷) اتّسعت ...... شوارعها

(۳) خرج ...... اکثرهم (۸) سرّتنی ..... صفاؤها

(۴) قطعت ...... فروعها (۹) ضعف .... نورہ

(۵) نفعنی ..... نصحہ (۱۰) مشیت ...... نصفہ

تنبیہ: اگر اس قسم کی مشقیں حل کرنے میں کوئی مقام مشکل معلوم ہو تو گھبراؤ نہیں کلید حصہ چہارم میں، اسی نمبر کی مشق کو دیکھ کر مشکل کو حل کر لیا کرو۔

لہ اَنْعَشَ (ا) تازگی پہنچانا۔ ۲ہ شَجَا یَشْجُو خوش کرنا غمگین کرنا۔ ۳ہ چمکنا۔ ۴ہ مناسب۔ ۵ہ خشک ہو جانا۔ ۶ہ فَیَضَانٌ مصدر ہے فَاضَ کا یعنی بھر کر بہنے لگنا۔ ۷ہ تعدید بین لگانا

مشق نمبر ۱۴۳

كَوِّنْ جُمَلًا لِتَشْمَلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهَا عَلَى بَدَلٍ وَمُبْدَلٍ مِنْهُ يُخْتَارَانِ مِنَ الْكَلِمَاتِ الْآتِيَةِ مَعَ مُرَاعَاتِ الْمُنَاسَبَةِ فِي الْاِخْتِيَارِ

الشُّبَّاكُ النَّخْلَةُ الْخَادِمُ الصِّدِّيقُ أَمَانَتُهُ بَلَحُهَا[1]

رِيْشُهُ الثَّمَرُ[2] الثَّعْلَبُ الْإِمَامُ جَرَاءَتُهُ أَبُوحَنِيفَةَ

جِلْدُهُ الطَّائِرُ أَبُوبَكْرٍ زُجَاجَةٌ

مشق نمبر ۱۴۴

(۱) اِيْتِ[3] بِثَلَاثَةِ أَمْثِلَةٍ لِبَدَلِ الْكُلِّ بِحَيْثُ يَكُونُ مَرَّةً مَرْفُوعًا وَمَرَّةً مَنْصُوبًا وَمَرَّةً مَجْرُورًا۔ وَهٰكَذَا بَدَلُ الْبَعْضِ وَالْاِشْتِمَالِ

(۲) أَعْرِبِ الْجُمْلَةَ التَّالِيَةَ (نیچے آنے والے جملہ کا اعراب بیان کرو)

سَطَعَ الْقَمَرُ نُورُهُ

(سَطَعَ)۔ فِعْلٌ مَاضٍ، مَبْنِيٌّ عَلَى الْفَتْحِ

(الْقَمَرُ)۔ فَاعِلٌ مَرْفُوعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ

(نُورُهُ) (نُورُ) بَدَلُ اِشْتِمَالٍ مِنَ الْقَمَرِ، مَرْفُوعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ لِكَوْنِ الْمُبْدَلِ مِنْهُ مَرْفُوعًا وَهُوَ مُضَافٌ، وَالْهَاءُ ضَمِيرٌ مُضَافٌ إِلَيْهِ مَبْنِيٌّ عَلَى الضَّمِّ، فِي مَحَلِّ جَرٍّ

---

[1] بَلَحٌ نیم پختہ کھجور۔ [2] ثَمَرٌ ج أَثْمَارٌ پھل۔ [3] أَتَى يَأْتِي آنا۔ أَتَى بِهٖ لانا۔ اِيْتِ امر ہے اِيْتِ بِهٖ لاؤ

الدَّرْسُ الحَادِیْ وَالسَّبْعُوْنَ

(۴) المعطوف

۱۔ چوتھا تابع معطوف ہے، جس کے ماقبل حروفِ عاطفہ میں سے کوئی ایک حرف لایا گیا ہو۔ اس کے متبوع کو معطوف علیہ کہا جاتا ہے۔

تنبیہ: حروفِ عاطفہ اور اُن کے معانی کا بیان مفصّل طور پر سبق (۵۰-۱) میں لکھا جاچکا ہے۔ اسے دوبارہ ضرور دیکھ لو۔

۲۔ دیگر توابع کی مانند معطوف بھی اعراب میں اپنے متبوع کا تابع رہتا ہے۔

۳۔ عطف اسم کا اسم پر، فعل کا فعل پر اور جملہ کا جملہ پر ہو سکتا ہے۔

(۱) نَضِجَ الخَوخُ والعِنَبُ

(۲) اکلت الخوخَ والعنبَ

(۳) ھٰذہ اشجارُ الخَوخِ والعِنَبِ

(۴) تُرْعِدُ السَّماءُ وتُبْرِقُ

(۵) یَخَافُ الاطفالُ مِنْ اَنْ تُرعِدَ السَّماءُ وتُبرِقَ

(۶) اِنْ تُرعِدِ السماءُ وتُبرِقْ فَلَنْ تَخرُجَ۔

دیکھو پہلی تین مثالوں میں اسم کا عطف اسم پر تینوں حالتوں (رفعی، نصبی و جری) میں بتلایا گیا ہے۔ دوسری تین مثالوں میں فعل کا عطف فعل پر

---

[۱] نَضِجَ (س) پھل پک جانا۔ [۲] خَوْخٌ آڑو۔ [۳] اَرْعَدَ گرجنا۔ [۴] اَبْرَقَ بجلی کا چمکنا۔

تینوں حالتوں (رفعی، نصبی و جزمی) میں بتلایا گیا ہے۔ جملہ کا عطف جملہ پر انہی تینوں مثالوں میں بتلایا گیا ہے کیونکہ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ بن جاتا ہے۔

۴۔ ضمیر مرفوع مُتصل پر عطف کرنا ہو تو پہلے ضمیر مرفوع منفصل سے اسکی تاکید کرلینی چاہیئے: نَجَوْتُم انتم ومَنْ مَعَكُم۔ یاآدم اسْكُنْ أنتَ وزوجُكَ الجَنَّةَ دوسری مثال میں معطوف علیہ ضمیر مرفوع منتصل اُسْكُنْ کے اندر مُسْتَتِر ہے۔

تنبیہ ۲۔ ایسی ترکیبوں میں اگر ضمیر منفصل سے تاکید نہ کی جائے تو وہاں واو عطف نہیں سمجھا جائے گا بلکہ اسے واو معیّة سمجھا جائیگا اور اس کے بعد اسم کو نصب پڑھا جائیگا اُسْكُنْ وزوجَكَ الجنّةَ تو اپنی بیوی سمیت جنّت میں سکونت اختیار کرلے۔

۵۔ ضمیر مجرور پر عطف کرنا ہو تو معطوف پر اسی حرف جرّ کا اعادہ عموماً ضروری سمجھا جاتا ہے: صَلُّوا علیہ وعلیٰ آلہ کہا جاتا ہے صَلُّوا علیہ وآلہ نہیں کہتے۔ البتہ اشعار میں کبھی حرف جرّ کے اعادہ سے درگذر ہو سکتا ہے۔ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ کی یہ رباعی مشہور ہے۔

بَلَغَ العُلٰی[۲] بِكَمَالِهٖ ☆ كَشَفَ الدُّجٰی[۳] بِجَمَالِهٖ

---

[۱] اے آدم تو اور تیری بیوی باغ (جنّت) میں رہا کرو۔ [۲] بلندی۔ [۳] دُجیٰ جمع ہے دُجْيَة کی بمانہ اندھیرا۔

حَسُنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ ❊ صَلُّوا عَلَيهِ وَآلِهِ

تنبیہ ۳- ایک بار حرف جر دہرانے کے بعد پھر اور عطف ہو تو اس کو ہر بار دہرانے کی ضرورت نہیں: صَلُّوا عَلَيهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَتْبَاعِهِ وغیرہ ❊

تنبیہ ۴- اسم ظاہر پر عطف ہو تو حرف جر کا اعادہ ضروری نہیں صَلُّوا عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاَصْحَابِهِ ❊

۴- اکثر نحویوں نے ایک پانچواں تابع "عطف البیان" کو قرار دیا ہے اس میں دوسرا لفظ پہلے کی ذرا تشریح کر دیتا ہے۔ اس میں حروف عاطفہ کا استعمال نہیں ہوتا: عَلِيٌّ زَيْنُ الْعَابِدِينَ (علی جو زین العابدین کے نام سے مشہور ہے) الْكَلِيمُ مُوسٰى، اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ ایسی مثالوں میں دوسرے لفظ کو عطف البیان کہتے ہیں لیکن بعض علماء نحو کے نزدیک ایسی مثالیں بدل الکل میں شامل ہو سکتی ہیں ❊

لہ زین العابدین لقب ہو علی بن حسینؓ کا۔ ۲ کلیم لقب ہے موسیٰ کلیم اللہ کا۔ ۳ ابو حفص کنیت ہے خلیفہ عمرؓ کی۔

مشق نمبر ۱۴۵

بَيِّنِ الْمَعَانِيَ الْمُخْتَلِفَةَ الْمُسْتَفَادَةَ[1] مِنِ اخْتِلَافِ حُرُوفِ الْعَطْفِ فِي الْجُمَلِ الْآتِيَةِ

(۱) بَاعَ الْفَلَّاحُ الشَّعِيرَ وَالْقَمْحَ[2]
(۲) بَاعَ الْفَلَّاحُ الشَّعِيرَ فَالْقَمْحَ
(۳) بَاعَ الْفَلَّاحُ الشَّعِيرَ ثُمَّ الْقَمْحَ
(۴) بَاعَ الْفَلَّاحُ الشَّعِيرَ أَوِ الْقَمْحَ
(۵) أَشَعِيرًا بَاعَ الْفَلَّاحُ أَمْ قَمْحًا
(۶) بَاعَ الْفَلَّاحُ الشَّعِيرَ لَا الْقَمْحَ
(۷) بَاعَ الْفَلَّاحُ الشَّعِيرَ بَلِ الْقَمْحَ
(۸) بَاعَ الْفَلَّاحُ الشَّعِيرَ لٰكِنِ الْقَمْحَ

مشق نمبر ۱۴۶

ضَعْ حَرْفَ عَطْفٍ مُلَائِمًا بَيْنَ كُلِّ مَعْطُوفٍ وَمَعْطُوفٍ عَلَيْهِ فِي الْجُمَلِ الْآتِيَةِ

(۱) أَتُفَّاحًا أَكَلْتَ ..... عِنَبًا؟
(۲) هَزَزْنَا الشَّجَرَةَ ..... سَقَطَ ثَمَرُهَا
(۳) قَرَأْتُ الْكِتَابَ ..... فَهِمْتُهُ
(۴) كُلِ الْفَاكِهَةَ النَّاضِجَةَ ..... الْفِجَّةَ[3]
(۵) بَاعَ عَقَارَهُ[4] .... مَنْزِلَهُ
(۶) مَا قَابَلْتُهُ .... قَابَلْتُ وَكِيلَهُ
(۷) قَدِمَ الْجُنُودُ .... قَائِدُهُمْ
(۸) مَا قَرَأْتُ الْكِتَابَ كُلَّهُ ...... بَعْضَهُ
(۹) أَأَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا ..... خَادِمُكَ؟
(۱۰) قَدَّمْتُ إِلَيْهِ الطَّعَامَ ..... مَا أَكَلَهُ

---

[1] وہ مختلف معانی بیان کرو جو آنے والے جملوں میں حروف عطف کے ہیر پھیر سے سمجھے جاتے ہیں۔ اِسْتَفَادَ (ا۔ ی) سمجھ لینا۔ فائدہ لینا۔ [2] فِجٌّ کچا (پھل)۔ [3] عَقَارٌ (ج عَقَارَات) زمین جائداد۔ مال و متاع۔

مشق نمبر ۱۴۷

ضَعْ معطوفاً ملائماً بعد کل حرف من حروف العاطفة فی الجُمَل الآتیة

(۱) بَنَی الأمیر قصرًا و.....

(۲) اِشتریتُ حصانًا ثم.....

(۳) أخاتمًا اشتریتَ أم.....؟

(۴) ما غرستُ نخلًا لکن.....

(۵) سألنی سؤالًا بل.....

(۶) خرج مَنْ فی الدار حتّی.....

(۷) دخل الأمراء ف.....

(۸) طَلَیْنا[۱] أبواب المنزل لا.....

مشق نمبر ۱۴۸

ضع معطوفاً علیہ فی الأماکن الخالیة من الجُمَل الآتیة

(۱)..... القصیدة وأنشدها

(۲) اِستقبل الملکَ..... فالعلماءُ

(۳) ما مشیتُ..... بل ملّنی

(۴) أ..... تسافر أم بعد غدٍ؟

(۵) أرسلتُ إلیہ..... ثم سؤالًا

(۶) لبثنا..... أو بعض یوم

مشق نمبر ۱۴۹

وَسِّطْ[۲] حروف العطف بالتعاقُب[۳] بین لفظی "الأبواب" و"الشبابیک" وانطِقْ بہما مرفوعین ثم منصوبین ثم مجرورین فی جُمَل مفیدة

---

۱ طَلَی (ض) لیپنا۔ روغن لگانا۔ ۲ وَسَّطَ کسی چیز کو دو چیزوں کے درمیان داخل کرنا۔ ۳ تَعَاقُب (مصدر ہے) ایک کے بعد ایک کا آنا۔ چپکانا۔ خَرَقَ (ض) درخت لگانا۔ مناسب

اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ وَالسَّبْعُوْنَ

اَلْمَصْدَرُ وَأَوْزَانُهُ وَعَمَلُهُ

تنبیہ ۱: پچھلے اسباق میں صرف اور نحو کے اکثر ابتدائی مسائل لکھے جا چکے ہیں۔ اب آئندہ اسباق میں علم صرف کے بعض باقی ماندہ ضروری مسائل اور کچھ متفرق مسائل لکھے جاتے ہیں۔

تنبیہ ۲: اصطلاح نحو میں کسی اسم یا فعل کی اعرابی حالت پر اثر ڈالنے کو عمل کہا جاتا ہے۔ اثر ڈالنے والے لفظ یا معنی کو عامل اور جس پر اثر پڑے اسے معمول کہتے ہیں۔ عامل زیادہ تر حروف اور فعل ہوتا ہے۔ اسماء میں اسماء مشتقہ اور مصدر کبھی فعل کی مانند فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیدیتے ہیں۔

ا۔ ثلاثی مجرد (دیکھو س ۸-۲) کے مصادر کے اوزان قیاسی نہیں ہیں یعنی ان کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے بلکہ سماع پر موقوف ہیں۔ تاہم اِسْتِقْرَاء[1] سے معلوم ہوتا ہے کہ معانی کے لحاظ سے مصدر کے اوزان میں کچھ قیاس بھی چلتا ہے۔ دیکھو اکثر یہ ہوتا ہے کہ:

۱- فِعَالَةٌ کے وزن پر اُن افعال کا مصدر آتا ہے جو صنعت و حرفت کے پیشے پر دلالت کریں: حِيَاكَةٌ[2]، خِيَاطَةٌ[3] (ض)، زِرَاعَةٌ[4] (ف)،

[1] افراد و جزئیات میں غور و تلاش کرنا۔ [2] حَاكَ يَحُوكُ بُننا۔ [3] خَاطَ يَخِيطُ سینا۔ [4] بونا۔ کھیتی کرنا۔

طِبَابَةٌ[1] وغیرہ، یا منصب پر دلالت کریں: خِلَافَةٌ[2]، اِمَامَةٌ[3]، نِیَابَةٌ[4]، خِطَابَةٌ[5] وغیرہ

۲) فَعَلَانٌ ان افعال کے لئے آتا ہے جو اضطراب و حرکت پر دلالت کریں: غَلَیَانٌ[6] (ض) جَرَیَانٌ[7] (ض) جَوَلَانٌ[8] (ن)، خَفَقَانٌ[9] (ض)۔

۳) فُعْلَةٌ ان افعال کے لئے آتا ہے جو رنگ پر دلالت کریں:

حُمْرَةٌ (سرخ ہونا، سرخی)، زُرْقَةٌ (نیلا ہونا)، خُضْرَةٌ (سبز ہونا، سبزی)۔

تنبیہ ۲۔ لیکن ان مصادر کے افعال ابواب ثلاثی مجرد سے مستعمل نہیں ہیں بلکہ ثلاثی مزید باب اِفْعَلَّ سے آتے ہیں:

اِحْمَرَّ، اِخْضَرَّ، اِزْرَقَّ وغیرہ۔

۴) فُعَالٌ بیماری کے لئے آتا ہے: صُدَاعٌ[10]، زُکَامٌ[11]، دُوَارٌ[12]

تنبیہ ۳۔ مذکورہ تینوں مصادر فعل مجہول سے بنائے گئے ہیں ان کا ماضی صُدِعَ، زُکِمَ، دِیْرَ آتا ہے۔ صاحب صُدَاع کو مَصْدُوعٌ اور صاحب زُکام کو مَزْکُومٌ اور صاحب دُوار کو مَدُوْرٌ کہتے ہیں۔

۵) فَعْلَلِیْلٌ اور تَفْعَالٌ مبالغہ کے لئے آتے ہیں: دَرْدَبِیْسٌ[13] اِذْدَلَ

---

[1] طَبَّ یَطِبُّ۔ طبابت کرنا۔ [2] کسی کا جانشین ہونا۔ [3] پیشوا ہونا۔ [4] نَابَ یَنُوْبُ۔ نائب ہونا۔ [5] خطب یخطب۔ خطبہ دینا۔ [6] غَلَیَ یَغْلِیْ جوش مارنا ابلنا۔ [7] جَرَی یَجْرِیْ۔ بہنا دوڑنا۔ [8] جَالَ یَجُوْلُ گاؤں گاؤں پھرنا۔ [9] دھڑکنا۔ [10] درد سر ہونا۔ [11] زکام ہو جانا۔ [12] چکرانا۔ [13] اچھی طرح ہلانا۔

يَدُلُّ، تَجْوَالٌ ازجَالَ يَجُولُ، تَنْذَكَارٌ از ذَكَرَ يَذْكُرُ لیکن پہلا وزن بہت کم مستعمل ہے ؛

اگر فعل مذکورہ معانی میں سے کسی پر دلالت نہ کرے تو اکثر یہ ہوتا ہے کہ

(۶) فُعُولَةٌ یا فَعَالَةٌ ان افعال کے لئے آتا ہے جن کا ماضی فَعُلَ کے وزن پر ہو: سُهُولَةٌ[1] (از سَهُلَ يَسْهُلُ)، نَبَاهَةٌ[2] (از نَبُهَ يَنْبُهُ) ؛

۷) فَعَلٌ ان لازم افعال کے لئے جن کا ماضی فَعِلَ کے وزن پر ہو: فَرَحٌ[3] (از فَرِحَ يَفْرَحُ)، عَطَشٌ (از عَطِشَ[4] يَعْطَشُ) وغیرہ ؛

۸) فُعُولٌ ان لازم افعال کے لئے جن کا ماضی فَعَلَ کے وزن پر ہو: قُعُودٌ، نُهُوضٌ[5] (از نَهَضَ يَنْهَضُ)، خُرُوجٌ وغیرہ ؛

۹) فَعْلٌ ان متعدی افعال کے لئے ہے جو فَعَلَ یا فَعِلَ کے وزن پر ہوں: غَسْلٌ (ض، دھونا)، أَكْلٌ (ن)، أَمْرٌ (ن)، قَوْلٌ (ن)، فَهْمٌ (س)، سَمْعٌ (س) وغیرہ ؛

۱۰) فُعُولٌ کے وزن پر صرف تین مصادر پائے جاتے ہیں: طَهُورٌ (ن، پاک ہونا)، قَبُولٌ (س، قبول کرنا)، وَلُوعٌ (س، وَلِعَ يَوْلَعُ حریص اور شائق ہونا)

تنبیہ ۵ - ثلاثی مجرد کے مصادر کے کل اوزان بتیس تک پہنچے ہیں جن میں فَعْلٌ، فُعْلٌ، فُعُولٌ اور فَعَالَةٌ بہت عام ہیں ؛

---

[1] نرم ہونا، آسان ہونا ؛ [2] ہوشیار ہونا ؛ [3] خوش ہونا ؛ [4] پیاسا ہونا ؛ [5] کھڑا ہو جانا، بیدار ہونا ؛

اَلْمَصْدَرُ الْمِیْمِیُّ

۲- ہر ایک ثلاثی مجرّد سے مصدرِ میمی عموماً مَفْعَلٌ کے وزن پر بنالیا جاتا ہے مَخْرَجٌ بمعنی خُرُوْجٌ ، مَدْخَلٌ بمعنی دُخُوْلٌ ، مَقَالٌ بمعنی قَوْلٌ صرف سات مصدر مَفْعِلٌ کے وزن پر آتے ہیں: اَلْمَرْجِعُ[1] (ض)، اَلْمَرْفِقُ[2] (ن)، اَلْمَجِیْءُ[3]، اَلْمَقِیْلُ[4] (قَالَ یَقِیْلُ)، اَلْمَشِیْبُ[5]، اَلْمَسِیْرُ[6]، اَلْمَصِیْرُ[7]۔

مُعْتَلُّ الفا (دیکھو درس ۲۶-۳) سے ہمیشہ مَفْعِلٌ ہی آئیگا

مَوْعِدٌ (وَعَدَ۔ یَعِدُ) (وعدہ کرنا) مَوْجِلٌ (وَجِلَ یَوْجَلُ) ڈرنا)

کبھی مَفْعَلٌ اور مَفْعِلٌ کے آخر میں ۃ بڑھادیتے ہیں مَرْحَمَةٌ[8] (س)، مَسْأَلَةٌ[9] (ف)، مَقْرَبَةٌ[10] (ک)، مَوْعِدَةٌ (ض) مَوْعِظَةٌ (وَعَظَ یَعِظُ نصیحت کرنا)

تنبیہ: تمہیں یاد ہوگا کہ مَفْعَلٌ ، مَفْعِلٌ اور مَفْعَلَةٌ

دراصل اسم ظرف کے اوزان ہیں دیکھو درس ۲۲-۲۔

غیر ثلاثی مجرّد میں اسم مفعول ہی سے مصدرِ میمی کا کام لیا جاتا ہے مُخْرَجٌ بمعنی اِخْرَاجٌ ، مُدْخَلٌ بمعنی اِدْخَالٌ ، اَلْمُنْتَهٰی بمعنی اِنْتِهَاءٌ وغیرہ

مَصَادِرُ غَیْرِ الثُّلَاثِیِّ الْمُجَرَّدِ

۳- ثلاثی مزید و رباعی مجرّد و مزید میں مصادر کے اوزان

---

[1] لوٹنا۔ [2] نرمی کرنا۔ [3] آنا۔ [4] قیلولہ کرنا یعنی دوپہر کے وقت کچھ لیٹ جانا۔ [5] شَابَ یَشِیْبُ بوڑھا ہونا۔ [6] سیر کرنا۔ [7] لوٹ کر آجانا۔ [8] رحم کرنا۔ [9] سوال کرنا۔ [10] قریب ہونا۔

قیاسی ہیں (دیکھو درس ۲۵-الف) کی گردانیں البتہ ان کے متعلق اتنا ضرور یاد رکھو کہ

باب ۲ فَعَّلَ کا مصدر اگرچہ عموماً تفعیل کے وزن پر آتا ہے۔ لیکن کبھی تَفْعِلَةٌ کے وزن پر بھی آتا ہے : بَصَّرَ (بتلانا) سے تَبْصِرَةٌ ذَکَّرَ (یاد دلانا) سے تَذْکِرَةٌ خصوصاً مہموز اللام سے اکثر اور معتل اللام سے ہمیشہ اسی وزن پر مصدر آیا کرتا ہے : هَنَّأَ سے تَهْنِئَةٌ وَصَّى سے تَوْصِيَةٌ (دیکھو درس ۳۳ تنبیہ) ؛

اجوف (دیکھو درس ۲۶) سے کبھی تَفْعِلَةٌ نہیں آتا بلکہ تفعیل ہی آئیگا تَقْوِیْمٌ (ٹھیک کرنا) تَغْیِیْرٌ (بدل دینا) ؛

باب اَفْعَلَ اور اسْتَفْعَلَ کا مصدر اجوف سے بجائے اِقْوَامٌ اور اسْتِقْوَامٌ کے اِقَامَةٌ اور اسْتِقَامَةٌ ہوجاتا ہے (دیکھو درس ۳۱ تنبیہ ۵) ؛

المصدر المعروف والمجهول

مصدر لازم تو ہمیشہ معروف ہی رہے گا، مصدر متعدی سے بغیر صیغہ بدلنے کے حسب موقع معروف کے معنی بھی لئے جاسکتے ہیں اور مجہول کے بھی قَتْلُ زَیْدٍ سے زید کا قتل کرنا یعنی قاتل ہونا اور زید کا قتل کیا جانا یعنی مقتول ہونا دونوں معنی لئے جاسکتے ہیں۔ قرینہ دیکھ کر معنی کی تعیین کرلی جاتی ہے۔ مگر زیادہ تر معروف ہی کے معنے میں مستعمل ہوتا ہے

تنبیہ ۷۔ معروف کو مَبنِیٌ لِلفَاعِل (فاعل کیلئے بنایا ہوا)

اور مجہول کو مَبنِیٌ لِلمَفعُول (مفعول کیلئے بنایا ہوا بھی کہا جاتا ہے)

عَمَلُ المَصدَرِ

مصدر اپنے فعل کیطرح فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔ لیکن اکثر وہ اپنے فاعل کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے: سَرَّنِي قِرَاءَةُ رَشِيدٍ القُرآنَ، کبھی مفعول کی طرف مضاف ہوا کرتا ہے اس وقت وہ مبنی للمفعول ہوگا: سَرَّنِي قِرَاءَةُ القُرآنِ (مجھے قرآن کا پڑھا جانا اچھا معلوم ہوا) ایسی مثالیں بہت کم ملتی ہیں جن میں مصدر نے فاعل کو رافع دیا ہو: رَأَيتُ ضَربَ اليَومِ زَيدٌ عَمرًا (میں نے آج کا زید کا عمرو کو مارنا دیکھا)۔

سلسلة الالفاظ ۵۹

تنبیہ ۸ ذیل کے الفاظ میں افعال کی مانند مصادر کے سامنے بھی باب کی طرف اشارہ کرنے کیلئے حروف یا ہندسے لکھ دیئے ہیں:

إِرشَادٌ (مصدر) راہ بتانا

أَصَمَّ (۱) بہرا کر دینا

أَعمَى (۱) يُعمِي اندھا کر دینا

أَنتَجَ يُنتِجُ نتیجہ دینا

إِمَاطَةٌ (۱۔ مصدر) ہٹا دینا

تَذَكُّرٌ (مصدر تذکر یتذکر کا) ذکر کرنا۔ یاد داشت

تَصدِيَةٌ (۲) مصدر صدی تالی بجانا

تَقدِيرٌ (۲) اندازہ مقرر کرنا۔

تمکن (منہ) قبضہ کر لینا۔ قادر ہو جانا

تَمْكِينٌ (ت من کے ساتھ) قادر بنا دینا	أُنْشُودَةٌ (ج أَنَاشِيدُ) گیت گانا
سِقَايَةٌ (ض سَقَى يَسْقِي) پانی پلانا	خَطَرٌ (ج أَخْطَارٌ) خطرہ
عِمَارَةٌ (ن) تعمیر کرنا	رَقَبَةٌ (ج رِقَابٌ) گردن
فَكٌّ (ن) کھول دینا	شَوْكٌ (ج أَشْوَاكٌ) کانٹا
كَبُرَ (ك-علی کے ساتھ) شاق گذرنا	عَظْمٌ (ج عِظَامٌ) ہڈی
*مَسْغَبَةٌ (ن سَغَبَ يَسْغُبُ) بھوکا ہونا	مَدْرَسَةٌ أَهْلِيَّةٌ - قومی مدرسہ
*مَتْرَبَةٌ (س) فقیر ہونا - فقر و فاقہ	مُهَيْمِنٌ - محافظ
*مَقْرَبَةٌ (ك) قریبی ہونا	مَيْمَنَةٌ (ك يَمُنَ يَيْمُنُ) بابرکت ہونا برکت، لشکر دائیں طرف کی فوج
مُكَاءٌ (ن مَكَا يَمْكُو) منہ سے سیٹی بجانا	

مشق نمبر ۵۱

تَأَمَّلْ فِي الْمَصَادِرِ وَأَوْزَانِهَا وَعَمَلِهَا فِي الْأَمْثِلَةِ الْآتِيَةِ

(۱) حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ (۲) مُخَالَطَةُ الْأَشْرَارِ مِنْ أَعْظَمِ الْأَخْطَارِ (۳) إِكْرَامُ الْعَرَبِ الضَّيْفَ مَعْرُوفٌ فِي الْعَالَمِ (۴) أَحْزَنَنِي قَتْلُ الْإِمَامِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) فِي كَرْبَلَاءَ مَظْلُومًا (۵) سِرْتُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ الْأَهْلِيَّةِ فَسَرَّنِي إِلْقَاءُ التَّلَامِيذِ أُنْشُودَةً وَطَنِيَّةً بِنَغْمَةٍ لَطِيفَةٍ (۶) تَكْرِيمُ النَّاسِ الْعُلَمَاءَ وَإِنْبَاعُهُمْ إِيَّاهُمْ

* یہ تینوں الفاظ مصدر میمی ہیں۔ ان میں میم زائدہ ہے۔

فی الحسنات مُوجِبٌ لارتقاء الأُمّةِ و مُنتِجٌ سعادةَ الوطن (۷) بُنِيَ الاسلام علی خمسٍ شهادةِ أنْ لا اِلٰهَ اِلّا اللّٰه وأنّ محمّداً عبدُهٗ ورسولُه ﷺ وإقامِ الصّلوٰة وإيتاءِ الزكوٰة والحجّ وصومِ رمضانَ (۸) قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیہ وسلّم تبسُّمُكَ فی وجهِ اخيكَ صدقةٌ وأمرُكَ بالمعروف صدقةٌ ونهيُكَ عن المنكرِ صدقةٌ ونصرُكَ الرجلَ الرّديءَ البصرِ لكَ صدقةٌ وإماطتُكَ الحجرَ والشّوكَ والعظمَ عن الطريقِ لكَ صدقةٌ (۹) أليس من الجهلِ بيعُ المسلمين عقارَهم بيدِ اليهودِ في فلسطينَ فانّه فی الحقيقة تمكينُ اليهودِ من اخراجِهم المسلمينَ من الارض المقدّسة التی فيها آثارُ الصحابة وشهادةٌ على احترامِ المسلمين الأمكنةَ المقدّسةَ وحفظِهم إيّاها منذُ ثلاثةَ عشرَ قرناً۔

تنبيه: كُتِبَتِ العبارةُ المذكورةُ قبلَ قبضةِ اليهودِ على فلسطينَ ورأينا بعدَ مدّةٍ قليلةٍ بتأسّفٍ عظيمٍ ما كنّا نخافُ منه ـ فانّ اليهودَ قد تمكّنوا من الارضِ المقدّسةِ بحمايةِ البرطانيةِ والأمريكا وأخرجوا الوفاً من مسلميها منها وجعلوهم غرباءَ والممالكُ الاسلاميةُ القريبةُ حولَ فلسطينَ قد جبنَتْ ولم تقدِرْ على دفاعِ اليهودِ الظالمينَ الغاصبينَ لما بينَهم من الشّقاقِ والاختلافِ فی الاغراضِ فاليوم صارتِ اليهودُ خطراً عظيماً لجميعِ الممالكِ العربيةِ اليسيرِ. هذا اِنّما نزلَ عليهم بغفلتِهم وشقاقِهم واعراضِهم عن

۱؎ بدل ہے خمس سے اس لئے مجرور ہے۔ ۲؎ اقامۃ سے ۃ حذف کردی گئی ہے۔

امر اللہ ؟ فَلْيَسْتَغْفِرُوا وَيَتُوبُوا إِلَى اللهِ وَيَتَّخِذُوا لَعَلَّ اللهَ يَنْصُرُهُمْ عَلٰى إِخْرَاجِهِمْ الْيَهُودَ مِن فِلَسْطِينَ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللهِ بِعَزِيزٍ۔

(۱۰) اِصْبِرْ قَلِيلًا فَبَعْدَ الْعُسْرِ تَيْسِيرٌ		وَكُلُّ أَمْرٍ لَهُ وَقْتٌ وَتَدْبِيرٌ

وَلِلْمُهَيْمِنِ فِي حَالَاتِنَا نَظَرٌ		وَفَوْقَ تَدْبِيرِنَا لِلّٰهِ تَقْدِيرٌ

مشق من القرآن نمبر ۱۵۱

(۱) وَلَوْلَا دَفْعُ اللهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ (۲) يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ (۳) يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مُقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللهِ فَعَلَى اللهِ تَوَكَّلْتُ (۴) أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللهِ ؟ لَا يَسْتَوُونَ ۔ (۵) مَا كَانَ صَلَوٰتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً (۶) مَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ (۷) فَكُّ رَقَبَةٍ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ - ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ - أُولٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ -

(۸) غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِي بِضْعِ سِنِينَ ٥

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالسَّبْعُوْنَ

اَسْمَاءُ الصِّفَۃِ اور ان کا عمل

تنبیہ ۱۔ اگرچہ مطلق اسم صفۃ کہنے سے صفۃ مُشَبَّہَہ ہی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن در اصل اس میں اسم الفاعل، اسم المفعول، اسم التفضیل، وہ اسم المبالغۃ بھی شامل ہیں۔ کیونکہ ان میں صفتی معنی موجود ہیں۔

ثلاثی وغیر ثلاثی سے اسم الفاعل۔ اسم المفعول، اسم التفضیل اور چند اسم الصفۃ کے اوزان سبق ۲۲، ۲۳، ۲۴ اور ۲۵ میں لکھے جا چکے ہیں۔ بقیہ اسم الصفۃ اور اسم المبالغۃ کے اوزان اس سبق میں آئیں گے۔

۱۔ اسم الفاعل بھی فعل کی مانند فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔ بشرطیکہ وہ معرف باللام ہو یا ھمزۂ استفہام یا مائے نافیہ کے بعد واقع ہو۔ یا ترکیب میں مخبر یا نعت واقع ہو۔

جَاءَ السَّابِقُ حِمَارُہٗ فَرَسًا (= جَاءَ الَّذِی سَبَقَ اَوْ یَسْبِقُ حِمَارُہٗ فَرَسًا) اَشَارِبٌ زَیْدُنِ الْقَھْوَۃَ؟ مَا شَارِبٌ زَیْدُنِ الْقَھْوَۃَ۔ حَامِدٌ شَارِبٌ اَخُوہُ الْقَھْوَۃَ۔ جَاءَ رَجُلٌ شَارِبَۃٌ اَخَوَاتُہٗ الْقَھْوَۃَ۔ اَلْمُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ الْمُقِیْمَاتُ الصَّلٰوۃَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ ھٰذَا مُعَلِّمٌ اَخُوہُ حَامِدًا الْخِیَاطَۃَ

تنبیہ ۲۔ تم نے درس ۴۲-۶ اور درس ۵۲-۴ میں پڑھا ہے

کا اسم الفاعل اور اسم المفعول پر اَلْ عموماً الذی (اسم الموصول) کے معنی میں آیا کرتا ہے۔

۲۔ مذکورہ پانچ جملوں میں اسم الفاعل کے بعد پہلا اسم اس کا فاعل ہے اور دوسرا مفعول۔ چھٹی مثال میں تثنیہ و جمع کی ضمیریں جو اسم الفاعل میں مفہوم ہوتی ہیں فاعل ہیں اور صلٰوۃ مفعول ہے۔ آخری مثال میں اسم الفاعل کے دو مفعول ہیں۔

۳۔ اسم الفاعل کا استعمال زیادہ تر اضافۃ کے ساتھ ہوا کرتا ہے یعنی وہ اپنے مفعول کی طرف مضاف ہوا کرتا ہے خصوصاً اس وقت جبکہ اس سے فعل کا وقوع زمانہ ماضی میں سمجھا جائے۔ زیدٌ شاربُ القھوۃِ (زید قہوے کا پینے والا ہے، یعنی پینے کا عادی ہو چکا ہے) الحمد للہِ فاطرِ السموات والارضِ۔ محمودٌ قاتلُ الاسدِ۔ ان تینوں مثالوں میں فعل کا ہو چکنا سمجھا جاتا ہے۔

۴۔ تمہیں معلوم ہے کہ تثنیہ و جمع مذکر سالم کا نون اعرابی حالت اضافۃ میں گرا دیا جاتا ہے، اسم الفاعل میں ایک اور خاص بات یہ ہے کہ بغیر اضافۃ کے بھی بعض اوقات اس کا نون گرا دیا جاتا ہے۔

المقیما الصلوٰۃِ	المقیما الصّلوٰۃَ
المقیموا الصلوٰۃِ	المقیموا الصّلوٰۃَ

دائیں طرف اسم فاعل مضاف ہے اور بائیں طرف مضاف نہیں ہے کیونکہ اس کا مابعد مفعول بہ اور منصوب ہے۔

(۲) اسم المفعول

۵۔ ثلاثی مجرد و غیر ثلاثی مجرد سے اسم المفعول کے صیغوں کے اوزان تمہیں سبق ۲۲ اور ۲۵ میں بتلا دیئے گئے ہیں وہاں دیکھ لو۔

۶۔ اسم المفعول فعل مجہول کا عمل کرتا ہے، یعنی نائب الفاعل کو رفع دیتا ہے اور دو نائب الفاعل ہوں تو دوسرے کو نصب دیتا ہے:۔ زَيْدٌ مَسْبُوقٌ فَرَسُهُ (زید کا گھوڑا پچھڑ گیا ہے)، خَالِدٌ مُعَلَّمٌ أَخَوَاهُ الْحِيَاكَةَ (خالد کے دو بھائی بُننا سکھائے گئے ہیں)

(۳) الصِّفَةُ الْمُشَبَّهَةُ

۷۔ صفۃ مشبّہہ وہ لفظ ہے جو کسی فعل لازم سے اس نے مشتق ہو کر کسی ذات کی کسی صفۃ پر دلالت کرے، حَسَنٌ، جَمِيلٌ، سَهْلٌ، فَرِحٌ، كَسْلَانُ

تنبیہ ۳۔ اسم الفاعل اور صفۃ مشبّہۃ کے معنی میں فرق یہ ہے کہ اسم الفاعل میں مصدری معنی کا حدوث اور صدور معلوم ہوتا ہے اور صفۃ مشبّہہ میں مصدری معنی کا ثبوت اور لزوم سمجھا جاتا ہے: ضارِبٌ سے سمجھا جاتا ہے ضَرْبُ کسی فاعل سے سرزد

ہوئی ہے یا ہونے والی ہے، اس کے ساتھ ہر وقت لازم (لپٹی ہوئی)
نہیں ہے، اور حَسَنٌ سے سمجھا جاتا ہے کہ حُسن کی صفۃ کسی کے
ساتھ لازم اور ثابت ہے۔ حادث اور صادر نہیں ہوئی ہے ؛

۸۔ صفۃ مشبّهه کے صیغے مختلف اوزان پر آتے ہیں اور وہ سب
سَمَاعِی ہیں صرف چند قیاسی ہیں جو حسب ذیل ہیں :۔

(۱) جو مادّے رنگ یا عیب یا حُلیہ پر دلالت کریں ان سے صفۃ
کا صیغہ واحد مذکر اَفْعَلُ کے وزن پر اور واحد مؤنث فَعْلَاءُ کے وزن پر آتا
ہے اور دونوں کی جمع فُعْلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسا کہ تم نے سبق ۲۳ میں
پڑھ لیا ہے : اَحْمَرُ، حَمْرَاءُ، حُمْرٌ ؛

تنبیہ ۳۔ اَفْعَلُ کا وزن جب صفۃ مُشبّهه کے لئے
آئے تو اسے اَفْعَلُ الصِّفَة کہتے ہیں اور جب تفضیل کے لئے
آئے تو اسے اَفْعَلُ التَّفضِیل کہتے ہیں ؛

(۲) اہل حرفہ (پیشہ وروں) کے لئے زیادہ تر فَعَّالٌ کا وزن استعمال
ہوتا ہے : خیّاط، نجّارٌ، خبّازٌ، حجّامٌ[1]، بزّازٌ[2] وغیرہ ؛

کبھی اسم جامد سے بھی یہ وزن بنا لیتے ہیں : بَقْلَةٌ (ساگ) سے
بقّال، جَمَلٌ سے جمّال (شتربان) ؛

۹۔ غیر ثلاثی مجرّد سے اسم فاعل کا صیغہ صفۃ مشبّهه کیلئے

[1] پچھنے لگانے والا۔ عربی محاورے میں حجامت پچھنے لگانے کو کہتے ہیں۔ [2] پارچہ فروش ؛

بھی استعمال ہوتا ہے: مُطْمَئِنٌّ (با آرام) مُسْتَقِيْمٌ (سیدھا۔ مضبوط)

۹۔ صفۃ مُشبّہہ کا صیغہ بھی فاعل کو رفع دیتا ہے مگر اکثر اضافۃ کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے: حَسَنٌ وَجْهُهُ (اچھا ہے اس کا چہرہ)۔ اس ترکیب میں وجہ فاعل ہے حَسَن کا اور مرفوع ہے۔ حَسَنُ الْوَجْهِ (چہرے کا اچھا یعنی اچھے چہرے والا) اس میں صفۃ مشبہہ اپنے فاعل کی طرف مضاف ہے۔ (بہتر ہے کہ حصہ دوم میں سبق ۲۳ کو دوبارہ دیکھ لو)۔

اِن دونوں صورتوں کے علاوہ صِفَتِ مُشَبَّهَہ اور اس کے استعمال کی کئی اور صورتیں ہیں جو کم مستعمل ہیں۔ بڑی کتابوں میں پڑھ لوگے۔

(۴) صِيْغَةُ الْمُبَالَغَةِ

۱۰۔ اسم الصفۃ کے جس صیغہ میں مصدری معنی کی زیادتی سمجھی جائے وہ اسم المبالغہ ہے: عَلَّامٌ (بہت جاننے والا) جَهُوْلٌ (بڑا جاہل)

تنبیہ ۵۔ اگرچہ اسم التفضیل میں بھی مصدری معنی کی زیادتی ہوتی ہے لیکن وہ زیادتی کسی کے مقابلے میں ہوتی ہے (دیکھو درس ۶۲) اور مبالغہ میں مقابلہ نہیں ہوتا۔

۱۱۔ مُبالغہ کے تمام اوزان سماعی ہیں جن میں کثیر الاستعمال یہ ہیں:
فَعَّالٌ، فَعَّالَةٌ، فَتَّالٌ[1]، فِعِّيْلٌ، سَفَّاكٌ، عَلَّامَةٌ، كُبَّارٌ[2]، صِدِّيْقٌ[3]،

---

[1] بڑا خونریز۔ [2] بہت بڑا۔ [3] بڑا سچا۔

فَعُّولٌ، فُعُّولٌ، فُعَلٌ	: قَیُّوْمٌ[1]، قُدُّوْسٌ[2]، قُلَّبٌ[3]
مِفْعَلٌ، مِفْعَالٌ، مِفْعِیْلٌ	: مِحْرَبٌ[4]، مِفْضَالٌ[5]، مِنْطِیْقٌ[6]
فُعَالٌ، فَاعُوْلٌ، فُعَلَةٌ	: عُجَابٌ[7]، فَارُوْقٌ[8]، هُمَزَةٌ[9]
فَعِلٌ، فَیْعَلٌ، فَعُوْلٌ	: حَذِرٌ[10] عَلِیْمٌ، حَمُوْلٌ[11]،

۱۴ اوزانِ مبالغہ میں مذکر و مونث کا امتیاز نہیں ہوتا۔ بعض صیغوں میں جو ۃ لگی ہے وہ تائے تانیث نہیں ہے بلکہ تائے مبالغہ ہے: عَلَّامَةٌ (بڑا جاننے والا یا جاننے والی) ــــ البتہ فَعِیْلٌ اگر فاعل کے لئے ہو تو مونث میں ۃ لگائی جاتی ہے: رَجُلٌ نَصِیْرٌ (بڑا مدد کرنے والا مرد)، اِمْرَأَةٌ نَصِیْرَةٌ (بڑی مدد کرنے والی ایک عورت) اور اگر فَعِیْلٌ کا صیغہ مفعول کے لئے ہو تو فرق نہ ہوگا: رَجُلٌ جَرِیْحٌ (مجروح) وَامْرَأَةٌ جَرِیْحٌ ہاں بعض مثالوں میں موصوف کے موافق بھی ہوتا ہے: اِمْرَأَةٌ حَبِیْبَةٌ (اَیْ مَحْبُوْبَةٌ)۔

فَعُوْلٌ اگر مفعول کے لئے ہو تو مونث کے لئے ۃ لگائی جائے گی: جَمَلٌ حَمُوْلٌ (بوجھ لادا ہوا اونٹ)، نَاقَةٌ حَمُوْلَةٌ (بوجھ لادی ہوئی اونٹنی) اور بمعنی فاعل ہو تو فرق نہ ہوگا: رَجُلٌ بَتُوْلٌ[12] وامْرَأَةٌ بَتُوْلٌ

---

[1] خوب قائم رہنے والا اور قائم رکھنے والا۔ [2] بڑا پاک۔ [3] بڑا الٹ پھیر کرنے والا۔ [4] بڑا لڑاکو۔ [5] بڑا فاضل۔ [6] بڑا بولنے والا۔ [7] بہت عجیب۔ [8] خوب فرق کرنے والا۔ [9] بڑا عیب چین۔ [10] خوب چوکنا، بہت بچنے والا۔ [11] بڑا بوجھ لادا ہوا۔ [12] دنیا سے بالکل قطع تعلق کرنے والا یا کرنے والی۔

(۵) اَفْعَلُ التَّفْضِیل

۱۲ ۱- افعل التفضیل کی گردان اور اس کے استعمال کے اقسام درس ۲۴ میں بالتفصیل پڑھ چکے ہو۔

افعل التفضیل کا صیغہ عموماً فاعل کے لئے آتا ہے۔ مگر کبھی مفعول کے لئے بھی آجاتا ہے: اَعْذَرُ (بہت معذور) اَشْغَلُ (بہت کام میں لگا ہوا) اَشْهَرُ، اَعْرَفُ (بہت معروف)۔

افعل التفضیل بھی فاعل کو رفع دیتا ہے۔ مگر اسم ظاہر میں اس کا یہ عمل صرف ایک ترکیب میں پایا گیا ہے۔ مَا رَأَیْتُ رَجُلاً اَحْسَنَ فِی عَیْنِهِ الْکُحْلُ مِنْهُ فِی عَیْنِ زَیْدٍ ۱ اس ترکیب میں کحل کو رفع لفظ اَحْسَنَ نے دیا ہے۔ الفاظ کے ہیر پھیر سے ایسی بہت سی مثالیں بنائی جا سکتی ہیں۔ مزید تفصیل بڑی کتابوں میں ملیگی۔

(۶) اسم النسبۃ یا الاسم المنسوب

۱۳ ۱- جس اسم کے آخر میں یائے نسبت لگی ہو اسے اسم منسوب کہتے ہیں: مِصْرِیٌّ (مصر والا) عِلْمِیٌّ (علم سے تعلق رکھنے والا)

اسم منسوب اگرچہ عموماً اسم جامد ہوتا ہے۔ لیکن یائے نسبۃ لگا دینے سے اس میں ایک وصفی معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے وہ بھی اسم

---

۱ میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا جس کی آنکھ میں سرمہ اس سرمہ سے زیادہ خوبصورت معلوم ہوتا ہو جو زید کی آنکھ میں ہے۔ منہ میں ضمیر کحل کی طرف راجع ہے۔

روز افزوں اخبار

صفۃ کی طرح کسی اسم کی نعت واقع ہوا کرتا ہے یا مبتدا کی خبر: جریدۃٌ یومیۃٌ، هٰذا الرجل مصریٌّ ﴿

۱۴- اسم منسوب بنانے میں ذیل کی باتوں کا خیال رکھو:-

(۱) اگر اسم کے آخر میں ۃ لگی ہو تو اسے نکال دیں: مَکَّۃُ سے مَکِّیٌّ، صِنَاعۃٌ سے صِنَاعِیٌّ ﴿

(۲) لفظ کے درمیان میں جو حروف زائدہ ہوں وہ عموماً حذف کر دئے جاتے ہیں: مَدِیْنَۃٌ سے مَدَنِیٌّ ﴿

(۳) بعض اسم مقطوع الآخر ہوتے ہیں نسبت کے وقت ان کا آخر لوٹ آتا ہے: اَبٌ (دراصل اَبَوٌ) سے اَبَوِیٌّ، دَمٌ (دراصل دَمْوٌ) سے دَمَوِیٌّ

(۴) الف مقصورۃ کو ہمیشہ اور الف ممدودہ کے ہمزہ کو جب زائدہ ہو واؤ سے بدل دیتے ہیں: عصا سے عَصَوِیٌّ، عِیْسٰی سے عِیْسَوِیٌّ، صَفْرَاءُ سے صَفْرَاوِیٌّ

الف ممدودہ کا ہمزہ اصلی ہو تو قائم رہتا ہے: اِبْتِدَاءٌ سے اِبْتِدَائِیٌّ

(۵) اسم النِّسبۃ کی جمع اکثر سالم ہی ہوتی ہے: مصریُّون، کبھی جمع مکسر بھی آتی ہے: فَلْسَفِیٌّ سے فلاسفۃٌ، مَغْرِبِیٌّ سے مَغَارِبَۃٌ ﴿

۱۵- ذیل کے اسماء منسوبۃ کو خاص طور پر یاد رکھو:-

اُمَیَّۃُ[1] سے اُمَوِیٌّ	بَادِیَۃٌ[2] سے بَدَوِیٌّ[3]

[1] آنحضرت ؐ کے دادا کے بھائی کا نام ہے جس کی اولاد کو بنو امیۃ کہتے ہیں ﴿ [2] گاؤں [3] دیہاتی ﴿

حَضْرَمَوْتُ سے حَضْرَمِیٌّ[1]		نَاصِرَةُ سے نَصْرَانِیٌّ[2]	
رُوْحٌ " رُوْحَانِیٌّ		طَبِیْعَةٌ " طَبِیْعِیٌّ	
رَبٌّ " رَبَّانِیٌّ		رَیٌّ " رَازِیٌّ[3]	
قُرَیْشٌ " قُرَشِیٌّ		اَلْیَمَنُ " یَمَانٍ یا یَمَانِیٌّ یا اَلْیَمَنِیُّ	

سلسلة الالفاظ نمبر ۶

اَخْرَسَ (۱) گونگا بنا دینا	رَجَا (یَرْجُوْ) امید کرنا
اَلْاِنْجِیْلُ وہ کتاب جو حضرت عیسیٰ پر نازل ہوئی	رِدْءٌ - مددگار
اُمِّیٌّ (منسوب ہے اُمٌّ کی طرف) اور زاد حالت میں ان پڑھ رہنے والا -	زَوْجٌ - شوہر
بَأْسَاءُ = بَأْسَاءُ عسرت - تکلیف	سَارٍ (سَرَی کا اسم فاعل ہے) رات کو سیر کرنے والا - سرایت کرنے والا -
تَابَ (یَتُوْبُ) توبہ کرنا - رجوع ہونا	شَرِسٌ - تند مزاج
تِبْیَانٌ (مصدر ہے بَانَ یَبِیْنُ کا) بیان کرنا	شَفِیْرٌ - کنارہ - گڑھے کا کرارا -
تَمَّ - تمام ہونا - کامل ہونا -	الصَّخْرُ الْاَصَمُّ - سخت چٹان
جَذْوَةٌ - چنگاری	عَارٍ (ج عُرَاةٌ) ننگا
حُلَّةٌ (ج حُلَلٌ) قیمتی جوڑا - لباس -	عُجَابٌ بہت انوکھا - عجیب وغریب -
حَمِیْمٌ - گہرا دوست - گرم پانی	غَیْثٌ (ج اَغْیَاثٌ) بارش
حَنِیْفٌ (ج حُنَفَاءُ) یکرخا ہو جانے والا - ثابت قدم	غَشَمْشَمٌ - بہادر - اڑیل فَکِهٌ خوش طبع - خوب ہنسنے ہنسانے والا

[1] یمن میں ایک شہر ہے [2] ایک قریہ ہے شام میں [3] فارس میں ایک شہر ہے۔

قَسَا (یَقْسُو) دل کا سخت ہونا	مَغْمُوْرٌ ڈھانکا ہوا ۔ ڈوبا ہوا
لُمَزَةٌ ۔ (اسم مبالغہ ہی) بڑا عیب چین ۔ بڑا بدگو	مَنِیَّةٌ (ج مَنَایَا) موت
لَوْذَعِیٌّ (از لَذَعَ) ذکی ۔ تیز فہم	وَکَلٌّ ۔ عاجز جو اپنے کام آپ نہ کر سکے ۔
لَیِّنٌ ۔ (از لَانَ یَلِیْنُ) نرم	هَارٍ مُنہدم ہونے والا
مُبِیْنٌ واضح ۔ روشن ۔ ظاہر کرنیوالا	هَدِیَّةٌ (هَدَایَا) تحفہ
مُتْرَفٌ آسودہ مست مال و دولت	هَیَّابٌ ۔ خوف زدہ ۔ بزدل
	یَقَظَةٌ ۔ بیداری ۔ جاگ جانا

*تنبیہ ۔ هَارٍ اصل میں هَائِرٌ اجوف واوی ہے مقلوب کر کے ناقص بنا دیا گیا ہے جیسے شَائِكٌ (ہتھیار بند) سے شَاكِی السِّلَاحِ کہا جاتا ہے ۔

مشق نمبر ۱۵۲

مَیِّزْ اَسْمَاءَ الصِّفَةِ وَاَقْسَامَهَا وَانْظُرْ فِی اِعْرَابِ مَعْمُوْلِهَا فِی الْاَمْثِلَةِ الْاٰتِیَةِ

(۱) اَلَیْسَ اللّٰهُ بِکَافٍ عَبْدَهُ ؟ (۲) فَاعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ حُنَفَاءَ (۳) کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ (۴) اِنِّیْ مُرْسِلَةٌ اِلَیْهِمْ بِهَدِیَّةٍ فَنَاظِرَةٌ بِمَ [بِمَا] یَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ (۵) اَئِنَّا لَـ[اَ اِنَّا لَ] تَارِکُوْا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَجْنُوْنٍ[1] ، (۶) اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَاحِدًا ؟ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ (۷) فَوَیْلٌ لِلْقَاسِیَةِ[2] قُلُوْبُهُمْ مِنْ ذِکْرِ اللّٰهِ (۸) وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَ

[1] مجنون (ج مجانین) دیوانہ [2] قَاسِیَةٌ اسم فاعل مؤنث از قَسَا ۔ یعنی سنگدل ۔ سخت دل ۔

وعمل صالحًا (۹) إنّ فی ذلك لآیاتٍ لكلّ صبّارٍ شكورٍ (۱۰) وأخی هٰرونُ هو أفصحُ منّی فأرسله معی ردءًا یصدّقنی (۱۱) إن ترنِ [۱] أنا أقلّ منك مالاً وولدًا فعسی ربّی أن یؤتینِ خیرًا من جنّتك (۱۲) هو الذی بعث فی الأمّیّین رسولاً منهم یتلوا علیهم آیاته ویزكّیهم ویعلّمهم الكتٰب والحكمة وإنْ [۲] كانوا من قبلُ لفی ضلٰلٍ مبینٍ ؛

مشق نمبر ۱۵۳

اشعار

خیرُ النّبیّین الذی نطقت به التّوراة [۳] والإنجیلُ قبلَ أوانِه

أَلْمُنطقُ الصّخرَ الأصمَّ بكفّه ، والمُخرسُ [۴] البلغاءَ فی تبیانِه

والمُخجِلُ [۵] القمرَ المنیرَ بتمّه فی حُسنه والغیثَ فی إحسانِه

ومكلّفُ الأیّامِ ضدَّ طباعِها متطلّبٌ فی الماءِ جذوةَ نارِ

وإذا رجوتَ المستحیلَ فإنّما تبنی الرّجاءَ علی شفیرٍ هارِ

فالعیشُ نومٌ والمنیّةُ یقظةٌ والمرءُ بینهما خیالٌ سارِ

---

[۱] یہ إنْ مخفف ہے إنّ کا دیکھو سبق ۹۴ صفحہ ۶۶-۶۷ ؛ [۲] دیکھو سبق ۶۲-۶-ج ؛ [۳] توراۃ - وہ کتاب جو حضرت موسیٰ ؑ پر نازل ہوئی تھی ؛ [۵] شرمندہ کرنے والا ؛ [۴] مخرسٌ - گونگا کردینے والا ؛

وَكُنْ أَشَدَّ مِنَ الصَّخْرِ الْأَصَمِّ لَدَى أُ..... بَأْساً وَأَسْيَرَ فِي الْآفَاقِ مِنْ مَثَلٍ

حُلْوَ الْمَذَاقَةِ، مُرًّا، لَيِّنًا، شَرِسًا، صَعْبًا، ذَلُولًا، عَظِيمَ الْمَكْرِ وَالْحِيَلِ

مُحَدَّبًا، تَوَدُّعِيًّا، طَيِّبًا، فَكِهًا، غَشَمْشَمًا، غَيْرَ هَيَّابٍ وَلَا كَلِلٍ

وَمَنْ لَمْ تَكُنْ حُلَلُ التَّقْوَى مَلَابِسَهُ عَارٍ وَإِنْ كَانَ مَغْمُوْرًا مِنَ الْحُلَلِ

الأبيات المذكورة مقتبسة من القصيدة اللامية في الحكم لصلاح الدين الصفدي المتوفى ۷۶۴ھ رحمہ الله تعالىٰ

ونضيف اليها بعض الأبيات من أول القصيدة في ما يأتي

الْجِدُّ فِي الْجِدِّ وَالْحِرْمَانُ فِي الْكَسَلِ	فَانْصَبْ تُصِبْ عَنْ قَرِيبٍ غَايَةَ الْأَمَلِ
وَاصْبِرْ عَلَى كُلِّ مَا يَأْتِي الزَّمَانُ بِهِ	صَبْرَ الْحُسَامِ بِكَفِّ الدَّارِعِ الْبَطَلِ
وَإِنْ بُلِيتَ بِشَخْصٍ لَا خَلَاقَ لَهُ	فَكُنْ كَأَنَّكَ لَمْ تَسْمَعْ وَلَمْ يَقُلِ
وَلَا يَغُرَّنْكَ مَنْ تَبْدُوْ بَشَاشَتُهُ	مِنْهُ إِلَيْكَ فَإِنَّ السُّمَّ فِي الْعَسَلِ
وَإِنْ أَرَدْتَ نَجَاحًا أَوْ بُلُوغَ مُنًى	فَاكْتُمْ أُمُورَكَ عَنْ حَافٍ وَمُنْتَعِلِ

۱ جَدٌّ بزرگی عظمت ۔ ۲ جِدٌّ کوشش ۔ ۳ حِرمَانٌ محرومی ۔ ۴ محنت کرنا۔ ۵ تو پہنچ جائیگا۔ أَصَابَ (ا) پہنچ جانا ۔ ۶ تلوار ۔ ۷ زرہ پوش سپاہی ۔ ۸ بہادر ۔ ۹ بَلَا يَبْلُو ۔ مبتلا کرنا۔ آزمانا ۔ ۱۰ خَلَاقٌ نیک بختی کا حصہ ۔ ۱۱ لا يَغُرَّنْ فعل غائب مؤکد بنون خفیفہ یعنی تجھے ہرگز فریب نہ دینے پائے ۔ ۱۲ بَدَا (ن) ظاہر ہونا۔ تَبْدُوْ فعل مضارع مؤنث غائب ۔ ۱۳ ہنس مکھ ہونا ۔ ۱۴ سُمٌّ زہر ۔ ۱۵ آرزو ۔ ۱۶ کَتَمَ (ن) چھپانا ۔ ۱۷ ننگے پاؤں والا ۔ ۱۸ مُنْتَعِل جوتا پہنا ہوا ۔

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالسَّبْعُوْنَ

اَلْمُثَنّٰی وَالْمَجْمُوْعُ وَالتَّصْغِیْرُ

۱۔ تثنیہ بنانے کا عام طریقہ تم نے سبق ۵ میں سمجھ لیا ہے۔ چند خاص باتیں یہاں اور لکھی جاتی ہیں۔

جو اسماء مقطوع الآخر ہیں تثنیہ کے وقت اُن کا آخری حرف لوٹا لاتے ہیں: اَبٌ سے اَبَوَانِ۔ اَبَوَیْنِ، اَخٌ سے اَخَوَانِ، اَخَوَیْنِ۔ مگر حرف محذوف کے عوض اس اسم میں کوئی حرف شروع میں یا آخر میں بڑھا دیا گیا ہو تو پھر حرف محذوف نہیں لوٹایا جائے گا: اِبْنٌ (دراصل بَنَوٌ) اِسْمٌ (دراصل سِمْوٌ) اور سَنَۃٌ (دراصل سَنْوٌ) کا مثنّٰی اِبْنَانِ، اِسْمَانِ اور سَنَتَانِ ہوگا۔

یَدٌ (دراصل یَدْیٌ)، فَمٌ (دراصل فَوْہٌ) سے یَدَانِ اور فَمَانِ آتا ہے۔ حرف محذوف ان میں بھی لوٹایا نہیں جاتا۔

الف مقصورہ کو اور الف ممدودہ کے ہمزہ کو اکثر واو سے بدل دیتے ہیں: عَصًا* سے عَصَوَانِ، حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوَانِ، سَمَاءٌ سے سَمَاوَانِ اور سَمَاءَانِ بھی آتا ہے مگر جو الف ی سے بدلا ہوا ہو اس کو تثنیہ میں ی سے بدل دیتے ہیں: فَتًی* سے فَتَیَانِ۔

* عصا درمیں آیا ہے جو الف لام ہو تو العصا اور الفتٰی پڑھا جاتا ہے۔

اَلْجُمُوْعُ (اَلْجَمْعُ)

۲۔ تمہیں معلوم ہے کہ جمع کی دو قسمیں ہیں جمع سالم اور جمع مُکَسَّر پھر جمع سالم کی بھی دو قسمیں ہیں مذکر اور مؤنث دیکھو درس ۵-۳

اَلْجَمْعُ السَّالِمُ الْمُذَکَّر

۳۔ جمع سالم مذکر اُن اسماء صفت کی ہوتی ہے۔ جو مذکر عاقل کی صفۃ یا خبر واقع ہوں: رِجَالٌ صَادِقُوْن۔ غیر اسماء صفت کی جمع مذکر سالم صرف چند الفاظ کی آتی ہے: اَرَضُوْنَ، عَالَمُوْنَ، اَھْلُوْن، اَبْنُوْن سِنُوْنَ اور مِئُوْنَ۔ زیہ جمعیں ہیں اَرْضٌ، عَالَمٌ، اَھْلٌ، اِبْنٌ، سَنَۃٌ اور مِئَۃٌ کی؛ مذکر اعلام (خاص نام) کی جمع بنائی ہو تو جمع سالم ہی بنائیں گے: زَیْدُوْنَ وغیرہ

اَلْجَمْعُ السَّالِمُ الْمُؤَنَّث

۴۔ جو اسماء صفت عاقلات کی صفۃ یا خبر ہوں ان کی جمع عموماً سالم مؤنث ہوتی ہے: نِسَاءٌ صَالِحَات۔ غیر اسماء صفت میں مندرجہ ذیل اسموں کی جمع سالم مؤنث بھی آجاتی ہے:-

(۱) جس اسم کے آخر میں تائے مربوطہ (ۃ) لگی ہو خواہ تانیث کے لئے ہو۔ خواہ وحدت کے لئے: وَزَّۃٌ[1] سے وَزَّاتٌ، تَمْرَۃٌ سے تَمَرَاتٌ۔ مگر اِمْرَءَۃٌ، شَاۃٌ

[1] وَزّ بطخ کی قسم کا ایک آبی پرندہ ہے ۔ وزۃ میں تائے تانیث ہے اور تمرۃ میں تائے وحدت ہے

وغیرہ چند الفاظ سے جمع سالم نہیں آئیگی۔ شاۃٌ کی جمع شاءٌ اور شیاہٌ، اِمْرَءَۃٌ کی جمع نِسَاءٌ اور نِسْوَۃٌ آتی ہے۔

(۲) مؤنث اَعْلام: مَرْیَمُ سے مَرْیَمَاتٌ

(۳) مصادر جو تین حرف سے زائد ہوں: تعریفات، امتیازات۔

(۴) جن اسموں کے آخر میں تانیث کے لئے الف مقصورہ یا ممدودہ آیا ہو: حُمّٰی (تپ) کی جمع حُمَّیَاتٌ اور صَحْرَاءُ کی جمع صَحْرَاوَاتٌ ہوگی۔ اس کی جمع مکسر صحاری بھی آتی ہے۔

الجمع المکسّر

۵۔ جمع مکسر (دیکھو سبق ۵-۳) کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جمع القِلّة (۲) جمع الکثرۃ

جمعِ قِلّة وہ ہے جو دس سے زائد افراد پر نہ بولی جائے۔ اس کے صرف چار اوزان ہیں جو اس شعر میں درج ہیں:۔

جمع قلّة را چہار است امثلہ اَفْعُل و اَفْعَال و فِعْلَة اَفْعِلَة

اَشْهُرٌ، اَقْلَامٌ، غِلْمَةٌ (جمع غلام کی)، اَرْغِفَة (جمع رَغِیْفٌ[1] کی)۔

تنبیہ:۔ جمع قلّة پر اَلْ داخل ہو یا وہ ایسے لفظ کی طرف مضاف ہو جو کثرت پر دلالت کرے تو دس سے زائد پر بھی بول سکتے ہیں: فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ[2] الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ[3] الْاَعْيُنُ۔ اَكْرِمُوْا اَوْلَادَكُمْ

[1] رغیف روٹی۔ [2] اِشْتَهٰی (ا) خواہش کرنا۔ [3] لَذَّ يَلَذُّ لذت پانا۔

ان مثالوں میں اَنْفُسٌ، اَعْیُنٌ اور اولاد کثرت کے لئے ہیں۔

اگر کسی اسم کی جمع کا ایک ہی وزن ہو تو پھر وہ قلّت وکثرت دونوں میں مشترک ہوگا: رِجْلٌ کی جمع اَرْجُلٌ، فُؤَادٌ (دل) کی جمع اَفْئِدَةٌ ہی آتی ہے۔

جمع کثرۃ کے اوزان بہت زیادہ ہیں۔ اور وہ اکثر سماعی ہیں۔ صرف ذیل کے اوزان میں قیاس کو دخل ہے:-

(۱) فُعَلٌ جمع ہے فُعْلَةٌ کی: غُرْفَةٌ، اُمَّةٌ، صُوْرَةٌ کی جمع ہوگی غُرَفٌ، اُمَمٌ، صُوَرٌ۔

(۲) فِعَلٌ جمع ہے فِعْلَةٌ کی: قِطْعَةٌ[1]، مِلَّةٌ[2]، کِلَّةٌ[3] کی جمع ہوگی قِطَعٌ، مِلَلٌ، کِلَلٌ۔

(۳) فُعَلَةٌ کا وزن اسم الفاعل معتل اللام کی جمع کے لئے آتا ہے: رَامٍ، قَاضٍ، عَاصٍ[4] کی جمع رُمَاةٌ (دراصل رُمَیَةٌ)، قُضَاةٌ، عُصَاةٌ۔

(۴) فَعَالِلُ۔ ہر ایک رباعی مجرد اور خماسی مجرد ومزید کی جمع اسی وزن پر آتی ہے: بُلْبُلٌ، سَفَرْجَلٌ۔ خَنْدَرِیْسٌ[5] کی جمع بَلَابِلُ، سَفَارِجُ، خَدَارِسُ۔ خماسی مجرّد میں ایک اور مزید میں دو حرف گرا دیئے ہیں۔

(۵) فَوَاعِلُ جمع ہے فَوْعَلٌ اور فَاعَلٌ کی: جَوْهَرٌ، خَاتَمٌ سے

---

[1] ٹکڑا۔ [2] دین۔ [3] مہین پردہ۔ [4] گناہگار۔ [5] پرانی شراب۔

جَوَاهِرُ، خَوَاتِمُ اور جو فَاعِلٌ کا وزن مؤنث کے لئے ہو اس کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے: حَامِلٌ[1]، عَاقِرٌ[2] سے حَوَامِلُ، عَوَاقِرُ۔

(۶) فَعَائِلُ جمع ہے فَعِيلَةٌ اور فِعَالَةٌ کی: كَتِيبَةٌ[3]، رِسَالَةٌ سے كَتَائِبُ، رَسَائِلُ۔

(۷) أَفَاعِلُ جمع ہے إِفْعَلٌ اور أُفْعُلَةٌ کی: إِصْبَعٌ[4] اور أُنْمُلَةٌ[5] کی جمع ہے أَصَابِعُ اور أَنَامِلُ۔

افعل التفضیل کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے: أَكَابِرُ، أَفَاضِلُ جمع ہے أَكْبَرُ اور أَفْضَلُ کی۔ اگرچہ اس کی جمع سالم بھی آتی ہے: أَكْبَرُونَ (دیکھو سبق ۲۴)۔

(۸) أَفَاعِيلُ جمع ہے أُفْعُولٌ اور أُفْعُولَةٌ کی: أُسْلُوبٌ سے أَسَالِيبُ، أُرْجُوزَةٌ[6] سے أَرَاجِيزُ۔

(۹) فَعَالِيلُ، جس رباعی کا ماقبل آخر مدّہ زائدہ ہو اس کی جمع اس وزن پر آتی ہے: عُصْفُورٌ، قِرْطَاسٌ سے عَصَافِيرُ، قَرَاطِيسُ۔

(۱۰) مَفَاعِلُ کے وزن پر مَفْعَلٌ، مَفْعِلٌ، مِفْعَلٌ، مَفْعَلَةٌ اور مِفْعَلَةٌ کی جمع آتی ہے: مَكْتَبٌ (دفتر) مَشْرِقٌ، مِبْضَعٌ (نشتر)

---

[1] حاملہ۔ [2] بانجھ عورت۔ [3] چھوٹا سا لشکر۔ [4] انگلی۔ [5] انگلی کا پور۔ [6] چھوٹی بحر کا قصیدہ۔

مَكْتَبَةٌ (کتب خانہ) مِكْنَسَةٌ (جھاڑو) مَكَاتِبُ، مشارِقُ، مَبَاضِعُ، مَكَانِسُ ٭

(۱۱) مَفَاعِيلُ جمع ہے مِفْعَالٌ، مِفْعِيلٌ اور مَفْعُولٌ کی، مِفْتَاحٌ مِسْكِينٌ اور مَكْتُوبٌ سے مفاتیح، مَسَاكِينُ اور مَكَاتِيبُ ٭

اسم التصغير[1]

۶۔ کسی چیز میں چھوٹا پن بتلانے کے لئے ثُلاثی اسم کو فُعَيْلٌ یا فُعَيْلَةٌ کے وزن پر لے آتے ہیں جسے اسم التصغیر یا الاسم المُصَغَّر کہا جاتا ہے اور اصل لفظ کو مُكَبَّرٌ کہتے ہیں: كَلْبٌ سے كُلَيْبٌ (چھوٹا سا کتا) كَلْبَةٌ سے كُلَيْبَةٌ، ظِلٌّ سے ظُلَيْلٌ، بَابٌ (دراصل بَوْبٌ) سے بُوَيْبٌ، فَتًى سے فُتَيٌّ، الضُّحٰى سے الضُّحَيَّا۔ ہر ایک مثال میں پہلا اسم مکبَّر ہے۔ دوسرا مُصَغَّرٌ ٭

رُباعی (چار حرفی لفظ) سے فُعَيْلِلٌ کا وزن آتا ہے: عَقْرَبٌ سے عُقَيْرِبٌ۔ عَالِمٌ سے عُوَيْلِمٌ۔

خُماسی میں اگر حرف مَدّہ نہ ہو تو اس کی تصغیر کے لئے بھی یہی وزن لایا جاتا ہے: سَفَرْجَلٌ سے سُفَيْرِجٌ۔ اس میں آخر کا حرف حذف کر دیا گیا ہے۔ اگر اس میں کوئی مدّہ ہو تو فُعَيْلِيلٌ کے وزن پر آئیگا: سُلْطَانٌ سے سُلَيْطِينٌ، مَرْهُوبٌ (خوفناک) سے مُرَيْهِيبٌ ٭

[1] تصغیر یعنی چھوٹا بنانا ٭

تنبیہ ۲۔ حروف عِلّۃ کے ماقبل کی حرکت ان کے مطابق ہو یعنی الف کے ماقبل فتحہ واو کے ماقبل ضمہ اور ی کے ماقبل کسرہ ہو تو انہیں مدّہ کہتے ہیں: بَا، بُو، بِی، ورنہ لین کہا جاتا ہے: بَیْ۔ بَوْ۔

۷۔ ذیل کے اسماءِ مُصَغَّرَہ خاص طور پر یاد رکھو:۔

اَخٌ (دراصل اَخَوٌ) سے اُخَیٌّ	اِبْنٌ (دراصل بَنَوٌ) سے بُنَیٌّ
اُخْتٌ سے اُخَیَّۃٌ	بِنْتٌ یا اِبْنَۃٌ سے بُنَیَّۃٌ
اَبٌ سے اُبَیٌّ	شَیْءٌ سے شُوَیْءٌ
ذَاکَ سے ذَیَّاکَ	اَلَّذِیْ اور اَلَّتِیْ سے اَللَّذَیَّا اور اَللَّتَیَّا

سِلْسِلَۃُ الْاَلْفَاظ نمبر ۱۶

اَرْصَدَ (۱) تیار کرنا۔ نگہبان بنانا	تَمَاثِیْلُ جمع ہے تِمْثَالٌ کی = مورت
اَسَلٌ (اسم جنس) نیزے	جِفَانٌ جمع ہے جَفْنَۃٌ کی = بڑا لگن۔
اُلٰی بمعنی اَلَّذِیْنَ جو لوگ	جَوَابٍ (دراصل جَوَابِیْ) جمع ہے جَابِیَۃٌ کی = حوض
اِنْتَضَلَ (۷) تیر ترکش سے نکالنا۔ تیر پھینکنا	حِمَارٌ (جمع حُمُرٌ)۔ گدھا
بَوَّأَ (۲) جگہ دینا	خَطِّیَّۃٌ وہ نیزے جو مقام خطّ کے بنے ہوئے ہیں۔ جو بحرین کی ایک بندرگاہ ہے
بِیْضٌ جمع ہے اَبْیَضُ کی سفید شمشیر آبدار	ذُبَّلٌ اور ذَوَابِلُ جمع ہے ذَابِلَۃٌ کی
تِیْجَانٌ جمع ہے تاج کی	

باریک نیزہ۔
رُمَاةٌ جمع ہے رامٍ کی۔ تیر پھینکنے والا۔
رَاسِیَةٌ (ج رَاسِیَاتٌ اور رَوَاسٍ)
جمی ہوئی۔ گڑی ہوئی۔
سِتْرٌ (ج اَسْتَارٌ) پردہ
سَرِیْرٌ (ج اَسِرَّةٌ اور سُرُرٌ) تخت پلنگ
سَہْمٌ (ج اَسْہُم اور سِہَام) تیر
صَارِخٌ چیخنے والا۔ رونے والا
صَارِمٌ (ج صَوَارِمُ) تیز تلوار
عُدَّةٌ (ج عُدَدٌ) سامان ذخیرہ

عَدِیْدٌ (ج عَدَائِدُ) قرین۔ ہم قوم متعدد
عَزِیْزٌ (ج اَعِزَّةٌ) عزت والا۔ غالب
فَارِسٌ (ج فَوَارِسُ اور فُرْسَانٌ)
گھوڑے سوار۔
قِدْرٌ (ج قُدُوْرٌ) دیگ
قَصَدَ (ن) ارادہ کرنا (فی کے ساتھ) میانہ روی
اختیار کرنا۔ یہی معنی ہیں اِقْتَصَدَ کے
مِحْرَابٌ (ج مَحَارِیْبُ) مکان کے سامنے کا خوبصورت حصہ
مسجد میں امام کی جگہ۔
مُنَعَّمٌ۔ تروتازہ۔ نعمت میں پلا ہوا۔

مشق نمبر ۱۵۴

(۱) وَمِنْ آیَاتِہٖ خَلْقُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِکُمْ وَاَلْوَانِکُمْ
اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَاتٍ لِّلْعَالِمِیْنَ (۲) یَعْمَلُوْنَ لَہٗ مَا یَشَآءُ مِنْ مَّحَارِیْبَ
وَتَمَاثِیْلَ وَجِفَانٍ کَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رَّاسِیَاتٍ۔ اِعْمَلُوْا اٰلَ
دَاوٗدَ شُکْرًا۔ وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ، (۳) قَالَتْ [مَلِکَۃُ سَبَا]
اِنَّ الْمُلُوْکَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَۃً اَفْسَدُوْھَا وَجَعَلُوْا اَعِزَّۃَ اَھْلِھَا
اَذِلَّۃً۔ (۴) [قَالَ لُقْمَانُ] یَا بُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ

أَصَابَكَ۔ إِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ۔ وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ (۵) وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خٰلِدِينَ فِيهَا۔ نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ (۶) اَلطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ

اشعار

أَيْنَ الْجُنُودُ الْأُلَى أَرْصَدْتَهُمْ عُدَدًا؟	أَيْنَ الْعَدِيدُ وَأَيْنَ الْبِيضُ وَالْأَسَلُ؟
أَيْنَ الْفَوَارِسُ وَالْغِلْمَانُ مَا صَنَعُوا؟	أَيْنَ الصَّوَارِمُ وَالْخَطِّيَّةُ الذُّبُلُ؟
أَيْنَ الرُّمَاةُ أَلَمْ تُمْنَعْ بِأَسْهُمِهِمْ؟	لَمَّا أَتَتْكَ سِهَامُ الْمَوْتِ تَنْتَضِلُ
أَيْنَ الْوُجُوهُ الَّتِي كَانَتْ مُنَعَّمَةً؟	مِنْ دُونِهَا[1] تُضْرَبُ الْأَسْتَارُ وَالْكِلَلُ
نَادَاهُمُ صَارِخٌ مِنْ بَعْدِ مَا دُفِنُوا	أَيْنَ الْأَسِرَّةُ وَالتِّيجَانُ وَالْحُلَلُ؟

اسم تصغیر کی مثالیں

نُقَيْطٌ[2] مِنْ مُسَيْكٍ فِي وُرَيْدٍ	خُوَيْلُكَ أَمْ وُشَيْمٌ فِي خُدَيْدٍ؟
وَذَيَّالِكَ اللُّوَيْمِعُ فِي الضُّحَيَّا	وُجَيْهُكَ أَمْ قُمَيْرٌ فِي سُعَيْدٍ؟
صُبَيٌّ أَمْ ظُبَيٌّ فِي قُبَيٍّ	مُرَيْهِيبُ السُّطَيْوَةِ كَالْأُسَيْدِ؟

[1] دُونَ۔ سامنے۔ سوا، کمتر۔ [2] یہ تصغیریں ہیں ان الفاظ کی۔ نُقْطَةٌ۔ مِسْكٌ (مشک) وَرِدٌ (خالِ رگ) وَشْمٌ (نقش ونگار)، خَدٌّ (رخسار)، ذَاكَ۔ لَامِعٌ ضُحٰی، وَجْهٌ، قَمَرٌ سَعْدٌ، نوٹ: لفظی یہاں مراد ہے خوش بختی کا دائرہ یا برج)، صَبِيٌّ، ظَبْيٌ (ہرن)، قَبَاءٌ (پیرہن)، مَرْهُوبٌ، سَطْوَةٌ (دبدبہ حملہ)، أَسَدٌ۔

الدرس الخامس والسبعون

اسماء الافعال وخصوصیات بعض الافعال والاشعار

اسماء الافعال وہ الفاظ ہیں جو فعل تو نہیں ہیں۔ لیکن ان میں فعل کے معنی پائے جاتے ہیں۔ وہ سب کے سب مبنی ہوتے ہیں۔

ان میں سے اکثر تو امر کے معنے میں آتے ہیں اور بعض ماضی کے معنی میں جو امر کے معنے میں آتے ہیں وہ یہ ہیں:-

(۱) تَعَالَ (بمعنی اِیتِ = آ) اس سے امر کی مانند صیغے بھی بنتے ہیں:

تَعَالَ، تعالیا، تعالوا، تعالی، تعالین: قُلْ یٰاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۭ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ۔

(۲) ھَاتِ (بمعنی اَعْطِنِی = مجھے دے۔ لے آ) اس کی بھی گردان ہوتی ہے

ھَاتِ ھاتِیا، ھَاتُوْا، ھَاتِی، ھَاتِیْنَ: قُلْ ھَاتُوْا بُرْھَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۔

(۳) ھَا (بمعنی خُذْ = لے) اس کی جمع ھاؤُمْ: ھَآؤُمُ اقْرَءُوْا کِتٰبِیَہْ (لو پڑھو میری کتاب یعنی نامۂ اعمال)۔ کبھی کاف خطاب بڑھا کر صیغے بنا لیتے ہیں:

ھَاکَ، ھاکُمَا، ھاکُمْ، ھاکِ، ھاکُنَّ۔

(۴) ھَلُمَّ (آجا چلے چل۔ لے آ)۔ یہ لفظ فعل لازم کے معنی میں بھی آتا

ہے: وَالْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا (اور جو اپنے بھائیوں کو کہہ رہے ہیں ہمارے پاس چلے آؤ) اور متعدی بھی آتا ہے: هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمْ (تم اپنے گواہوں یا مددگاروں کو لے آؤ۔)

هَلُمَّ جَرًّا بہت مستعمل ہے۔ اس کے لفظی معنی ہیں "کھینچتا ہوا چلا چل" مطلب یہ ہے کہ اسی طرح آگے سمجھتے چلے جاؤ، جیسے کہتے ہیں علیٰ هذا القیاس۔

تنبیہ: یہ لفظ لغۃ حجاز میں (جس میں قرآن نازل ہوا ہے) غیر مُتَصَرِّف ہے یعنی واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لئے اسی صورت میں بلا تصرف مستعمل ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے لیکن لغۃ بنی تمیم میں متصرف مانا جاتا ہے اور اس کے صیغے بنا لئے جاتے ہیں۔ هَلُمَّ، هَلُمَّا، هَلُمُّوا، هَلُمِّي، هَلْمُمْنَ۔

(۵) هَيْتَ لَكَ (ہاں آجا): قالت هَيْتَ لكَ، قال معاذ الله اس میں مخاطب کے مطابق ضمیر خطاب میں تصرف ہوتا ہے: هَيْتَ لَكُمَا هَيْتَ لَكُمْ۔

(۶) عَلَيْكَ (= اِلْزَمْ = اختیار کر): عَلَيْكَ الرِّفْقَ یا عَلَيْكَ بِالرِّفْقِ (نرمی اختیار کر) عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ۔ اس سے مؤنث کے صیغے بھی بنا سکتے ہیں۔

(۷) عَلَيَّ بِهِ (= جِئْ بِهِ عِنْدِي = اسے میرے پاس لے آؤ۔)

(۸) اِلَیْکَ عَنِّیْ (= تَبَعَّدْ عَنِّیْ = مجھ سے پرے ہو)

(۹) اِلَیْکَ هٰذَا (= خُذْ هٰذَا)

(۱۰) دُوْنَكَ (= خُذْ)، دُوْنَكَ التَّمْرَ (کھجور لے)

(۱۱) حَیَّ، حَیَّهَلًا (= عَجِّلْ، اَقْبِلْ = جلدی کر) حَیَّ علی الصلوٰۃ

(جلدی دوڑو نماز پر)

(۱۲) رُوَیْدًا رُوَیْدَكَ (= اَمْهِلْ = ٹھیر جا جانے دے)

(۱۳) بَلْهَ (= دَعْ = چھوڑ دے) بَلْهَ التفکّر فی ما لا یَعْنِیْكَ

(اس چیز میں غور کرنا چھوڑ دے جو تیرے لئے ضروری نہیں ہے)

(۱۴) مَهْ (رک جا)

(۱۵) صَهْ (خاموش رہ)

(۱۶) اٰمِیْن (= اِسْتَجِبْ = قبول کر)

(۱۷) حَذَارِ (بمعنی اِحْذَرْ = بچ۔ ڈر) نَزَالِ (بمعنی اِنْزِلْ = نیچے اتر)

اسی طرح فَعَالِ کے وزن پر بہت سے اسماء الافعال آیا کرتے ہیں۔

۳۔ جو اسماء الافعال ماضی کے معنی میں آتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

(۱) هَیْهَاتَ (بمعنی بَعُدَ) هَیْهَاتَ هَیْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ (بعید ہوگیا بعید ہوگیا جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے)

(۲) شَتَّانَ (= اِفْتَرَقَ = فرق ہوگیا) شَتَّانَ بَیْنَ الْعَالِمِ وَالْجَاهِلِ

(عالم اور جاہل کے درمیان بہت فرق ہے) ٭

(۳) سَرْعَانَ (= أَسْرَعَ = جلدی کی): سَرْعَانَ الشَّيْبُ إِلَى ذَوِي الْهُمُوْمِ (فکر والوں کے پاس بڑھاپا بہت جلد آگیا) ٭

تنبیہ ۲- مذکورہ تینوں الفاظ میں مبالغہ کے معنی بھی شامل ہیں ٭

بعض افعال کی خصوصیّات

مندرجہ ذیل افعال زیادہ تر فعل مجہول کی صورت میں مستعمل ہوتے ہیں ٭

سُرَّ (وہ خوش ہوا) فَهُوَ مَسْرُوْرٌ: سُرِرْتُ بِلِقَائِكَ (میں تیری ملاقات سے خوش ہوا۔) اس کا معروف سَرَّ (اس نے خوش کیا) بھی مستعمل ہے۔

بُهِتَ (وہ حیران رہ گیا) فَهُوَ مَبْهُوْتٌ: بُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ۔

غُشِيَ عَلَيْهِ (وہ بے ہوش ہوگیا) فَهُوَ مَغْشِيٌّ عَلَيْهِ

أُعْجِبَ بِهِ۔ (وہ اسے پسند آیا) فَهُوَ مُعْجَبٌ: أُعْجِبَ الرَّشِيْدُ بِكَلَامِ الْأَعْرَابِيِّ (رشید کو دیہاتی کی گفتگو پسند آئی)

أُضْطُرَّ إِلَيْهِ (وہ اس پر مجبور ہوا) فَهُوَ مُضْطَرٌّ: فَمَنِ اضْطُرَّ فَلَا عُدْوَانَ[1] عَلَيْهِ (جو شخص مجبور ہو جائے [اور حرام چیز کھالے] تو اس پر کوئی جرم نہیں)

أُغْرِمَ بِهِ (وہ اس پر شیفتہ ہوگیا) فَهُوَ مُغْرَمٌ

أُوْلِعَ بِهِ (وہ اس پر فریفتہ ہوگیا)۔ فَهُوَ مُوْلَعٌ

[1] جرم زیادتی ٭

زُكِمَ (اسے زکام ہوگیا) فهو مزكُومٌ

صُدِعَ (اسے درد سر ہوگیا) فهو مصدُوعٌ

عُنِيَ بِهٖ (اس نے اس کا اہتمام کیا) فهو عانٍ يُعْنَى بطبع هذا الكتاب فُلانُ ابنُ فُلانٍ (فلاں ابن فلاں نے اس کتاب کی طباعت کا اہتمام کیا)

اِتَّخَذَ کو تَخِذَ بھی بولا جاتا ہے: تَخِذْتُكَ صَدِيقًا (میں نے تجھے دوست بنالیا ہے)

خَالَ يَخَالُ (خیال کرنا) سے مضارع واحد متکلم اَخَالُ کو اکثر اِخَالُ کہا جاتا ہے: وَلَا اِخَالُ ذٰلِكَ بَعِيدًا۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۶۳

اِبْتِسَامٌ (ز ۷) مسکراہٹ۔ مسکرانا۔	بَلِيدٌ کند ذہن
اَقْلٰى (۱) عداوت رکھنا	جَاحِدٌ منکر
اَعَادِي اور اَعْدَاءٌ جمع ہے عَدُوٌّ کی دشمن	جَاوَرَ جِوَارًا پڑوسی ہونا
اَغْضٰى يُغْضِي اِغْضَاءً چشم پوشی کرنا	حَلَّ يَحِلُّ کھل جانا۔ آسان ہو جانا
اَمْجَدُ (ج اَمَاجِدُ) بہت بزرگ اور شریف	حَرْبٌ لڑائی۔ لڑاکا بہادر
بَاحَ (يَبُوحُ بَوْحًا) ظاہر کر دینا۔	خَلَّاقٌ خیر و برکت سے حصہ عظیم۔
بَلَا (يَبْلُو) آزمانا۔ مبتلا کرنا۔	دُرَّةٌ طوطا (عام بول چال میں)
بَاهٌ قوتِ مردمی	رُقَادٌ نیند۔

رَاحَ (یَرُوحُ رَوَاحًا) شام کے وقت آنا جانا۔ شام کرنا۔ جانا

سَدِیدٌ (ج سِدَادٌ) سیدھا مضبوط

سِلْسِلَةٌ (ج سَلَاسِلُ) زنجیر

شَرَّقَ مشرق کی جانب رُخ کرنا۔ جانا

شَکَا۔ یَشْکُو شَکْوٰی وشِکَایَةً (الیہ) شکایت کرنا۔

شَکِیَ یَشْکٰی شکایت کرنا۔

صَبَّ (ن) انڈیلنا

صَفَحَ (ف) درگذر کرنا

ضَنَّ (ض وس) بُخل کرنا

طَارَدَ (س) اچانک آجانا حملہ کرنا۔

عَائِدَةٌ (ج عَوَائِدُ) انعام عطیہ

غَدَا یَغْدُو غُدُوًّا صبح سویرے جانا آنا۔ صبح کرنا۔ جانا

غِرٌّ (ج غُرَرٌ) قوم میں اونچے طبقہ کا شخص

غَرَّبَ مغرب کی جانب رُخ کرنا۔ جانا۔

غُلٌّ (ج اَغْلَالٌ) قیدی کے گلے کا طوق

فَتَكَ (ن۔ض) اچانک حملہ کرنا

فَرَجَ (ن) غم دور کرنا

کَرْبٌ اور کُرْبَةٌ تکلیف بےچینی۔ غم

مُسَالِمٌ صلح کرنے والا

مُصَوَّرَةٌ تصویر

اَلْمَغْنٰی (ج اَلْمَغَانِیْ یا مَغَانٍ) مکان۔ مقام

مَالَ (یَمِیْلُ) مائل ہونا (مَالَ عنہ) منہ موڑلینا۔

مَلَكُوتٌ عالم بالا عظیم الشان سلطنت

نَبْلٌ (اسم جنس ہے۔ ایک کو نَبْلَةٌ) = تیر (ج نِبَالٌ و اَنْبَالٌ)

نَائِبَةٌ (ج نَوَائِبُ) مصیبت۔ آفت

وَجْدٌ جوش محبت یا جوش مسرت

هَوٰی خواہش۔ عشق

اَلْهَوَی الْعُذْرِیُّ قابلِ عذر عشق جائز محبت

مشق نمبر ۱۵۶

(۱) سَارَتْ مُشَرِّقَةً وسرتُ مُغَرِّبًا ✦ شَتَّانَ بین مُشَرِّقٍ ومُغَرِّبٍ

(۲) جاورتُ اعدائی وجاوَرَ ربَّهُ ✦ شتّان بین جِوارِہٖ وجِواری

(۳) هَيْهَاتَ اَنْ اَقْلَاهُ وهو مُسالمی ✦ اِنّ الادیب الحُرّ حَرْبُ زمانه

(۴) سَأَلْتُكَ بالهوى العُذْرِیِّ اَنْ لَا ✦ تَضَنَّ بِمَا يُسَرُّ به جَنَانِي

(۵) فَهَا وَجْدِی تَضَاعَفَ مَنْ کَرْبِی ✦ وصَيَّرَنِی حدیثًا فی المَغانی

✻

(۶) واخوانٍ تخِذْتُهُمْ دُرُوعًا ✦ فکانوها ولکن للاعادی

وکنتُ اخالُهُمْ نَبْلًا سِدادًا ✦ فکانوها ولکن فی فؤادی

✻

هِیَ الدنیا تقولُ بِمِلْءِ فِیها[1] ✦ حَذَارِ حَذَارِ من کَیْدی وفَتْکی

فلا یَغْرُرْکُمْ مِنّی ابتسامٌ ✦ فقولی مُضْحِکٌ والفعلُ مُبْکی

اسماء الافعال کے متعلق ایک مشقی حکایت

شکا بعضُ الشیوخ الی طبیبٍ سوءَ الهضم، فقال له الطبیبُ رُوَیْدَ سوءَ الهضم فانّه من خواصّ الشیخوخة فشکا ضعفَ البصر، فقال له بَلْهَ ضعفَ البصر فانّه من خواصّ الشیخوخة فاشتکی له ثِقَلَ السمع فقال له هیهات السمعُ من الشیوخ، فانّ ضعفَ السمع من خواصّ الشیخوخة فشکی له قِلّةَ الرُّقاد فقال شتّانَ الرُّقادُ والشیوخُ، فانّ قِلّةَ الرقاد من خواصّ الشیخوخة

[1] فی = فمٌ - بِمِلْءِ فِیها یعنی اپنا منہ بھر کر (پکار کر)۔

نشكى له ضعف الباه، فقال سريعًا: انّ ضعف الباه الى الشيوخ، ...

... فانّ ضعف الباه من خواصّ الشيخوخة. فقال الشيخ لاصحابه دونكم الاحمق وعليكم الجاهل وهاكم البليد الذى لا فهم له. فانه لا فرق بينه وبين الدّوابّ الا بالصورة الانسانية، فانه لا يستطيع الا ان يتكلم بهاتين الكلمتين. فتبسم الطبيب وقال حيّهل. بالغضب يا شيخ، فانّ هذا ايضا من خواص الشيخوخة۔

(من كتاب النحو)

اشعار کے متعلق چند ضروری باتیں

بعض باتیں جو نثر میں جائز نہیں ہیں نظم میں جائز ہو جاتی ہیں۔

(۱) غیر منصرف پر تنوین پڑھنا جائز ہے،

صُبّت علیّ مصائبٌ لو انّها　　صبّت على الايّام صرن لياليا

کبھی الفاظ کی موافقت کے خیال سے یہ بات نثر میں بھی جائز ہوتی ہے:

سلاسلَ واغلالًا کو سلاسلًا واغلالًا بھی پڑھا جاتا ہے۔

(۲) زبر، زیر اور پیش کی آواز بڑھا کر الف، واو اور ی کی مانند پڑھنا بہت عام ہے۔ آخر کے جزم کی جگہ زیادہ تر ی کی آواز کبھی واو کی آواز نکالتے ہیں:

کَتَمَ الحُبَّ رَمَانًا ثُمَّ بَاحَا وَغَدَا فِی طَاعَةِ الشَّوقِ رَاحَا

یَا اَعظَمَ النَّاسِ اِحسَانًا اِلَی النَّاسِ وَاَکثَرَ النَّاسِ اِغضَاءً عَنِ النَّاسِی[1]
نَسِیتُ عَهدَكَ وَالنِّسیَانُ مُغتَفَرٌ[2] فَاغفِر فَاَوَّلُ نَاسٍ اَوَّلُ النَّاسِ

رَأَیتُ النَّاسَ قَد مَالُوا اِلَی مَن عِندَهُ مَالُ
وَمَن لَا عِندَهُ مَالُ فَعَنهُ النَّاسُ قَد مَالُوا

دیکھو بَاحَ کو بَاحَا، رَاحَ کو رَاحَا، النَّاسِ کو اَلنَّاسِ = اَلنَّاسِی اور مَالٌ کو مالُو قافیہ کی مناسبت سے پڑھا جاتا ہے ۔

(٣) فعل کو بھی قافیہ کی پیروی میں شعر کے آخر میں زیر پڑھا جاتا ہے:

وَاِن بُلِیتَ بِشَخصٍ لَا خَلَاقَ لَهُ فَکُن کَاَنَّكَ لَم تَسمَع وَلَم یَقُلِ[3]

(٤) هُم، کُم اور اَنتُم کے آخر میں واو کی آواز پیدا کر دیتے ہیں۔ اور هُمُو، کُمُو اور اَنتُمُو، پڑھتے ہیں:

سَلَامٌ عَلَیکُم هَل عَلَی العَهدِ اَنتُمُ ؟ اَمِ الدَّهرُ اَنسَاکُم عُهُودِی فَخُنتُمُ[4]؟

(١) اِنَّ، اَنَّ اور اِلَّا کا ہمزہ تلفظ میں حذف کر دیا جاتا ہے:

فَلَو اَنَّ مُشتَاقًا تَکَلَّفَ فَوقَ مَا فِی وُسعِهِ لَمَشَی اِلَیكَ المِنبَرُ
فَکُن بِحَقِّكَ وَالَّا فَاصفَح بِحِلمِكَ عَنهُ[5]

---

[1] بھولنے والا ۔ [2] بخشا ہوا ۔ [3] لَم یَقُلْ کو لَم یَقُلِ پڑھا گیا ۔ [4] خَانَ یَخُونُ خیانت کرنا [5] برداشت کرنا ۔

دیکھو فَلَوَانَّ کو شعر موزوں کرنے کے لئے فَلَوَنَّ اور وَاِلَّا کو وَلَا پڑھا گیا ہے ؛

(۲) عربی اشعار میں یہ بھی جائز ہے کہ بوقت ضرورت پہلے مصراع کے آخری لفظ کے دو حصے کر دئیے جائیں۔ ایک حصہ پہلے مصراع کے آخر میں اور دوسرا حصہ دوسرے مصراع کے شروع میں پڑھا جائے :-

یَا مَنْ یَحُلُّ بِذِکْرِهٖ ؛ عَقْدَ النَّوائِبِ والشَّدائد

انت الرقیب علی العبا — دِ وانت فی الملکوت واحد

انت المُعِزُّ لِمَنْ اطا — عَنَ والمُذِلُّ لکلّ جاحد

نَحْنُ لطفك یُسْتَعَا — نُ بِهٖ علی الزّمن المُعانِد

انّ الهموم جیوشها ؛ ذا القلب مِنّی قد تطارد

فافْرُجْ بحولك کُرْبتی ؛ یا مَنْ له حسن العوائد

انت المُسَبِّب والمیسِّر والمُسَهِّل والمُساعِد

سبِّبْ لنا فرجاً قریباً یا الٰهی لا تُباعِدْ

کُن راحمی فاقد أیست من الاقارب والاباعد

ثمّ الصّلوٰة علی النّبیّ وآله الغُرِّ الاماجد

بعون الله وتوفیقه قد تمّ الجزء الرابع من کتاب تسهیل الادب فی لسان العرب فلله الحمد تقبّله الله منّی ونفع به الطالبین وسهّل به فهم القراٰن المبین وجعله سُلّماً للعروج الی علوم الدنیا والدین وصلی الله وسلّم علی خاتم النبیین وعلی اٰله وصحبه اجمعین

1992
Accession No ....